خدا بخش لائبریری

جرنل

پٹنہ

۱۰۰

1995ء
اردو

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

خدابخش لائبریری

جرنل پٹنہ

(۱۰۰)

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 115767
Date 15·7·96

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر: ۷۷/۳۲۲۲۲
شمارہ: سو

سالانہ: ۳۰۰ روپے
: ۷۰ ڈالر ایشیا، ۱۲۰ ڈالر غیر ممالک

اس شمارے کی قیمت: پچھتر روپے

۱۹۹۵ء

مصطفےٰ کمال ہاشمی نے پاکیزہ آفسیٹ شاہ گنج پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع کیا

کچھ اس جرنل کے بارے میں

خدابخش صدی یادگار تقریبات کا پانچ سالہ پروگرام بنایا گیا تھا جو ۹۱ء میں شروع ہوا اور ۹۵ء پر ختم ہو رہا ہے۔ اس میں یہ طے ہوا کہ سو اہم کتابیں شائع کی جائیں۔

اس میں یہ تجویز بھی ہوئی کہ جرنل کا وقفہ اشاعت ماہانہ کر دیا جائے اور اسی اعتبار سے ۱۹۹۱ء سے شمارہ نمبر گنے جانے لگے لیکن چونکہ یہ عملاً ممکن نہ ہو سکا کہ جس نوعیت کا یہ پرچہ تھا اس کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی ماہانہ اشاعت میں تسلسل رہے، اس لیے وہ شائع تو سہ ماہی ہوتا رہا لیکن شماروں کی گنتی میں اُسے ماہنامہ تصور کیا جاتا رہا یعنی جنوری تا مارچ کے پرچے کو جنوری، فروری، مارچ گنا گیا اور تین پرچے شمار کیے گئے جبکہ واقعۃً وہ ایک ہی تھا۔ یہ سلسلہ ۱۹۹۴ء کی پہلی سہ ماہی تک چلا۔

۱۹۹۴ء کی دوسری سہ ماہی سے یہ خیالی سلسلہ واقعیت کی طرف مڑ گیا یعنی شمارہ ۹۶ سے ہر سہ ماہی نمبر گنتی میں ایک ہی شمار کیا گیا۔ گویا نمبر ۹۶ سے یہ پھر اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا ہے۔

ایک بات اور بھی: دس سال تک کے شماروں کا حساب مالی سال سے چلتا رہا۔ ۱۹۸۷ء میں ایک فاضل شمارہ، نمبر ۴۴ مالی سال ۱۹۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں دینے کے بجائے ۱۹۸۷ء کی آخری سہ ماہی کے ساتھ دے دیا گیا تاکہ مالی سال کا حساب رکھنے کے بجائے عام تقویم جنوری تا دسمبر کا سادہ سا حساب جرنل کی اشاعت میں بھی قائم رکھا جائے۔

خریدار افراد اور اداروں کے لیے یہ دونوں نکتے کوئی مسئلہ کبھی نہیں بنائے گئے اور انہیں ایک سال میں ۴ شمارے باقاعدہ ملتے رہے۔ گویا وہاں یہ سہ ماہی بنا رہا اور اس لحاظ سے اس کا چندہ بھی چلتا رہا۔

تاہم یہ تفصیل دینی اس لیے ضروری تھی کہ نمبروں کی گنتی جو ۱۹۹۱ء سے ایک کو تین میں بدلی وہ صرف تخیلی ہی سمجھا جائے کہ اب جرنل پھر اپنی اصل پر واپس آ چکا ہے۔

چار شمارے ہر سال پیش کیے جاتے رہے اور شروع میں جب 75/- روپے سالانہ قیمت تھی تو ہزار صفحات کے بعد اور جب قیمت 300/- روپے سالانہ ہوگئی تو تقریباً دو ہزار صفحات کے لگ بھگ خریداروں کو دیے جاتے رہے ہیں۔

شمارہ ۴۴ تک مالی سال کا حساب چلتا تھا تو ہم ۴ شمارے دیتے تھے، یہ ۱۹۸۸ء کی بات ہے۔ اسی سال ہم نے ایک شمارہ زائد دے کر مالی سال کو عام تقویم میں مدغم / تبدیل کر لیا۔

اور پھر ۱۹۸۸ء سے یہ سال بہ سال چلتا رہا۔ لیکن بس اتنا رہا کہ نمبر ایک تماہی کے بجائے تین مہینوں کے پڑتے رہے یعنی ایک = تین تا آں کہ ۱۹۹۴ء کی دوسری تماہی سے تخیل پھر واقعیت کی طرف مڑ گیا۔ یہ بات ابھی تک ریکارڈ میں نہیں آئی تھی، آجانی چاہیے تھی۔ تاخیر سے ہی معذرت کے ساتھ آجانی چاہیے۔

——— مدیر

جدید غزل گو

۱۹۸۵/۱۹۹۵ء کی ایک دستاویز

حرفِ چند

۱۹۸۴ء میں اس سلسلے کی پہلی دستاویز "جدید غزل گو ۱۹۴۱ء کی ایک دستاویز" کے نام سے پیش کی گئی تھی جس میں مندرجہ ذیل شعراء کی اپنے ہاتھ کی لکھی غزل، اپنی خود نوشت سوانح عمری، خود اپنا کیا ہوا انتخابِ کلام شامل تھا اور ایک تصویر بھی:

(۱) آرزو لکھنوی (۲) آسی الدنی (۳) اثر لکھنوی (۴) احسان دانش (۵) علی اختر اختر (۶) اختر شیرانی (۷) اسیما میٹھوی (۸) بیخود دہلوی (۹) تاجور نجیب آبادی (۱۰) ثاقب لکھنوی (۱۱) جمیل مانکپوری (۱۲) جگر مرادآبادی (۱۳) جوش ملیح آبادی (۱۴) حسرت موہانی (۱۵) حفیظ جالندھری (۱۶) دل شاہجہانپوری (۱۷) روش صدیقی (۱۸) پنڈت امرناتھ ساحر دہلوی (۱۹) سیماب اکبرآبادی (۲۰) فانی بدایونی (۲۱) فراق گورکھپوری (۲۲) پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی (۲۳) تلوک چند محروم (۲۴) آنند نرائن ملا (۲۵) ناطق گلاؤٹھوی (۲۶) ناطق لکھنوی (۲۷) نوح ناروی (۲۸) وحشت کلکتوی (۲۹) یگانہ چنگیزی (۳۰) آزاد انصاری (۳۱) افسر میرٹھی (۳۲) سائل دہلوی (۳۳) صفی لکھنوی۔

اسوقت کے سبھی اہم غزلگو اس دستاویز میں آ گئے تھے سوائے اصغر گونڈوی اور اقبال سہیل کے۔

اب جو ہم ۱۹۴۱ء کی مانند ۱۹۸۵ء میں ایک ایسی ہی دوسری عصری دستاویز کا منصوبہ بنا کے نکلے تو ۱۹۹۵ء آ گیا اور ہنوز روزِ اول است۔

دوسرے یہ ہوا کہ جب تک یہ منصوبہ بنے بنے نہ عدم رہے نہ شاد عارفی نہ راز یزدانی نہ بسمل سعیدی نہ عندلیب شادانی نہ عبدالمجید حیرت نہ ادیب سہارنپوری نہ عرشی بھوپالی نہ قابل اجمیری نہ ساحر لدھیانوی نہ حمید امجد نہ دکن کے مخدوم، شاہد صدیقی اور خورشید جاہی، نہ پاکستان کے شکیب جلالی اطہر نفیس فیض بھی نہ رہے۔

ادھر وحید، مجاز، جاں نثار اختر، جمیل مظہری، ناصر کاظمی، جاوید کمال تھک تھک کر اس راہ میں آخر ایک ایک ساتھی چھوٹ گیا۔ (معصوم رضا راہی اور اختر الایمان بنیادی طور سے نظم کے شاعر ہے (اگرچہ راہی کی غزلیں بھی ہیں) پروین شاکر نے اپنے کلام کے تین مجموعے بھیج دیے تھے۔ اور بس اتنا کیا کہ صفحے انتخاب کلام کے طور سے جا بجا موڑ دیے گئے تھے۔ اس لیے ہمیں تعلق تو رہا اور ہے لیکن کیا کرتے۔

ایک کوتاہی ہماری رہی یعنی منیر نیازی اور ایک کوتاہی ان کی اپنی یعنی احمد فراز۔ یہ تلافی آئندہ بھی۔

> "صدی کی چوتھی دہائی کے خاتمہ پہ کون ممتاز ترین غزل گو تھے جن کے ہاتھوں آزادی کے آس پاس اردو غزل کس منزل میں تھی۔ یہ دستاویزی مجموعہ اسی سوال کا جواب ہے۔ دستاویز یہ اس لیے بن گیا ہے کہ یہ شعرا کا خود انتخاب کیا ہوا کلام ہے۔ انتخاب کے ساتھ حالات بھی سب شعرا کے اپنے فراہم کیے ہوئے ہیں خواہ اسے انھوں نے خود لکھا ہو یا دوست نے ان کی طرف سے۔ ان شعرا کی اسی زمانے کی تصاویر فراہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے اور ہر ایک کی خود نوشت ایک تحریر بھی، تاکہ اس کی دستاویزیت اور بھرپور ہو جائے۔"

مندرجہ بالا سطریں ۱۹۴۱ء دستاویز پیش کرتے وقت لکھی تھیں۔

۱۹۹۵ء میں انھیں یوں دہرا لیں کہ صدی کی آخری دہائی کے خاتمے پہ کون ممتاز ترین غزل گو تھے، جن کے ہاتھوں اردو غزل کس منزل میں تھی، یہ دستاویزی مجموعہ اسی سوال کا جواب ہے، یہ شعرا کا خود انتخاب کیا ہوا کلام ہے اور خود اپنے لکھے ہوئے حالات، اور ہر ایک کی خود نوشتہ ایک غزل بھی۔ تمام شعرا کی تصویریں بھی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایک ضروری بات۔ شعرا کے خود نوشت حالات، انتخاب کلام اور تصاویر ۱۹۹۵ء سے جمع ہونا شروع ہوئے تھے جب ۱۹۹۸ء میں چھاپا گیا تو [شاعر کی [illegible]] اضافہ کرنا پڑے گا۔ کہیں انتخاب کلام میں، کہیں سوانح میں، خاص کر جہاں مجموعہ ہائے کلام کی تعداد جو اس عرصے میں دو سے دو یا تین بھی شائع ہو چکے ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ جب یہ کام شروع ہوا تو یہ سب لوگ زندہ تھے اب نہ "یاروں نے کتنی دور بسائی ہیں بستیاں" مجتبیٰ رضوی، تاباں، حسن نعیم، شاہد لکھنوی اور پیکش اس عرصہ میں ہمیشگی میں جا چکے ہیں لیکن ان کی یاد ہمارے ساتھ ہے اور ان کے اشعار اتنے کار ہیں اور دوسرے لوگوں کے دلوں کو خوشی اور ذہن کو بالیدگی عطا کرتے رہیں گے، اس طرح وہ سب بھی ہم میں ہی نہیں بلکہ بعد آنے والوں میں بھی زندہ رہیں گے! فنکار کبھی نہیں مرتا!!

عرب

فہرست

مجتبیٰ رضوی، ۱۱

احمد ندیم قاسمی، ۱۷

اختر سعید خاں، ۳۷

افتخار عارف، ۵۵

غلام ربانی تاباں، ۶۳

معین احسن جذبی، ۷۹

حسن نعیم، ۹۳

خورشید الاسلام، ۱۱۵

ساقی فاروقی، ۱۰۵

سردار جعفری، ۱۳۱

آل احمد سرور، ۱۵۷

شاعر لکھنوی، ۱۶۹

شہریار، ۱۸۱

شہزاد احمد، ۱۸۹

ظفر گورکھپوری، ۲۰۹

عرفان صدیقی، ۲۱۹

کیفی اعظمی، ۲۲۹

مجروح سلطانپوری، ۲۴۱

مسعود حسین خاں، ۲۵۷

مضطر مجاز، ۲۶۹

مغیث الدین فریدی، ۲۸۱

میکش اکبرآبادی، ۲۹۱

وامق جونپوری، ۳۰۵-۳۱۹

پیشگفتار

غزل کے ایک متوالے (رشید احمد صدیقی) کی زبان سے غزل کی مدح میں جو یہ نثری شعر سرزد ہوئے ہیں اس مجموعۂ نقدِ غزل کے لیے اس سے بہتر دیباچہ شاید اور کہیں نہ ملے۔

○ غزل کو میں اردو شاعری کی آبرو سمجھتا ہوں۔ ہماری تہذیب غزل میں اور غزل ہماری تہذیب میں ڈھلی ہے۔

○ غزل فن ہی نہیں فسوں بھی ہے: شاعری نہیں تہذیب بھی! وہ تہذیب جو دوسری تہذیبوں کی نفی نہیں کرتی بلکہ ان کی تصدیق بھی کرتی ہے، کبھی کبھی تنقید و تحقیر بھی! ہندستان نے اردو کے آئینے میں پہلی بار جمہوریت کی تصویر دیکھی۔

○ غزل کی اہمیت کا انحصار اب اس پر نہیں ہے کہ کبھی اس میں عشق و شباب کی باتیں کی جاتی تھیں یا اس کے وسیلے سے عورتوں سے گفتگو کی گئی یا کی جاتی ہے۔ اس کا احترام اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس سے گفتگو کرنی آ جاتی ہے۔

○ غزل میں ہمارے یہاں بے راہ روی ملتی ہے، ہر طرح کی بے راہ روی ادبی محضر کے بے راہ روی! یہ غزل کا قصور نہیں ہے۔ یہ اس راہ رو کا قصور ہے جو اپنی کم نگہی یا کم ظرفی سے رہ گزر کے قریب کو منزلِ مقصود سمجھ لیتا ہے۔ ادنیٰ درجے کے لوگوں نے زندگی کی بڑی قدروں کی اس طرح بے حرمتی کی ہے!

○ غزل کی مہم میں جبری بھرتی ممنوع ہے: پروپیگنڈا بھی نہیں کر سکتے۔ بہ الفاظِ دیگر غزل کے صحیفہ میں دو غزلہ، سہ غزلہ، شعبدے بیتے، اوباشی، نعرہ زنی، دریوزہ استغفار ممنوع ہے۔ "ستارہ می شکنند آفتاب می سازند" کا عمل شراب سے کہیں زیادہ غزل کے ہر شعر پر کرنا پڑتا ہے۔ غزل صنفِ سخن ہی نہیں معیارِ سخن بھی ہے!

○ [illegible] اختیار کرتی ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

○ اردو [illegible] کا اسلوب اور لہجہ منتقل کرنے میں اردو غزل کا بہت بڑا حصہ ہے۔

○ غزل کا ایک [illegible] یہ بھی ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک ہی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ذوقِ سلیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] منظوم کا مجموعہ ہوتی ہے!

○ اردو غزل کی مقبولیت میں [illegible] [illegible] کی صحیح، سلیس [illegible] شستہ اور شائستہ زبان بھی ہے۔

○ اردو ہندستان کی مشترک اور صحت مند تہذیب کی [illegible] علامت ہے، اور اس نے [illegible] تہذیب کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تہذیب و معاشرت [illegible] صحت مند [illegible] [illegible] اردو کا بہت بڑا دخل رہا ہے! [illegible]

○ [illegible] ——— [illegible]
[illegible] دوسرا سبب اس کی مقبولیت کا یہ
ہے کہ [illegible] سے بھی زیادہ
[illegible] کا [illegible] پر کیا
جاتا ہوگا۔

○ [illegible] کرتے ہیں گراں [illegible] زبان
[illegible]۔

○ [illegible] تحریر و تقریر میں برمحل اشعار
کا استعمال [illegible] بہت زیادہ [illegible] غالباً کسی اور معاشرے میں
[illegible] اس کے لیے ضروری تھا کہ
[illegible] پورا کر سکتی تھی اور کرتی رہی ہے۔

○ [illegible] کا
[illegible] مختصر مدت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں
کو متاثر و محظوظ کر سکتا ہے۔

○ [illegible] وقت بھی [illegible] مختصر سے
مختصر [illegible] غزل کا شعر بڑے سے
بڑے بیانات بیان کرتے ہیں اور چھوٹے سے چھوٹے [illegible] غزل میں داستان
نہیں [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] اور [illegible] کل ترتیب
[illegible] زندگی کی [illegible] اتنے سریع اور شدید [illegible] زیادہ
[illegible] ممکن ہو سکتا ہے۔

○ [illegible] مقبولیت کا یہ پہلو قابل [illegible] دوسرے اصناف کلام سے
کہیں زیادہ [illegible] اور ان کا کلام اب
زیادہ قابل [illegible] اب غزل میں ذہنی اور [illegible] کیا جانے لگا ہے۔

[illegible]

○

ذوق [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام — آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا

امیر زادوں سے دلی کے مت ملا کر میر — کہ ہم غریب ہوئے ہیں انہی کی دولت سے

میر (م ۱۸۱۰ء) کے ان پانچ شعروں [illegible]

[illegible] ساتھ ایک چھلانگ لگائی:

دیر و حرم آئینۂ تکرارِ تمنا — واماندگیِ شوق تراشے ہے پناہیں

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

خوں ہو کے جگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ — رہنے دے مجھے یاں کہ ابھی کام بہت ہے

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا — ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

دیباچہ

غالب (۱۸۶۹ء) کے اردو کے شعری دیوان پر مختلف شکلیں اختیار [illegible]

[illegible] بات کہ [illegible] یگوں میں تو [illegible] بالکل [illegible] ہے

یہ تو اٹھارویں صدی عیسوی کے آخری ربع میں شروع ہوئی [illegible]

[illegible] مذہبی، تہذیبی، تعلیمی، معاشرتی اور [illegible] شکلوں [illegible]

[illegible] اور خصوصاً غزل [illegible]

[illegible]

[illegible] موشگافی عشق ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۱۹۰۴ء) [illegible]

[illegible] اقبال (۱۹۳۸ء) [illegible] اس کا

[illegible] کر کے رکھ دیا۔

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] آسمان تیرا [illegible] ___ [illegible]

[illegible] گنبد پر ___ [illegible]

[illegible] عشق [illegible]

کلاسیکی غزل [illegible]

[illegible] ہو گیا

[illegible] (۱۹۵۶ء) [illegible] لیا۔

[illegible]

خدا کی بات خدا جانے کون کیا جانے | [illegible]

ہوا جو بگڑی تو [illegible] کیسے چھوٹے گی | ہزار شعلہ [illegible] سہی

مری نظر کی خطا ہوگی یا نگہوں کی خطا | تمہارے راج میں کہنے کو برگزیدہ سہی

[illegible]

[illegible] لئے پوری طرح آمادہ ہو چکی تھی:

[illegible]

لیاقت حسین تھا یہ مت سوچو کیسے پھر غور کرو — تم خود پہ آنے سے پہلے [illegible] جل بجھتے ہیں
چند [illegible] سے ول کو [illegible] یہ سوچ لیجئے — اپنی بابت [illegible] کوئی [illegible] لگ نہ جاتے ہیں

[illegible] کے عہد [illegible] بھی تو [illegible] ایسے شعر پڑھا کرتے تھے [illegible] دور کی پرچھائیاں
پڑتی تھیں [illegible]

[illegible]

[illegible] تبسم بھی [illegible] — تمہیں سلیقہ [illegible] ابھی
واسطہ ہے کہ گھٹتا جاتا ہے — فاصلہ ہے کہ کم نہیں ہوتا
وقت کرتا ہے پرورش برسوں — حادثہ ایکدم نہیں ہوتا
آداب [illegible] جرم کے جینے نہیں دیتے — دیوانوں کو جینے کی تمنا تو بڑی ہے
دل [illegible] شوق سے افسوس تو ہے — تکمیل تمنا کے لئے عمر پڑی ہے

حمیدہ امجد

جب اک چراغ راہ گزر کی کرن بنے — [illegible] لطیف [illegible] سے [illegible] بنے
[illegible] حسین دیار کی ٹھنڈک [illegible] چلی — [illegible] خیال پہ صد بانکپن بنے
[illegible] دل میں [illegible] — اب جب کے عشق [illegible]
اس [illegible] — میں اپنی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ادھر سے گزرتا ہوا [illegible] — میں جب ادھر سے [illegible] کوئی دیکھے گا

[illegible] صدیقی

[illegible] — [illegible] تمہیں
[illegible] — [illegible] گفتگو کرتے

[illegible]

[illegible] — ہم [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] — [illegible] قیمت ہے

فرق ہے رات رات میں پیارے — رات کسی کی بسر نہیں ہوتی

[illegible] عشق [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

نشور واحدی

تاریخ جنوں یہ ہے کہ ہر دور خرد میں — اک سلسلۂ دار و رسن ہم نے بنایا

جمیل مظہری

[illegible] — اگر ہم آگ کو بھی [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

دنیا [illegible] خدا ہے — [illegible] ڈھونڈتا ہے [illegible]

حرم کو بھی بتکدہ سمجھے دوسری منزل ارتقا کی — [illegible] بتکدے کو حرم بنایا

[illegible] رضوی

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

ہری چند اختر

[illegible] — [illegible] آیا

حفیظ جالندھری

[illegible] عشق [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

تمام عمر ترا انتظار ہم نے کیا — اس انتظار میں کس کس سے پیار ہم نے کیا

محشر بدایونی

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ　　جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائے گا

شاہد عشقی

کس زمانے کو رکھیں تیرے تعلق سے عزیز　　سلسلہ دل کا بہت دور تلک جاتا ہے

ضیا جالندھری

[illegible]

○

یگانہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

جو [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] دیکھو

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] گزر گئے — [illegible]

ہم ایسے [illegible] — [illegible] کیا [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] تمام [illegible]

[illegible] خوبصورت [illegible] ۱۹۵۴ [illegible]

[illegible] خوبصورت [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

گیارہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور مجھے اپنا عشق کیوں یاد آرہا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہزار شیوہ زندگی کے نقیب ہیں۔

احمد ندیم قاسمی

[illegible]

[illegible] بھی اُٹھے — جیسے تیرے [illegible] گئے ہیں
[illegible] — [illegible] ایک سے [illegible] ہیں
[illegible] تمہی — ٹھوکر بھی [illegible] لگے ہیں

[illegible] — جس [illegible] نکلے ہیں [illegible]
[illegible] ہم — بجھتے بجھتے چند شمعیں تو جلا جائیں گے ہم

[illegible] — اس کا قد آپ سے اونچا ہوگا

[illegible] ہو تم — اس نے بھی یوں نہیں سوچا ہوگا
[illegible] — کوئی ہم سا بھی رہا ہوگا

[illegible] — کہ ایک شہر [illegible] تھے

[illegible] — بھلا مجھ کو خدا لگتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — مجھ سے لکھوائی [illegible] کی کہانی تم نے
[illegible] — چپ کی [illegible] ہے [illegible]

سیّد [illegible] جعفری

[illegible]

سیّد ضمیر جعفری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاں نثار اختر

[illegible]

پندرہ

[illegible]

سوال

میں سوچتا ہوں تو کیا یہ ہی منتظر ہوں میں — تمام رات زمیں تجھ سے مانگتی ہے مجھے

تو اب آئے تو کیا آج تک آتی ہے — یہ سیڑھیوں پہ تیرے قدموں کی صدا اٹھنے

یہ لفظ تیرے جسم کی خوشبو میں ڈھلا ہے — یہ طرز یہ انداز کسی اور سے ملتا ہے

الفاظ کی تحریر ہے — یہ بات ہے مرے بس کی

کس عقیدے کی زندگی دیتے ہو — ہر عقیدہ ہمارے وقت کا ہے

زندگی جب سفر کی بات ہے — تیرے بیانے تو جیسے کی بات ہے

میں سمجھتا تھا کہ دن جانے کے بعد ہوں گے تو کبھی — مگر سفر میں وہ گھڑی بھی لیے پھرے

دیکھو تیرے ہاتھ کی لکیریں بتا — منزل میں نقش دیپ جلانے کے لیے ہے

اندھے عہد میں اندھیاں منزل ہیں سے جو آنے والی کرتے ہیں۔

منیر نیازی

تجھ سے محبت ہے نہ تجھ سے شکایت — جو چیز ہے جیسی ہے سجا کر ہی رکھا

رکھنے میں نہ رکھنے میں مقدر کچھ نہیں — اس نے مجھے معلوم ہوا کچھ نہیں رکھا

یہ خواب بھی کیا ہے کہ سب خواب ہے جیسے — تعبیر نے پہلے سے بتا کچھ نہیں رکھا

احمد فراز

وہ سامنے ہے مگر تشنگی نہیں جاتی — یہ کیا ستم ہے کہ دریا سراب جیسا ہے

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم — تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

اب تو ہمیں بھی ترکِ مراسم کا دکھ نہیں — پر دل یہ چاہتا ہے کہ آغاز تو کرے

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں — جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا — دونوں انساں ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر — کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

شکیب جلالی

آ کے پتھر تو مرے صحن میں دو چار گرے — جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پسِ دیوار گرے

مجھے گرنا ہے تو میں اپنے ہی قدموں میں گروں — جس طرح سایۂ دیوار پہ دیوار گرے

[illegible] میں [illegible] — [illegible] مجھے [illegible]
وقت کی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] جاتے ہیں [illegible] گیسے
[illegible] دیتا ہے — [illegible] دیتا ہے
[illegible] جیسے [illegible] — [illegible] دکھائی دیتا ہے
[illegible] — [illegible] دکھائی دیتا ہے
[illegible] — [illegible] دیتا ہے
[illegible] — [illegible] کوئی [illegible] دکھائی دیتا ہے
[illegible] — [illegible] دکھائی دیتا ہے
[illegible] سے [illegible] — [illegible] دیتا ہے
[illegible] قدمی — [illegible] دکھائی دیتا ہے
[illegible] — دیکھو [illegible] جاتا ہیں
[illegible] — [illegible] بھی دیکھ
اتر گئے [illegible] — [illegible]
[illegible] ضرور — [illegible] گیا
[illegible] — [illegible]
[illegible] — کیا [illegible] بھی

[illegible]

[illegible] — [illegible] ڈھونڈ [illegible] ہم
[illegible] آیا [illegible] — [illegible] ہوا
[illegible] بیٹھے [illegible] — [illegible] ہوا
[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حسن جی جا نظر آیا ترا کردار لگے

[illegible]

محمود [illegible]

[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]

سلیم احمد

گونگی ہے ازل سے جو حقیقت   میں اس کو زبان دے رہا ہوں
جو نقش ابھی کہیں نہیں ہے   میں اس کا نشان دے رہا ہوں
یہ چاند تھا کہ تیرگی کے در [illegible]   سو اندر سے کھلتا جا رہا تھا
اتنی کاوش بھی نہ کر میری اسیری کے لیے   تو کہیں میرا گرفتار نہ سمجھا جائے

سلیمان اریب

ایک حمام میں تبدیل ہوئی ہے دنیا   سب ہی ننگے ہیں کسے دیکھ کے شرماؤں میں
ایک بار کی شہرت ساری عمر چلتی ہے   ہم پیروں جیسا بھی لوگ [illegible] سمجھتے ہیں

شاہد صدیقی

[illegible]   بہت تھوڑا سمجھے [illegible] نہیں سمجھے

خورشید احمد جامی

[illegible]   [illegible]
قبروں پہ لگائے ہوئے کتبے تو نہیں ہیں   [illegible] تحریر بھی ہے
جلتا ہے ایک ذہن بھٹکتا ہے ایک بھول   روز ازل سے یہ ہی تخلیق کا اصول

وحید اختر

[illegible]   دنیا میں بھی جنت ہے اگر [illegible] ہے

حسن نعیم

آئے کتنے نئے لوگ مکان بدلے ہیں   [illegible]
وہ جو اک نسبت بھی نہ لکھی [illegible] قسم   [illegible]
[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — افق کے پار کوئی [illegible] آتا ہے گا

[illegible]

[illegible] — مخالفت کی اس [illegible]

[illegible]

[illegible] شور گلستان — [illegible]

کیسی کالی رات [illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

ساقی [illegible]

[illegible] تمہاری آنکھوں کا — [illegible]

[illegible]

[illegible]

سارے موتی جھوٹے نکلے سارے جادو ٹوٹے ___ [illegible]

<u>اطہر نفیس</u>

[illegible] ___ [illegible]

دروازہ کھلا ہے کہ کوئی لوٹ نہ جائے ___ اور اس کے لیے جو کبھی آیا نہ گیا ہو

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

اتنے شائستۂ آداب محبت نہ بنو ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

جسم و جاں تک یہ آگ آ پہنچی ___ دل سوزاں کو اب سنبھالو کچھ

راکھ ہو نے میں کیا لگے گا ابھی ___ ہاں اسی آگ سے بچا لو کچھ

[illegible] ___ [illegible]

وہ دن قریب آ رہا ہے ___ جب ذات ہنر نہ ل سکے گی

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

<u>[illegible]</u>

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

[illegible] ___ [illegible]

جون ایلیا

وفا، اخلاص، قربانی، محبت — اب ان لفظوں کا پیچھا کیوں کریں ہم
ہیں باشندے اسی بستی کے ہم بھی — سو خود پر اب بھروسہ کیوں کریں ہم
کیا تھا عہد جب لمحوں میں ہم نے — تو ساری عمر ایفا کیوں کریں ہم
زلیخائے عزیزاں بات یہ ہے — بھلا گھاٹے کا سودا کیوں کریں ہم
نہیں دنیا کو جب پروا ہماری — تو پھر دنیا کی پروا کیوں کریں ہم
[illegible] سمجھ ہم نے کیوں بیچے کسی کو — کسی کا [illegible] کیوں کریں ہم
جو اس نسلِ فرومایہ کو پہنچے — وہ سرمایہ اکٹھا کیوں کریں ہم
کسی کو ہم نہ دے سکتے ہیں جب زہر — تو پھر اس کا [illegible] کیوں کریں ہم
برہنہ ہیں سرِ بازار تو کیا — بھلا اندھوں سے پردا کیوں کریں ہم

ہے بس اب عادتوں کی کارفرمائی — [illegible] شامل نہیں شکایت میں
[illegible] سمجھے [illegible] — [illegible] حسرت میں
تمہیں [illegible] وہ جو ابھی یہاں تھا؟ — وہ تو ابھی یہاں تھا [illegible] تھا
[illegible] کی دید کی ہے سودا ہمارے سر میں — وہ اپنی ہی تصویر تھا اپنا ہی اک سماں تھا
[illegible] یقین سے [illegible] — [illegible] کا [illegible] تھا
[illegible] — کبھی [illegible] سبب بھی
[illegible] — [illegible] بھی
[illegible] — [illegible] بھی

احمد مشتاق

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تجنیس

[illegible] — [illegible] آنکھوں سے [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] آنکھوں کے [illegible] رنگ

[illegible] — [illegible] رنگ [illegible] کا رنگ

[illegible] جیسے [illegible] — [illegible] کو

[illegible]

[illegible] — جیسے [illegible]

[illegible] محبت جیسے [illegible] — [illegible]

[illegible] — کیوں [illegible]

[illegible] — [illegible]

کشور ناہید

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] زندگی — [illegible]

[illegible] ایک محبت [illegible] — [illegible]

[illegible] — اس [illegible] جاتے ہیں

انور شعور

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — جیسے [illegible]

[illegible] — [illegible]

مجھ کو [illegible] — جیسے [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — راستہ [illegible] گیا

<u>سبط علی صبا</u>

دیوار کیا گری مرے کچے مکان کی — یاروں نے میرے صحن میں رستے بنا لیے

<u>سلمان اختر</u>

سیکھی نئی زبان وطن سے جدا ہوئے — [illegible]
[illegible] — [illegible]

<u>مرتضیٰ برلاس</u>

وقت [illegible] ہے — [illegible] جگ میں کس کو

<u>ظفر زیدی</u>

اک شہر ایسا محبت کا بسایا جائے — جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایہ جائے

<u>رسا چغتائی</u>

تیرے آنے کا انتظار رہا — عمر بھر موسم بہار رہا

<u>خالد احمد</u>

[illegible] — [illegible]
ہر شخص حقائق کی کڑی دھوپ کے ڈر سے — تانے ہوئے اوہام کی چادر نظر آیا

<u>رئیس فروغ</u>

عشق وہ کار مسلسل ہے کہ ہم اپنے لیے — ایک لمحہ بھی پس انداز نہیں کر سکتے
گفتگو [illegible] — بات بس یہ ہے کہ [illegible] نہیں کر سکتے
حسن کو حسن بنانے میں مرا ہاتھ بھی ہے — آپ مجھ کو نظر انداز نہیں کر سکتے
[illegible] — [illegible]
دوپہر میں [illegible] کڑی دھوپ [illegible] — [illegible] اترے گا
[illegible] — [illegible]

افتخار عارف

اس بار بھی دنیا نے ہدف ہم کو بنایا
اس بار تو ہم شہ کے مصاحب بھی نہیں تھے

[illegible]
جو دام ملے ایسے مناسب بھی نہیں تھے

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے
وہ قرض اتارے ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

جو شخص [illegible] سے بھی ترے شہر سے آئیں
خوشبو [illegible] تو ہوائے بھی ترے شہر سے آئیں

ترے ہی [illegible] سے جو بچھڑ جائے
[illegible] بھی ترے شہر سے آئیں

بات تو جب ہے کہ [illegible]
[illegible] بھی ترے شہر سے آئیں

پتھر [illegible]
ہاتھوں میں پتھر نہیں دیکھا بہت دنوں سے

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

میں اپنے خواب سے کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے مری مٹی کو در بدر کر دے

وہی پیاس ہے وہی دشت ہے وہی گھرانا ہے
مشکیزے سے تیر کا رشتہ بہت پرانا ہے

صبح سویرے رن پڑنا ہے اور گھمسان کا رن
راتوں رات چلا جائے جس جس کو جانا ہے

حلق سے اترا نہیں دیکھا بہت دنوں سے
نوکِ سناں پر سر نہیں دیکھا بہت دنوں سے

پروین شاکر

کمالِ ضبط کو خود بھی تو آزماؤں گی
میں اپنے ہاتھ سے اس کی دلہن سجاؤں گی

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

بس یہ ہوا کہ اس نے تکلف سے بات کی
اور ہم نے روتے روتے دوپٹے بھگو لیے

چلا ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا مقابلہ ٹھہرا

[illegible] خوب ہی کیا ہوں گے
جس کی نیند کا سرچشمہ تک چرا لیتے

صدف میں اتروں تو پھر میں گہر بھی بن جاؤں
صدف سے پہلے مگر حلقۂ بھنور میں ہوں

[illegible] اس گھڑی [illegible]
بکھر جائے گی بادل کے ساتھ خواب ہوا

پھر سے اساطیر میں گھس آئے ہیں
سر کٹے جسم کٹے ذات کٹے

کس پیارے [illegible] یہ رنگ
چمکیلے بدن میں بھی چھپے

[illegible] — حجاب سے خطاب کی ادا ہی اور ہو گئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب کیسا پردہ [illegible] جبر عام ہو چکی — [illegible]

[illegible]

تجھے سنبھالتے ہیں [illegible] مصلحت پسند — ہوتا تھا جس کو پیار وہی بدنام ہو چکی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مختلف کے سوچنے کے زاویے تھے اور بے تعلقی سے رنگ الگ رہتی تھی، نہیں رہتی۔

روایتی تنقید شاعری کو اس زمانے سے ہٹا ہٹ کر [illegible] آپ سے ہی [illegible] شاعری کے یہاں دیکھی۔ ایک تجدیدی رنگ ساتھ سے اور یہ کہ [illegible] روش، [illegible] کے یہاں بھی روایتی غزل کو حیات و حکمت رہا، خصوصاً حیثیت سے کے یہاں اگر [illegible] کے برخلاف [illegible] کے بعد والے عہد سے زیادہ [illegible] کے بعد [illegible] کو پڑھیں تو کسی کو یک دوسرے سے کمتر نہیں سمجھا جا سکتا۔

یہ کائنات زمان و مکاں سفر ہی سفر — نہ عاشقی مری منزل نہ حسن تیرا مقام

آنکھوں میں ہی [illegible] — [illegible] ہم

کچھ سمجھ کسی نے کچھ کسی نے — [illegible] ہم

رات کو ان کی خلوت میں تو [illegible] — صبح ہوئی تو [illegible] ہوں پہ یہ سب ہی افسانے تھے

مرے غم کے [illegible] — [illegible] پیدا

مری عمر [illegible] — [illegible] پیدا

[illegible] — [illegible] پیدا

[illegible] — [illegible] پیدا

ہماری [illegible] — [illegible] کر دیا دارالاماں پیدا

اب اندھیرا ہی اندھیرا ہے زمانے بھر میں — کیا جلا یہ تری محفل میں چراغاں ہو کر

یہ حال کیا ہے کہ آغوش میں تھا مجھے پیکر — تمام عمر ترے [illegible] رہیں نے کیا

اب زمانہ ہماری [illegible] کس کو — [illegible] بھی ہے

ایک رنگ [illegible] ہے — جیسے ان کی خلوت میں [illegible] مجھے

جستجو ہے [illegible] کسی کی ہے — ذوق [illegible] منزل کو بھی چھوڑ دیا

ڈھانے میں [illegible] ہم نے — گرد ہے سر تیغ کو غم ہم سے [illegible] ہے

میں نہ دیکھوں تو ترے حسن کی قیمت کیا ہے — میں نہ تڑپوں تو ترا انداز جفا کچھ بھی نہیں

جس کو تم خود بھی نہ سمجھو وہ زباں ہے ماناں — سب سمجھتے ہوں جسے وہ بھی زباں ہے کہ نہیں

ایمان ہے مرا تری جنت یہ لے ملا — لیکن یہ ہے خوں جگر کا صلہ نہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
گریز سوز محبت کے سوا کچھ بھی نہیں — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک نظر ایک تبسم ہے مسافر کو بہت — [illegible]
یہ جہاں ایک نظر اور نظر کچھ بھی نہیں — [illegible] کچھ بھی نہیں
[illegible] — [illegible] کچھ بھی نہیں
رات شبنم کی طرح ہو گی پھولوں پہ بسر — [illegible] کچھ بھی نہیں
نقش پا بھی دیکھتے بیٹھیں راہی کی طرح — منزل عشق بجز راہ گزر کچھ بھی نہیں

[illegible]

[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ابرِ بہاری کا سفیر ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
جہاں سے اتنی جھجک [illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]

[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]

[illegible] ‖ [illegible]

خزاں کی تیغ [illegible] ‖ ابھی سے رنگ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] ‖ [illegible]
[illegible] شیخ کعبے میں ‖ [illegible]

[illegible]
[illegible]

○

[illegible]
[illegible]
[illegible]

○

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوراب اختیار عارف [illegible] شاکر۔

○

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اکتیس

صدی کی کتنی [illegible] کو مسمار کر سکے گا! بلا تفریق ہر طبقے کے [illegible] شکل سے لتعلق ہوتے ہیں، جیسے دکھ جا ہے [illegible] ہو تو معمولی سے معمولی بات بھی سمجھ میں آتا جیسے خود اس عہد کا آدمی! [illegible] اس صدی کے نصف آخر میں اول اول دس دس سال میں [illegible] ۱۹۰۰ء کے بعد تو پانچ پانچ سال بھی پورے کرنے مشکل ہونے لگے [illegible] [illegible] حادثے ہوتے تھے زمانے میں، اس قدر انقلاب کسی دن تھا! آج ہوتا تو رہا [illegible] ہوتی۔

○

صدی کے [illegible] برسوں کا آغاز ہو چکا ہے اور آگے کے سارے امکانات بظاہر شاعری کا سلسلہ [illegible] سے ہوتے ہیں [illegible] زبان کی انداز سخن کو سنجیدگی سے [illegible] میں صدی کے نصف آخر کے آغاز سے اس وقت تک ابھی اور بڑی شاعری [illegible] ہے، وہ عام آدمی کی خاص باتیں ہیں [illegible] آدمی کی [illegible] کہ جیسے عام آدمی کی خاص بات کہتا ہے، اور ایک [illegible] بھی [illegible] ایسا ہے کہ اب یہ ایک شخص کے بجائے ایک [illegible] تسلیم شدہ [illegible] ضرور ہوگی، لیکن بس یہ [illegible] کے تاریخ بنے [illegible] میں رکھے [illegible] جیسے نکل گئی تو [illegible] بے نام شاعروں کی طرف جن میں سے ہر ایک [illegible] میں اپنے شاعری کی ہم نوا راست پر اعتماد کرنے [illegible] Frequency [illegible] رکھ کر اپنے زمانے کا دردیدہ درد سمیٹ سکے!

مختصراً [illegible] شعر [illegible] شاعر [illegible] بڑے شعر کہہ دیئے! اور [illegible] بڑے شعر [illegible] نظر انداز کر دیا جا سکے گا۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مجتبیٰ رضوی

سید اجتبیٰ حسین رضوی   پ ۱۹۰۸ء

عکسِ تحریر

امروز کہ شرع بہ چنبرِ غم شدہ است
دیوان دلیل و حجت برہم شدہ است
گنجینۂ ایمان شدہ آن سرما بہ
کز بدعت و زندقہ فراہم شدہ است

[illegible]
۱۵ / مئی ۱۹۸۸ء

اجتبیٰ رضوی

نام: سید اجتبیٰ [illegible] رضوی [illegible] والد کا نام: سید [illegible]

[illegible] ۱۹۰۸ [illegible] تعلیم [illegible]

اصولی تعلیم: [illegible]

[illegible]

زندگی کے اہم واقعات: [illegible] بڑے بھائی سید [illegible]

[illegible] والد ماجد کا انتقال [illegible]

[illegible] کی ولادت

[illegible] قیام کلکتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی [illegible]

[illegible] اشاعت [illegible]

[illegible]

[illegible] مسجد کی تعمیر جدید [illegible]

[illegible]

مشاغل: [illegible] تصویر کشی [illegible] شوق [illegible]

[illegible] موسیقی [illegible]

[illegible] منطق و فلسفہ [illegible]

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے کیوں عالم کو جلایا

آپ ہی تو گلشن گلشن صحرا صحرا آپ ہوئے

[illegible]

[illegible]

بقدرِ حسرتِ دل وسعتیں [illegible]

[illegible] قدرت کے سوداگر

[illegible]

سجدہ ہے کرشمہ [illegible]

مت کہہ کہ خدا صنم نہیں ہے

طلب کی ذلت و بیچارگی معاذ اللہ

مری خودی کا تشخص ہے یہ دعا کیا ہے

[illegible] ہوئے دنیا سے جھاڑ کر دامن

[illegible]

[illegible]

یہ اتحادِ طبیعت یہ اختلافِ مزاج

[illegible]

حیات جس کو کہیں اک جنونِ گرم رو [illegible]

یہ کیوں ہے [illegible] اس کی [illegible] کا تقاضا کیا ہے

اس دل کا تیر تھا آخر اس مرکا تصور تھا ہو قلم — [illegible]

[illegible] — [illegible]

قدم سے دور جبیں [illegible] سنگِ در ہوگی — [illegible] کسی سجدۂ شکر ہوگی

طواف پردہ گیا آرزوئے تا شہود — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

تکمیلِ زندگی کو جنوں کا ہے انتظار — اب تک خرد حریفِ محبت رہی

قطرہ کے دل کی ہوک پہ قلزم نہیں رہا — میری امید اس کی [illegible] رہی

[illegible] سے کم نہیں یہ کوئے دلداری — سنبھل [illegible] قدم [illegible]

[illegible] جمالِ محبت — گریبان [illegible]

حریمِ جلوہ کو اپنی خبر ہے — [illegible]

کلی کا مسکرانا دیکھ لے دیر — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] طلسم [illegible] — اک جنوں تو [illegible] کوئی نہیں

[illegible] طلسم [illegible] — جلوہ گاہِ ناز میں میرے سوا کوئی نہیں

[illegible] قدرت کے [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] پرانی پوجی کو ہر رستے ڈھونڈتے ہیں

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

مری محبت کی ... [illegible]

ڈھونڈ لیتے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] — پھر ختم کیا ہے ... [illegible]

احساسات ... [illegible] — موجود ہیں وہ سب ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — اندھیر کر دیا ... غبار نے

افسردگی بھی حسن ہے تابندگی بھی حسن — [illegible]

اس دل کو شوقِ دید میں تڑپا کے کر دیا — کیا استوار وعدۂ نا استوار نے

[illegible] — دامن پکڑ لیا نگہِ اعتبار نے

گیسو غبارِ راہِ تمنا سے اٹ نہ جائیں — صحرا میں آپ نکلے ہیں ہم کو پکارنے

دونوں جہان کی ساری پونجی بار ہوئی تھی تا خوبی پہ
وہ بندے کے ہاتھ میں کیونکر نا قوم کی مہاریں ہیں

نہ بے غیرتی کو رستا چاہئے عزت و ذلت میں ایک سے
منہ سے پوجا کریں دو دیں مسجد سے چھٹاریں ہیں

گوشہ عزلت کا بوسہ پینے دو بیسے [illegible]
کاذ کی فرد دیں [illegible] کی مکاریں ہیں

نا مہرباں بنے تھے، مگر مہرباں ہے
چھپ چھپ کے خود وہ بنے لگے ہم جہاں ہے

میرا دل شکستہ ملاق ہے اک سوال
یعنی جو جہاں شاخ سے ٹوٹے لب بتے ہے

اف! یہ [illegible] مشت خاک
محل میں [illegible] ہے بسیسے [illegible] ہے

ہے [illegible] کا بدخاک سے بید ہ حیات
[illegible] طرح ہتی ہے کس طرح جدا ہوتی ہے

کوئی اس سے بڑھ کر غربت کی خبر لا دیت
آہ جو دل سے نکلتی ہے وہ کیا ہوتی ہے

اک عجب عالم آئینہ ہے سماں شہود
کہ جہاں ایک نقطہ لا کہ ادا ہوتی ہے

دریائے بے کنار کا ساحل بنا دیا
اب جستجو کو شوق کے قابل بنا دیا

محرا سے جستجو میں فریب نگاہ سے
بیٹے غبار شوق کو محمل بنا دیا

جو وسعتیں سما نہ سکیں کائنات میں
ان کو سمو سمو کے مرا دل بنا دیا

اسی امید پہ تھی لغزش رندان ساقی
[illegible] کوئی کرتے ہوئے بازو اپنا

رندوں سے شور و شکست [illegible] ہے
ان [illegible] کہ نگاہیں کوئی پہلو اپنا

ہم تو [illegible] سے [illegible]
آپ سے [illegible] گیسو اپنا

سب ابھی آنکھ کا آنسو کسی کو سونپ کر آئی
نگاہ [illegible] زندگی [illegible]

تجلی نے کیا شرمندہ اس کو [illegible]
حقیقت یوں بھی آتی ہے [illegible]

یہ کیسا ماجرا ہے [illegible] نقش حیرت ہے
تری تصویر جب کھینچی مری تصویر اُتر آئی

سکوت نغمے کے [illegible] بہت سے طوفاں پل رہے ہیں
[illegible] ساحل [illegible] حباب ٹوٹا

[illegible] تعمیر کہ رہی ہے جفائے [illegible]
بہت سے [illegible] چھلک کے نکلے کہیں کوئی آفتاب ٹوٹا

ہم اور [illegible] وہاں سنبھلے اول [illegible]
[illegible] حجاب ٹوٹا

نظر نہیں ہے تو لوٹ دیکھے حجاب [illegible]
ادھر کبھی [illegible] چشم [illegible] ادھر تبسم نقاب ٹوٹا

کسی کی رعنائیوں کو برہم کیا مری شوخی نظر نے
جلیاں [illegible] کے نکلیں جنوں آیا حجاب ٹوٹا

نہ ... سے دل کا فسانہ ادا کیا نہ گیا
[illegible]

ہم ان کے ... بیٹھے ...
[illegible]

دم ... خیر وہ دینے لگے حیات دگر
[illegible]

[illegible]

چمن سے اک ... ہوں ... برگ ...
[illegible]

چرانے کو چرا لایا ہیں جلوے روئے روشن سے
... ہیں دل کے دامن سے

[illegible]
... گلشن سے

[illegible]
... گلشن سے

[illegible]
... دشت ... گلشن سے

[illegible]

... گردش لیل و نہار سے

[illegible]

صحنِ ... میں یہ ہزاروں ہزار ناز
کیسی ... بہار سے

[illegible]

میں کافر ... پرست حق آ ...
... دیا اعتبار سے

[illegible] تو کرتا [illegible] ہے
[illegible] کشتی [illegible] کشتی [illegible]

[illegible]
[illegible] عاشق [illegible]

[illegible]
[illegible] ہم نے تم [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] جیسے [illegible]

[illegible]
[illegible] جیسے ہو جائے

وہی ریگ دشت [illegible] لالے اگاتا ہے
[illegible] ہو جائے

[illegible]
[illegible] ہو جائے

[illegible] عشق [illegible]
[illegible] ہم سے تو جاں دی گئی

[illegible]
[illegible] خاک کو جاں دی گئی

[illegible] نقاب [illegible]
[illegible] قبر [illegible] دی گئی

[illegible]
[illegible] کیسے زباں دی گئی

[illegible]
[illegible] شوق [illegible]

[illegible] ہندوستاں [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] شوق [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] خود [illegible]
[illegible]

تماشا اور قبر میں کوئی نسبت نہیں ہوتی
[illegible]

ہر مذہب بے روح جسد ہے جذبہ کی تلاش سے — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
گھومتے کتنا ہے کوچے میں ترے دن رات — بیٹھے مٹ جاتی ہے جو کھٹ پہ تری [illegible]
[illegible] — جیسے [illegible] جوئی ظلمات کی رات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] — دل ہے وہ فتنہ جو ابھی برپا نہیں ہوا
[illegible]

[illegible] — کہ خلش دل کے لیے لذت بے پیدا نہیں
[illegible] دل — ہے ابھی خام وہ آہنگ جو فریاد نہیں
آپ کا گھر جسے انسان کا دل کہتے ہیں — کون کہتا ہے کہ آباد ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

دلوں کو آنے دیکھو یقیں نہیں ... ہو تم — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... شوق لا ابالی چلا کہاں آسماں سے آگے — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جنوں کی کون سی بیتابیاں جہاں میں نہیں — وہ جو کہ موت ... جو اذاں میں نہیں

ازل سے دل میں مشیت کے جیسے [illegible] ہوگا — وہ راز جو ابھی تقدیر راز داں میں نہیں

عجب نہیں کہ وہی اک ہو مرد راہ شناس — ابھی جو رہرو گم گشتہ کارواں میں نہیں

ہمارے خوف کی خلاقیاں خدا کی پناہ — [illegible] جو آسماں میں نہیں

لکھا ہوا انہی ذرات کے صحیفوں میں — مرا فسانہ ہے لیکن مری زباں میں نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

کس نے اس انجمنِ شوق کو تاراج کیا
[illegible]

جلوہ آبادِ تصور پہ [illegible] شوق
[illegible]

[illegible]
[illegible]

لب سے میخانے میں [illegible]
بس خزینہ دوست کو کچھ شرم بہاراں بھی نہیں

[illegible] دیکھو یہاں منظر نہیں
[illegible] نہیں

عفتِ شوق و خودسری شیوۂ [illegible]
[illegible] کرم [illegible] گر کرم نہیں

گم ہی تو ہو کہ جستجو لطفِ حیات بن سکے
[illegible]

[illegible]

نقشے جو لگائے دیر میں اک لگا کے شہر میں
[illegible]

[illegible]

جبیں پہ اُس [illegible]
[illegible]

یہ راہ دور [illegible] تماشا
[illegible]

[illegible]
سکونِ محمل نشیں کا دشمن یہ ناقۂ بے [illegible]

[illegible]

دل محرم کا دکھا سن چشم نامحرم سے تم بچانا
یہیں سے بات جب ہوئی تو اک عالم نے پہچانا

انھیں ہوتا غبار ہوا ہو چکے تا حافظ رسوائی
[illegible]

[illegible]
[illegible]

دل آدم ہی اک سر بستہ رحمت ہے عالم میں
[illegible]

[illegible] کیا جب [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
دل بیتاب کی بیتابی [illegible]

[illegible]
ہے اک شوخ کہ تجھ کو عشق نا محرم سے [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] ہزار اک جہاں دلوں کی پہونچی بھی جن سکے گا
[illegible]

بشر اندر دل جہاں ہوتا تجلی لا زوال ہوتا
[illegible]

[illegible]
ابھی تو تو ہوا سحر ہوئی ہے چونچ [illegible]

خرد کو خانۂ دل کا نگہباں کر دیا ہم نے
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
مگر تم کو نصیب کم نصیباں کر دیا ہم نے

حرم تازہ سے تم کو چرا لائے کہ مجرم ہیں
[illegible]

زمیں خاکستر یک شعلہ دیم آب یک گریہ
[illegible]

[illegible] — وفا کو قسمت آشفتہ حالاں کر دیا ہم نے

[illegible] — حجاب اندر حجاب [illegible] کر دیا ہم نے

[illegible] — [illegible]

[illegible] — تم اترے دل میں جب دل کو بیاباں کر دیا ہم نے

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

روح کی گو [illegible] — مجھ کو دیکھو کہ [illegible] مجھ کو

[illegible] — آپ نے کیوں نہ دیا آگ کا بگڑ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

احمد ندیم قاسمی

مکتب تجربه

[illegible]

احمد ندیم قاسمی

[illegible]

[illegible] مگر [illegible]

ملازمتیں اور ادارتیں: [illegible]

[illegible]

"اقبال": ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۸ء تک۔

اعزازات: ● [illegible]

متفرقات: [illegible]

تصانیف:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]

تیرا رواج رہنما میرا مزاج رہنما

[illegible]

(انتخاب از شعلۂ گل)

[illegible]

آدمی شش جہات کا دولہا
فضا کا ذکر کریں بحر و بر کا ذکر کریں
زمیں تو عظمت انساں کو آزمانا ہے
[illegible]

وقت کی گردشیں بڑھاتی ہیں
[illegible]

زنداں پہ جھپٹ پڑے گا بیس — [illegible]

ہر ایک شے پہ جو اس کا بدلا سب ہے — [illegible] صبح کا اعتماد کیسا

کچھ اس گذر کو نہیں کچھ اس شہر کا کمال — ورنہ وہ کون ہے جو کسی سے نبھ سکے!

قسمت کے بعد ذرا سر ملا تمیں — وہ بھی کچھ ایسے تیغ کر کے نکل پڑے

جب وہ صاحب زندگی نکلا — سب کچھ ہوتا تو وہ خدمت تھی

جیسے ہیں تیرے کی تمنا میں زندگی — وہ موت سے بیشتر ہی مرتے ہیں

وہ کیفیت یاس کی موت کہاں — [illegible] سے تجربت ہو جائے

(انتخاب از "دشت وفا")

اب تک سے ہو آفتاب سے کر — ظلمات سے جب گذر گیا چاند

یوں نے ترے پیکر کے نقوش — اپنی کوتاہی [illegible] یاد آئی

چاند جب دور تک بڑھ گیا — تیرے لب کی تشنگی یاد آئی

[illegible] — ہر کوئی تیرے بچھڑے کہ بہت غم ہوتے ہیں

کون کہتا ہے محبت ہے عشق کو زوال — ہم تو اک دل کے عوض تیرا اٹھا لائے ہیں

[illegible] ہو گئے — تن کا ساحل سے [illegible]

کفر انکار کی عظمت کا گو منکر نہیں — میں کسی قوت کے بس [illegible] قائل بھی ہوں

دور سے دیکھو تو ہم کتنے [illegible] گئے — جیسے جیسے تیرے قریب [illegible] گئے

تم ہی ترا نقش ہو جو نمائی — پندار آئینہ سے کیوں خدایا

تخلیق زمیں کا عظمت کر — ہم نے ترا آسماں بنایا

جس بھی فنکار کے شہکار ہو تم — اس نے صدیوں تمہیں سوچا ہوگا

ساری دنیا تمہیں [illegible] — کوئی تم سا بھی نہ تنہا ہوگا

[illegible] کو سدا بہار کرتے — [illegible]

جب تک میں ترا جمال دیکھوں — [illegible]

برسوں سے تری طرف رواں ہوں — [illegible] انتظار کرتے

پرواز کو محدود نہ کر دشت و حرم تک
انساں کی ہیں مملکتیں حدِ نظر تک

[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] کل کب ہوگا
[illegible] — [illegible]
سورج [illegible] — [illegible]

انتخاب [illegible] محیط

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
عشق [illegible] — عشق [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
اس وقت [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
ہم دل کے [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

جو دل میں بستا ہے اب ہاتھ بھی بٹاتا ہے

[illegible]

ہائے وہ دن موت کا جب [illegible]

[illegible]

حیران ہوں کہ واسطے کیسے بچا ندیم — وہ شخص تو غریب و غیور انتہا کا تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] — [illegible] دیکھا
[illegible] — ایسا بھی اک انقلاب دیکھا
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] — کتنے ہی اداس مرے گیت بن گئے

تری شمشیر [illegible] — [illegible]
یہ سوچا کر کہ میں ترے بغیر زندہ رہا — [illegible]
تو دیکھتا ہے [illegible] روشنی سی چھنتی ہے — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

خدا نہ کردہ [illegible] — [illegible]

[illegible]

آدمی سیم و زر کے کام آیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — سے مجھے حد نظر تک نظر آنے والے

[illegible] — ہر خیرے سے ہے طلب میرا

[illegible] — ابر نہیں آفتاب میرا

[illegible] — کرتے رہے احتساب میرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صبر کیوں دلاتے ہو، فیصلہ یہیں سکتے ہو — [illegible]

عمر کا ہے یہ تقاضا کہ زمانے کا رواج — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
محبت شکنی کا مرتبہ یوں تو بلند ہے، مگر	[illegible]
کیسے وہ فقیہ شہر میری سمجھ میں آئے	[illegible]
تجھ سے کس طرح میں اظہار محبت کرتا	[illegible]
[illegible]	[illegible]
ترے کمال بلاغت سے [illegible]	[illegible]
کہیں وفا سر بازار بک نہ جائے ندیم	[illegible]
[illegible] کے اندر مسجد تعمیر ہوئی	[illegible]
[illegible]	[illegible]
آپ دستار اتاریں تو کوئی فیصلہ ہو	[illegible]
رت بدلتی ہے تو معیار بدل جاتے ہیں	[illegible]
[illegible]	نام لکھوا دیا یوسف کے خریداروں میں
[illegible]	اب تو فن کار بھی شامل ہیں اداکاروں میں
خدا کرے، مجھے دنیا کبھی سے بچا لے	[illegible]
صرف رنگت ہی نہیں پھولوں میں	[illegible]
ایک آنسو بھی نہ رو کر دل میں	[illegible]
جو برائی تھی مرے نام سے منسوب ہوئی	دوستو کتنا برا تھا مرا اچھا ہونا
جس پہ کسی حق دار کا حق ہم سے سوا ہو	ہم ایسی کسی چیز کی حسرت نہیں کرتے
اے دل، تجھے انجام کی کیا فکر پڑی ہے	[illegible] کی دنیا میں سیاست نہیں کرتے
[illegible]	[illegible]

میں دور ہوں اس سکوں تو دو | [illegible]
تہذیب ہے عشق کی [illegible] | [illegible]
یوں اس نے [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
بس میر چلے جو گردشوں پر | دن کو بھی نہ چاند کو بجھاؤں
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
زوال شب کا نوحہ لکھ رہا ہوں | سحر کا بت جاتا ہے قصیدہ
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] گئے — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
کون [illegible] — [illegible]
[illegible] گیا [illegible] — [illegible]
وقت [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] محبت [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
تمام [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
حال [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
جنت کی نعمتوں کو گر [illegible] — [illegible]
مستقبل انسان نے [illegible] کیا ہے — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
تو آدمی کا ہے معبود [illegible] — [illegible]
خدا نہیں تو کوئی [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — میں نہ ہوتا تو خدا کیا کرتا
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

اختر سعید خاں

اختر سعید خاں

عکسِ تحریر

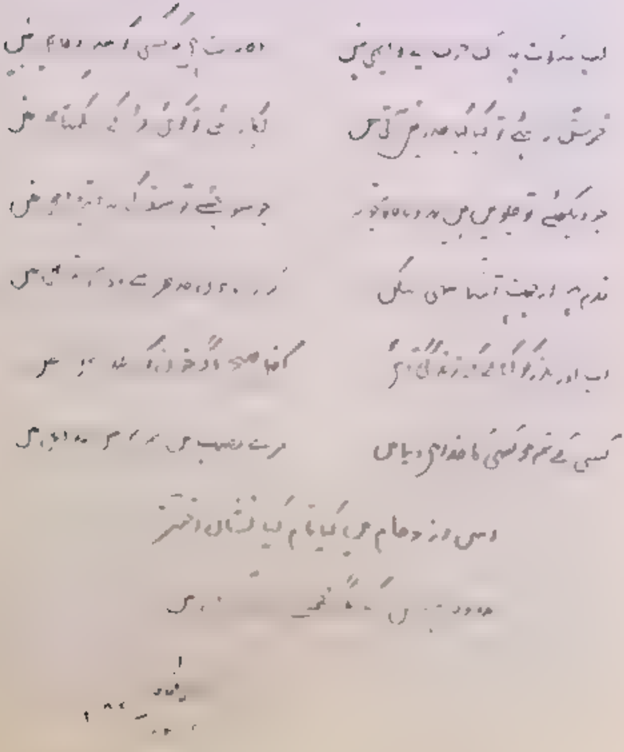

اختر سعید خاں

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... کوٹھی میں دیا گیا

کمرہ میں داخل کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

... در کوچہ بار رسوا شدیم

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]   [illegible] کی سزا ہوں

خبر یہ تیرے پاؤں کے کانٹے سنے نہیں — [illegible]

اے دشتِ جنوں گو [illegible] — [illegible]

چمن آرائی تھی جس کا شیوہ — مری راہوں میں کانٹے بو گیا ہے

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — محبت کی حیات مختصر کچھ [illegible] ہے

بہت تجھے ہی ہر لمحہ نقش [illegible] — سکونِ لمحہ حاصل مجھے ملا ہی نہیں

[illegible] — [illegible] رہا ہے عشق کو توفیق آدمی

[illegible] — [illegible] عشق ہوئی ہے

[illegible] — [illegible]

وہ ایک لمحہ جو ہی گرفت میں نہ آسکا — [illegible] قریب سے گزر گیا

یہ جو ملتی ہے تیرے غم سے غمِ دہر کی [illegible] — دل نے تصویر سے تصویر اتاری ہوگی

غمِ جہاں میں غمِ دل شمار ہو کے رہا — یہ فیصلہ بھی سرِ کوئے یار ہو کے رہا

[illegible] — [illegible] مجھے

[illegible] عجیب ہے — [illegible] عجیب ہے

[illegible] — [illegible] عجیب ہے

اک [illegible] — [illegible] گفتگو کرتے [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

جلا کے تیرہ شبی کا جواب ہے تُنے — بجھے چراغ تو ہم آفتاب لے آئے

[illegible]

مدت سے باہر تھے خدا جانے کیا ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کدھر نکل آئے کون سی یہ منزل ہے

[illegible]

[illegible]

ہم ادھر سے چمن ہی کو نہیں آئے تھے

[illegible]

[illegible]

کہیں کسی سے ہمارا کھو گیا کیا
کسی آنکھوں نظر آتا نہیں کچھ
مجھے ہر بات پر جھٹلا رہا ہے
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
جو آج سامنا ہوا میں زندگی سے ڈر گیا

کسی کو کیا کہ ہم کو ہو گیا کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
جیسے سب [illegible] زندگی کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زندگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آخر کار زندگی خاک اڑا کے رہ گئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
زندگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — خدا کرے کہ محبت کی تاب سے آئے

[illegible] — وہی ہوا کہ ہیں اک اضطراب سے آئے

[illegible]

[illegible]

تنہا تو زمانے سے تم جیتے نہ ہم جیتے — [illegible]

اس جانِ تکلم سے جب کھل کے ہوئیں باتیں — پھر جا کے [illegible] انداز کلام آیا

نہ کبھی ایک گھڑی بیٹھو میں — تم بھی لے یار سہارا رکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

کس بات پہ شرمسار ہو تم — [illegible]

[illegible] — اب میری طرح سے تو بھی چپ ہے

جب بھی بیٹھے ہوئے خود کو صدا دیتا ہوں — کوئی آواز مری آواز ملا دیتا ہے

[illegible] نسبت — [illegible]

نہیں موقع پہ پرسش غم کا — دیکھیے دل دکھا بات بھی

[illegible] — [illegible] بھی

تصویر بنا تیری آرزو کی — بگڑے بھی تو شاہکار ہیں ہم

[illegible] — [illegible]

لکھی تھیں [illegible] بہار کی بات — [illegible]

[illegible] — [illegible]

چھوڑے دشت کو بیٹھے تھے وہ کس کے سہارے — [illegible]

آنکھ تیری [illegible] دل [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — کبھی کبھی مجھے [illegible] کیجیے

[illegible] — سب گزر [illegible] کیجیے

ایک سے حسن و عشق [illegible] — [illegible] شبنم

ایک ہی رنگ [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

کون در چھوڑے [illegible] کسی کے در پر — ختم ہو جائے گی تہذیب [illegible]

کس قدر [illegible] زندگی — یہ تو [illegible] نہیں

[illegible] — [illegible]

صرف حسرت [illegible] کوئی [illegible] نہیں — [illegible] نہیں

[illegible] — [illegible]

ختم کب [illegible] کبھی [illegible] حیات کی — [illegible] ہو گئی

کہاں تک [illegible] — [illegible]

[illegible]

تم تو ہر آرزوئے زندگی شرمائے ہے

[illegible]

چپ ہو گئے دل دکھ کے

[illegible]

ایک آہٹ ... ایک ... دیکھو

[illegible]

[illegible]

ہم نے دیکھے ہیں پر آشوب [illegible] دل کا
[illegible] دیدۂ مشتاق کو لے دست جنوں

[illegible]

یوں تو [illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 115767

[illegible]

[illegible]

[illegible] — سکوت ہے مدعا نہیں ہے زباں بے التجا نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

کس پیکر جمال کی ہے دل کو جستجو — تصویر ذہن میں ہے نہ صورت نگاہ میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تجھ سے شکوہ تو نہیں مجھ کو مگر غور کر تو — [illegible]

[illegible]

بہت نزدیک سے گزرا ہے کوئی — شرار جستجو ہے خون رگ جاں

دیکھوں تو قفس کی تیلیوں سے — آئے کہ گئے بہار کے دن

[illegible]

[illegible] — آدمی جب نشۂ غم سے گزر جائے ہے

[illegible]

انہیں کی یاد سے کچھ روشنی رہی دل میں — جو لمحے تری محبت میں رائیگاں گزرے

[illegible]

ترا جمال کہ خوابیدہ روح جاگ اٹھی — ترا شباب کہ آنکھوں میں نیند بھر آئی

[illegible]

[illegible] — کوئی آتا ہو تو سمجھتا ہے کہ وہ آئے ہیں

[illegible]

تم کبھی پورے نہیں ہوتے ہیں — خوب وہ بھی تو حسیں ہوتے ہیں
لگ کچھ ایسی گئی ہے دل میں — جیتے ہیں خاک نہیں ہوتے ہیں

[illegible] آنکھوں میں ڈوب گئے — [illegible]
[illegible] — لیکن تم تو [illegible] سے تم کو دیتے ہم
[illegible] — [illegible] شکستہ پائی سے
کبھی [illegible] — [illegible]
[illegible] — وہ [illegible]

وہ چہرہ [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] عشق کو — [illegible]

[illegible] — [illegible]

جب [illegible] — [illegible]

[illegible] — جب [illegible]

اب [illegible] — [illegible]

[illegible] — عشق [illegible]

[illegible] — [illegible]

کوئی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

کون [illegible] آرزو — اب [illegible]

[illegible] آنکھوں میں — [illegible] حقیقت کیا ہے

نہ بیا اور دانش ، جی کا عذاب ___ بہد نو تر نی بشارت کیا ہے
نشہ سا میں ذیب ہم تم سے پہ لوگ نہ دیں الزام بہت ___ ان کے بھی قید ہے غم تھے ہم کو بھی تجھے کا ہے بہت
مت تجویز سوتھا یہ مجھے جو اسے کیسے ___ تو سے میرے پیہ تک میں آئیں سیکھے
بلا تھی ساعت اول سے انتظار کی شام ___ نہ جانے ترتیب ذرا غم کیا ہے

••

افتخار عارف

افتخار عارف

عکسِ تحریر

غزل

یہی مسندِ ہندوستان و سیستاں بہانہ ہے
گرِ کلاہِ امیر سرِ آستانہ ہے

یہی دبدبہ، یہی طنطنہ، یہی طمطراق
اسی طمطراق کی ٹھوکروں میں روانہ ہے

مرے سر پہ خاک اڑا رہی ہے مری ڈھونڈ
تجھے سوز آئے دل اسقدر ہی ترانہ ہے

وہ بات جس سے مرا جھے مری جان زار
وہی بات کہہ کے کہ ادائے حرص زمانہ ہے

وہی خوف جس سے لرز رہا ہے مرا وجود
اسی خوف کو ... دعائے شبانہ ہے

مرا رزق ہی مرے سب مرض ہے دوا سے ہی

ذرا جسم کے ہر تارِ و بال دہم و دانہ ہے

افتخار عارف

[illegible]

نمونۂ کلام:

[illegible]

[illegible]

تم سے بچھڑ کر زندہ ہیں

[illegible]

... آنے لگی دنیا تو کہا دل نے کہ جا

[illegible]

اک یہ وہ منکشف ہوا ایسا کہ ساری عمر

[illegible]

... خاک سے خوشبو آتی ہے

... بچھڑنے کی سزا ہی ہے

[illegible]

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا
یہ کون بول رہا تھا خدا کے لہجے میں

کسی اہلِ تجربہ کی بددعا ہے کہ خود سری کا قصور ہے
یہ جو بات ذہن کے گرد بس گئی ہے تو کوئی بات ضرور ہے
میں تیر [illegible] کے ہوا کے زد پہ جو آ گیا ہوں تو غم نہ کر
میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ہاتھ پہ ایک قطرۂ خون ہے

لوگ پہچان نہیں پائیں گے چہرہ [illegible]
اب نہ بدلے تو بدل جائے گا عنوان

چمن کے نام و نسب [illegible] سیاست کیا
جہاں زندگی میں تو قیر [illegible] ہی حاجت کیا
تمنا کی آگ سے پھر رہی ہے شہر بشہر
ستمگر زمانہ میں محو کیا ماری قوت کیا

تمہی کی صحبت میں [illegible] شگفتہ [illegible]
وہ قرض [illegible] ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

یہ تیرے میرے چہرے کی مسند بیاں سے گلی
[illegible] جیسے [illegible] ہوا کا ملک ہے
بلند ہاتھوں میں زنجیر ڈال دیتے ہیں
عجیب رسم چلی ہے دعا نہ مانگے کوئی

[illegible] خدا مجھے [illegible] پر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

وہی پیاس ہے وہی دشت ہے وہی گھرانا ہے
مشکیزے سے تیر کا رشتہ بہت پرانا ہے
صبح سویرے رن پڑنا ہے اور گھمسان کا رن
راتوں رات چلا جائے جس جس کو جانا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
میری برکت والی مٹی مجھے بلاتا [illegible]

[illegible]
یہاں مسجدوں کی ارزانی بہت ہے
[illegible]
گھر بیوں میں ویرانی بہت ہے
[illegible]
[illegible] بہت ہے

شکستہ [illegible] بھی گئے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
وہی پہلی سی ارزانی سرِ بازارِ پندار
[illegible]
بدلتے موسموں کی دھول ہوتے راستوں تک
[illegible] کیا ہوئے؟
[illegible] وہ ساعتیں
[illegible] کی رسم کیسے ختم ہو گئی!
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ذرا آب و ہوائے شہرِ جسم و جاں دوامی
[illegible] عظمتِ غالب سلامت
[illegible]

[illegible] دیکھتے ہیں
بکھر چکے ہیں بہت باغ و دشت و دریا بھی
تمام خانہ بدوشوں میں مشترک ہے یہ بات
پھر اس کے بعد جو ہونا ہے ہو رہے سرِ دست
[illegible]
سنا ہے کو بکو جو میں ہے تہمتِ حرف

[illegible] ساحل کچھ بہت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ ساری عمر انتظار کرنے والے کیا ہوئے؟
وہ ایک پل شمار کرنے والے کیا ہوئے؟
[illegible]
وہ لمحۂ ابد شکار کرنے والے کیا ہوئے؟
[illegible]

مرا ہر حرف دامن گیر رہنے کے لیے ہے
وہ سارا شہر بے تعبیر رہنے کے لیے ہے
جو ساری عمر بے تعبیر رہنے کے لیے ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ اعجازِ کلامِ میر رہنے کے لیے ہے
باقی تو اک وہی تحریر رہنے کے لیے ہے

[illegible] دیکھتے ہیں
اب اپنے [illegible] دیکھتے ہیں
[illegible] کو پلٹ کے دیکھتے ہیں
[illegible] دیکھتے ہیں
[illegible] دیکھتے ہیں
[illegible] دیکھتے ہیں ••

غلام ربانی تاباں

غلام ربانی تاباں   پ ۱۵ فروری ۱۹۱۴ء

عکسِ تحریر

غزل

رہ گزر ہو یا مسافر نیند سب کو آئے ہے
گرد کی میلی سی چادر اوڑھ کے سو جائے ہے

رنجشیں ہی رنجشیں ہیں دوریاں ہی دوریاں
آرزو جادو کے صحرا میں مجھے دوڑائے ہے

میری آشفتہ سری وجہِ شناسائی ہوئی
مجھ سے ملنے روز کوئی حادثہ آ جائے ہے

یوں تو اک حرفِ تسلی بھی بڑی شے ہے مگر
اب تو لگتا ہے دعا بے آبرو ہو جائے ہے

زندگی کی تلخیاں دیتی ہیں خوابوں کو جنم
تشنگی صحرا میں دریا کا سماں دکھلائے ہے

کس طرح دستِ ہنر میں بولنے لگتے ہیں رنگ
دور سے دادوں کو ناداں کون سمجھا پائے ہے

(محسن بھوپالی [illegible])

غلام باقی تاباں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غزل کہتے رہے۔ میری غزلوں کا پہلا انتخاب [illegible] میں نقوش ادارہ شائع ہوئیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. FREEDOM STRUGGLE

THE ROLE OF CENTRAL LEGISLATURE IN FREEDOM STRUGGLE

2. THE RISE AND GROWTH OF ECONOMIC NATIONALISM IN INDIA
By Dr. Bipin Chandra

3. ECONOMIC HISTORY OF INDIA, PART I AND PART II
By R.C. Dutt

GAZETTEER OF INDIA, VOL.II (HISTORY AND CULTURE)

SOME ASPECTS OF MUSLIM ADMINISTRATION
By Dr. R.P. Tripathi

HISTORY OF FREEDOM MOVEMENT IN INDIA, VOL.II
By Dr. Tara Chand

8. NATIONALISM AND COMMUNAL POLITICS IN INDIA
By Dr. Mushirul Hasan

۱۹۷۰ء میں صدرِ جمہوریہ نے پدم شری کے اعزاز سے نوازا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انتخابِ کلام

[illegible]

اک چراغ اور سر رہگذر باد بھی — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — حیات تم نے کبھی کو [illegible] پائی

[illegible]

[illegible] — [illegible] مسافر کہ [illegible] جائے

[illegible] — [illegible] ہوتا ہے

[illegible]

[illegible] — کون میرا قاتل ہے کون چارہ گر میرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — بدل بدل دیے آداب آرزو میں نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں کہ آوارہ کسی موج صبا کی صورت — [illegible]

آنسوؤں سے کبھی [illegible] کو نسبت نہیں — ہنسی جائے تو کچھ اور بکھرتی جائے

کس کو پڑی ہے کون بتائے کسی کو غم
پڑ مصیبت آپ اٹھائے ہوئے ہیں ہم

چند [illegible] سے ملا نہ چند زخموں کے سوا
زندگی کی راہ میں کیسے سحر تک [illegible]

ترتیب ہی تو ترتیب تھی زندگی کی زندگی
سوچئے تو یک مشت [illegible] تھا

میں جی [illegible] کسی موت تو تشبیہ [illegible]
مرے سکون کو تم اضطراب بھی سمجھو

[illegible] فرد [illegible] ہی [illegible] استوں کے [illegible]
وہ پیچ و خم ہی کسی پیچ و تاب بھی سمجھو

کیا خبر تھی ہوئے جب عیسیٰ صفتوں کا
میری ذات [illegible] ہوئی میری نظر بھی

تمام دانش و حکمت کی [illegible]
سوال پہلے ہوئے [illegible] جواب میں ہوں گے

[illegible] کی قید بھی [illegible] قید تھی
مجھے [illegible] گیا [illegible] ذہن میں پھر گئی

شکستہ ہوں تو کسی عہد کی [illegible] میں
عیسیٰ [illegible] ہے وہ نہیں

سکوت [illegible] سکوت [illegible]
[illegible] جیسی رہتی تھی [illegible] رکھے

جس میں مرتے ہی رہتے ہیں ہائے [illegible]
کسی کو یک [illegible] سے دشمنی کیا تھی

[illegible] کی باتیں [illegible] شکایت کیوں
برسے [illegible] کی شہادت تھی بے رخی کیا تھی

وحشت میں [illegible] کا قصہ ہے کیسے
[illegible] چھپائے کیسے کوئی شہر تو ہوگا

[illegible] میں تو میں سے [illegible] سے ہوا
کوئی منظر ہی [illegible] نظر تو ہوگا

چارہ گر [illegible] ہے اس جراحت کیسے
[illegible] میں [illegible] بھی ہے

دل کے [illegible] نکل جائیں جراحت کیسے
سفر [illegible] تنہائی تو ہے

مصلحت [illegible] دل کی [illegible]
حسن [illegible] تنہائی تو ہے

مفت بدنام ہوئی [illegible] گلستاں میں
جس کو [illegible] کبھی مل جاتا ہے

اک تصور ہے کہ ہے خواب [illegible]
[illegible] محبت [illegible] جاتا ہے

چراغ [illegible] کے جلتے [illegible]
سکوں کی [illegible] کے لئے [illegible] ہے

جواب [illegible] خوشگوار ہوتی ہے
[illegible] کوئی [illegible] ہے

بات یہ بھی [illegible] کا تجربہ [illegible]
کسی کو نیند [illegible] ہو کسی کو خواب ہے

پھرا [illegible] کسی سوچ میں ڈوبے [illegible]
[illegible] بستی میں ہوا ہے

بکھری ہے مری خاطر ایک عجب سی
ہر سمت کے پتھر پہ کوئی نام لکھا ہے

احباب سلامت ہیں تو پھولوں کی کمی کیا
ہر چند بہت روز سے شہروں کو جلا ہے

کبھی یہ لگا ہے درد سے دل نے صفا پائی
کبھی کہ تیز نشتر تھا رگ رگ میں اتر آیا

چمن کی صبح کھلنے میکدے کی شام کرنے
بڑا عجیب سلسلہ دل گزشتہ سفر آیا

کبھی یوں بھی ہوا ہے زندگی کے تور خوشبو میں
ہوا کا رنگ بکھرنے کے لیے دست ہنر آیا

یہ مٹی کا سب کچھ ہے فراز تماشا ہے جب
[illegible] نہ سر آیا نہ در آیا

قربتیں ہی قربتیں ہیں دور و دل بھی دور یہاں
آرزو چاند کے محور پہ بجھے دیا ہے

میری آشفتہ سری وجہ شناسائی ہوئی
تجھ سے ملنے روز کوئی حادثہ آتا ہے

یوں تو ہر حرف تسلی بھی ذرا سی ہے مگر
یہ فن سے ہو نہ آبرو ہو جاتا ہے

کس طرح دست ہنر میں ہوئے تیشے میں رنگ
ہر [illegible] کو تو [illegible] کوئی تجھے پاتا ہے

○

ہر ستم لطف ہے دل خوگرِ آزار تو ہو
پھر کسی تیر نے مجھے غم سے مری جاں نکلے

دشتِ صحرا کے کچھ آداب ہوا کرتے ہیں
کیوں بھٹکتے ہوئے یہ سایۂ دیوار نکلے

بادۂ شوق سے لبریز ہے ساغر میرا
کیسے دل کا تجھے زحمت [illegible] نکلے

کیوں ترے درد میں خود دم نہ ہو اے دل تجھے
ترے پیمانہ بھی جرم سے [illegible] نکلے

موج شب کیا موجود نے [illegible]
دیکھئے کب ہوتی صبح کے [illegible] نکلے

بے شوق سے میکدہ منزلِ دار
کوچہ [illegible] نکلے

یوں تو ہر گام پہ غمخوار ہے میں تنہا ہوں
جو مرے [illegible] نکلے

○

مجھ سے درد کو عجب زحمت جانو
ظرف کی بات ہے تم اس کو مسیحا جانو

[illegible]
پھول کھل جائیں تو زخم کا سراپا جانو

تم نے کب دیکھے وہ لمحے جو گزرتے ہی نہیں
درد کی رات کسے کہتے ہیں تڑپ کر جانو

وقت بے درد سہی ساقی بے فیض سہی
[illegible] صبح جانو

یوں تو ہر جلوہ رنگیں کو تماشہ سمجھو
ساقی محفل میں اگر [illegible] تماشا جانو

عشق کرنا ہے تو آداب وفا بھی سیکھو
[illegible] تو جینے کا سلیقہ جانو

دل میں خوں گشتہ تمنا کے سوا کچھ بھی نہیں
[illegible] سمجھو [illegible] جانو

کیسے گزرے گی مراحل سے سفر کے [illegible]
[illegible] جانو

ہر موڑ کو [illegible] رہ گزر رکھو
بیٹھے ہوئے [illegible] سفر رکھو

[illegible] کو [illegible]
دل [illegible] جنوں [illegible] سحر رکھو

غم [illegible] احتساب ابھی
[illegible] رکھو

[illegible] گزر [illegible] زنجیر کا قیاس
[illegible] کبھی جنوں کا اثر رکھو

میری متاع درد [illegible]
[illegible] سے معتبر ہو

دانشوران [illegible] سے مشورہ
[illegible] کو زیب سفر رکھو

آنکھ [illegible] کیجیے
وقت [illegible] ہوئے ان کے ستم کیا کیجیے

یوں تو سرمایۂ جاں [illegible] دل کا خلوص
دل [illegible] کرم کیا کیجیے

[illegible] میں [illegible] کی طرح
[illegible] کیا کیجیے

[illegible] پیار سے [illegible] ساعت دل کو
[illegible] کیا کیجیے

کون [illegible] ہم آزادہ مزاجوں کا سراغ
[illegible] نقش قدم کیا کیجیے

حسرت دیدہ [illegible] لب
[illegible] کیا کیجیے

التفاتات [illegible]
[illegible] غم کیا کیجیے

[illegible]

○

کھلیں کھلیں نہ کھلیں [illegible] / [illegible]

[illegible] جیسے [illegible] / عجیب حادثہ گزرا [illegible]

حیات [illegible] حقیقت [illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] حیرت سے / [illegible]

کبھی [illegible] / [illegible]

نشاط و غم کے [illegible] / عجیب لطف تھا [illegible]

○

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / اک نظر دیکھ لو تو صاحب محفل کی طرف

[illegible] / [illegible]

یاد آتا ہے وہ انداز تجاہل اے دوست / [illegible]

ذکر آیا تھا [illegible] / [illegible]

○

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ کہہ دیا کرتے ہیں لوگ
خامشی بھی ایک طرزِ گفتگو ہے دوستو

تاک میں صہبا، گلوں میں بو، صبا میں پیچ و خم
سب کرشمہ سازئ ذوقِ نمو ہے دوستو

دل تو دیوانہ سہی لیکن ہوس کا کیا علاج
ہوش کا دامن بھی محتاجِ رفو ہے دوستو

ہر قدم پر جل رہے ہیں راہِ الفت میں چراغ
ہر قدم پر نقشِ پائے جستجو ہے دوستو

کوششِ عرضِ ہنر ظاہر ہے تاباں کی غزل
اور در پردہ کسی سے گفتگو ہے دوستو

تھکے ہیں قافلہ مسافر سفر ہے کیا کیجے
ابھی درازئ کشش رہگزر ہے کیا کیجے

جنوں پہ قیدِ طلب بھی بہت گراں ہے مگر
جبیں نواز ترا سنگِ در ہے کیا کیجے

چمن میں کوئی نشیمن رہے رہے نہ رہے
بہار موسمِ رقصِ شرر ہے کیا کیجے

بڑا عجیب یہ آوارگی کا رشتہ ہے
غبارِ راہ بھی ہم سفر ہے کیا کیجے

تمام عمر شکستوں سے دل کو کام رہا
خلوصِ شوق رقیبِ اثر ہے کیا کیجے

شکایتِ ستمِ روزگار لاحاصل
غمِ حیات سے کس کو مفر ہے کیا کیجے

ہنسے تھے عقل کی دیوانگی پہ کل تاباں
مگر وہ خود بھی تو آشفتہ سر ہے کیا کیجے

حرفِ تعزیر میں موردِ دشنام نہیں
کچھ بھی خوش ہوں کہ ترے شہر میں گمنام نہیں

دل گزرگاہِ خزاں ہے نہ گزرگاہِ بہار
ایک بے تاب سکوں جس کا کوئی نام نہیں

اب حقیقت پہ فسانے کا گماں ہوتا ہے
میکشی عام ہے اور تشنہ لبی عام نہیں

اتنا آساں نہیں میرا مٹانا ظالم
فکر و احساس بھی جو ہر نظر میں اک دام نہیں

اہلِ الفت کو زمانے سے شکایت کیوں ہو
ورنہ کچھ درد ہے تہمت نہیں، الزام نہیں

بات بھی کرتے ہیں فطرت کے مناظر تاباں
چاندنی کیا ہے اگر چاند کا پیغام نہیں

○

سنگ و خشت کو تو بک [illegible] ہیں بکتے
[illegible] سے اس کو کبھی نہیں بکتے

[illegible] سے تعمیر ہیں جس نے لذت جراحت کی
[illegible] خشت ہوں [illegible] نہیں بکتے

بات شرف [illegible] ہے زندگی کی [illegible] میں
[illegible] سفر نہیں بکتے

کوئی کیسے سمجھے [illegible]
[illegible] حسرت کو [illegible] نہیں بکتے

[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہرگز نہیں بکتے

زندگی کا ہر منظر [illegible] ہے
[illegible] نہیں بکتے

[illegible] بستی کے [illegible] دیکھنے والے [illegible]
[illegible] نہیں بکتے

○

[illegible] جیسے [illegible] سی ہوتی ہے
زندگی [illegible] سی ہوتی ہے

پھر بھی ڈھونڈے ہیں [illegible] ہوتی
نیند کے [illegible] سی ہوتی ہے

لوگ [illegible] سمجھے
[illegible] سی ہوتی ہے

زندگی کا ہر منظر جیسی [illegible]
[illegible] سی ہوتی ہے

[illegible] کتنی [illegible] میں بھی
[illegible] سی ہوتی ہے

[illegible]
[illegible] کچھ [illegible] سی ہوتی ہے

○

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

رہتی ہے ... سے شدت کی زندگی ... ہو کے ... سب سے جائیگی
... سے ... مستفاد کیجیے زندگی لاتی تھی اک دن اور قضا لے جائیگی

صحر کے بعد بھی ... سحر نہیں ہوتی ہوائے دشت محبت معتبر نہیں ہوتی
یہ اختلاف رہے گی کب تک زندگی کے لیے وہ جس کے ثبات سبھی بے ہنر نہیں ہوتی
سنے گا کون ... کہیں ... سے کہیں ... سفر نہیں ہوتی
یہ اور بات ہے پھر کوئی حادثہ ہو جائے مسافروں سے ہے خسارہ گزر نہیں ہوتی
عجیب بات ہے ... یقین ... گم ... بھی ہوتی ہے منزل جدھر نہیں ہوتی
چمن میں جشن ... کیسے کہتے اگر سیاست ... دستر نہیں ہوتی
... کرتی ہیں ... کی گھروں کو حاجت دیوار و در نہیں ہوتی
جہاں ... کا ... طلب کی رات میں سحر نہیں ہوتی

سلف ... کا رشتہ ... کا رشتہ
دست جیسی ... بھی ... ... خوں سے ہوا رشتہ
... حالات ... مکافات ... ٹوٹ بھی جاتے ... کا رشتہ
سوچیے تو سبھی ایسے ہیں کوئی غیر نہیں ... کا رشتہ
... رنگ و بو ... خانہ زادوں سے ... کا رشتہ
بھولا ... نہیں آج بھی دل سے ... کا رشتہ
کیا کریں ہم زمانہ کی شکایت ... درد سے رکھتے ہیں ہم لوگ سدا کا رشتہ

لبوں کی ... حدیث شوق بھی کیا کہے کارگر نہ سہی

ہمارے سر کا ہو سنگ دشت میں ہوگا
کسی کا گھر تو ہے آخر خدا کا گھر نہ سہی

قدم قدم پہ زمیں پھر بھی کھل گئے ہوں گے
جنوں کی راہ بہاروں کی رہ گزر نہ سہی

عجیب بات کوئی زندگی سے [illegible]
کہیں تو [illegible] [illegible] نہ سہی

وہی حیات کی شورش نمو کا ہنگامہ
گلی گلی نہ سہی تو ہے ایک دشت [illegible] سہی

کبھی ہم جس کو نفس ساز [illegible] تمام
کسی کا خواب پریشاں سہی [illegible] نہ سہی

دریا تھا یا سراب دھندلکوں میں کھو گیا
ایک آسرا تھا وہ بھی سپرد شام ہو گیا

پھر یوں ہوا [illegible] کھلے دل کے [illegible]
ویرانے لگ کے دشت چمن زار ہو گئے

موجوں کا [illegible] تھا نہ خدا بھی تھا
اب کیا بتائیں کون سفینے ڈبو گئے

دیوار و در پہ لکھی ہیں کتنی کہانیاں
صدیوں کا درد شہر کی تہذیب ہو گئے

گزرے ہیں محتسب باغ میں رقص ترے کے بعد
[illegible] صاحب [illegible] کا آستاں ہو گئے

تاباں شراب خانے میں کچھ دوستی رہے
مسجد بھی ہو گئی ہے [illegible] بھی ہو گئے

••

معین احسن جذبی

معین احسن جذبی　　(پ۔ ۲۱ اگست ۱۹۱۲ء)

عکسِ تحریر

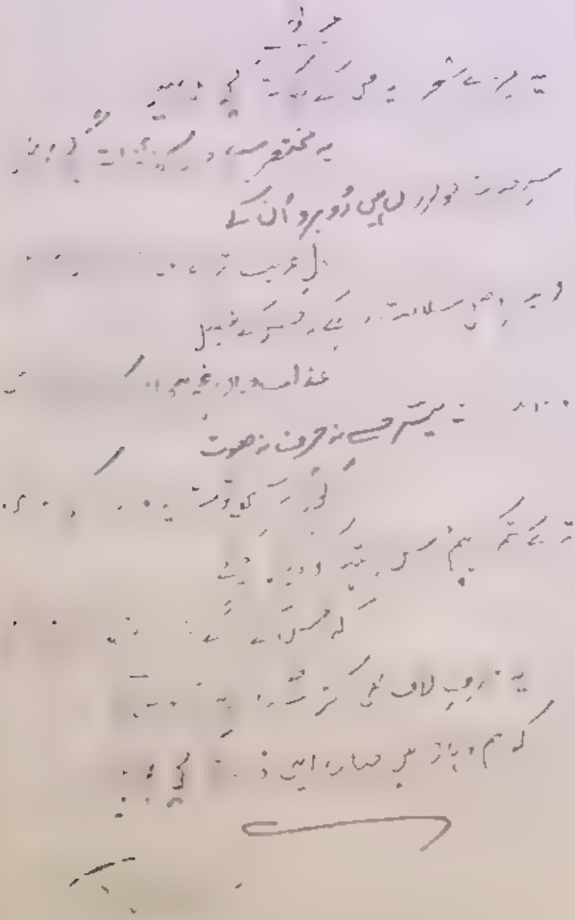

معین احسن جذبی

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں تو ہم ہندوستان نے دیکھا ہے [illegible]

[illegible]

مگر ان درختوں کے سائے میں اے دل
[illegible]
ہزاروں برس سے یہ سمٹے ہوئے
یہ ہیں آج بھی سرد بے حال بے دم
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

آج اک [illegible] — [illegible] ہے
ایک سودائی [illegible] — [illegible] ہے
اک [illegible] — اک [illegible] ہے
[illegible] — عشق [illegible] ہے

[illegible] — [illegible] تو دیکھ
[illegible] — [illegible] تو دیکھ
[illegible] — [illegible] میں تو دیکھ
عشق [illegible] — [illegible] میں تو دیکھ
[illegible] — [illegible] تو دیکھ
[illegible] — [illegible] تو دیکھ
[illegible] — [illegible] تو دیکھ

مجاز کے ساتھ اور دوسرے ترقی پسند شعرا سے بھی ہم لوگ گورسلطان کے کو بھی پڑھتی جانتے تھے۔ (فیض پہلی بار ۱۹۴۴ء میں آئے تھے)۔ وہاں ترقی پسندوں کی ایک سرپرست بیگم سلطان مجیب ادب پرست تھیں وہ بہت تھاگاتی تھیں۔ بہت ہی معمولی شکل وصورت کی عورت تھیں لیکن بہت ہی پرخلوص۔ اس سے ہمارے مجاز بہت متاثر تھے۔ ہمارے ایک اور دوست تھے سید سبط حسن، نواب یار کے سامنے میں، وہ بھی ساتھ عشق والے تھے۔ پھر ایک محفل میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ سردار جعفری نے پوچھا، گورسلطان تم کس سے محبت کرتی ہو؟ کہنے لگیں: سید سبط حسن سے۔ مجاز کو بہت اپرنشن ہوا۔ اس دور میں تو وہ مجیب جان تھے۔ وہ جیسے عاشق ہیں تھے اس سے زیادہ پوز کرتے تھے۔ وہ میرے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ گورسلطان نے آنکھیں بڑھا چکی تھیں اور وہ انھیں دامن کرکے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا ایک رنگ جا رہا تھا۔ اور مجھے احساس ہو رہا تھا کہ یہ حسرت آنکھوں میں کچھ کہہ رہے ہیں نوجوانی کا زمانہ تھا۔ ۴۰-۳۹ تک تو یہ سب تماشے ہوتی رہتی تھیں۔ اسی طرح ایک بار ... نے میرے قریب آنے کی کوشش کی لیکن بہت پہلے ان مسئلوں سے گذر چکے تھے ہم۔ جب انھوں نے خط پر خط بھیجنا شروع کیا اور ریشہ دانی شروع کیا تو وہ نظم وجود میں آئی جس کا مطلع ہے ؎

بیتے ہوئے دنوں کی حلاوت کہاں سے لائیں
اک میٹھے میٹھے درد کی راحت کہاں سے لائیں

یہ ۵۰ء کی بات ہے۔ پوری نظم سن لیجیے ؎

ڈھونڈیں کہاں وہ نالۂ شب تاب جاوداں
تہ آگہی کی صبح حقیقت کہاں سے لائیں

کھائیں کیسے دل کی نزاکت کا ماجرا
خاموشئ نظر کی شکایت کہاں سے لائیں

ترکِ تعلقات کا موجب ہے احتمال
بیگانگی میں قرب کی لذت کہاں سے لائیں

افسردگیِ ضبط الم آج بھی سہی
لیکن نشاطِ ضبطِ مسرت کہاں سے لائیں

ہر فتح کے غرور میں بے وجہ بے سبب
احساس انفعال ہزیمت کہاں سے لائیں

آسودگی لطف و عنایت کے ساتھ ساتھ
دل میں دبی دبی سی قیامت کہاں سے لائیں

وہ جوشِ اضطراب سے کچھ سوچنے کے بعد
دستِ دعا میں رنگِ ندامت کہاں سے لائیں

ہر لحظہ تازہ تازہ بلاؤں کا سامنا
نا آزمودہ کار کی جرأت کہاں سے لائیں

ہے آج بھی نگاہِ محبت کی آرزو
پر زہر بھی کسی نگاہ کی قیمت کہاں سے لائیں

سب کچھ نصیب ہو بھی تو شورشِ حیات
تجھ سے نظر چرانے کی عادت کہاں سے لائیں

[illegible]

نہ کہیں امن کا ساقی نہ کہیں امن کا جام

[illegible] — نہ کہیں امن کا مطرب نہ کہیں امن کا ساز

[illegible]

[illegible] — آج کی شام نہیں جذبۂ احساس کی شام

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]

کچھ دل کو محبت میں مٹنے کا خیال آیا — کچھ تیرے تغافل نے کی حوصلہ افزائی

[illegible]

اک حرف لب تک نہیں کھلتے [illegible] — یہ نام ہوگا غمِ روزگار [illegible]

[illegible]

○

[illegible]

ایک تبسم فرنگ [illegible] — عشق [illegible]

[illegible]

ال جبر کے [illegible] — [illegible]

ایک مریضِ نیم جاں ایک مریضِ خستہ جاں — [illegible]

[illegible]

○

[illegible]

[illegible]

۱۹۵۳ء

○

[illegible]

○

جسے آج نغمہ سمجھتی ہے دنیا [illegible]
جسے سازِ دوراں پہ گانا نہ آیا [illegible] جائے
[illegible]
[illegible]

○

[illegible]

[illegible] کچھ بھی [illegible]

کیا کچھ کہا [illegible] دن رات [illegible]

ملے [illegible] اس کو بھی [illegible]

کیا جانے کب [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہیں

اسے کاکل گیتی! ہم تجھ کو جس طرح سنوارا کرتے ہیں

کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

جب [illegible] کچھ گوارا کرتے ہیں

بیتے ہوئے دنوں کی حلاوت کہاں سے لائیں

ڈھونڈھیں کہاں وہ [illegible] کا جمال

سمجھیں کیسے دل کی نزاکت کو [illegible]

ترک عشق [illegible] جس سے [illegible]

افسردگی ضبط [illegible] آج بھی [illegible]

ہر فتنہ کے [illegible] دیکھنے [illegible] سبب

آسودگی لطف و عنایت کے ساتھ ساتھ

وہ جوشش اضطراب پہ کچھ سوچنے [illegible]

ہر لحظہ [illegible] تازہ [illegible] کا [illegible]

ہے آج بھی نگاہ محبت کی آرزو

[illegible] کچھ نصیب ہو بھی تو [illegible] شورش حیات

اک میٹھے میٹھے درد کی راحت کہاں سے لائیں

[illegible] کی [illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] کی [illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] کہاں سے لائیں

لیکن نشاط [illegible] مسرت کہاں سے لائیں

[illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] کی قیامت کہاں سے لائیں

[illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] کی [illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] نگاہ کی قیمت کہاں سے لائیں

[illegible] کی [illegible] کہاں سے لائیں

[illegible] کچھ بھی نہیں

[illegible] حیات [illegible]

اک بات [illegible]

ترے ستم کی [illegible]

ہر حرف [illegible] بھی [illegible]

یہ [illegible] مری کائنات کچھ بھی نہیں

ترے [illegible] کچھ بھی نہیں

کوئی [illegible] وہ بات کچھ بھی نہیں

کہ [illegible] کے آگے [illegible] کچھ بھی نہیں

[illegible] کچھ بھی نہیں

یہی سوچ ہوں [illegible] تو جیوں
[illegible] تو جیوں
[illegible]
[illegible]

[illegible] تو جیوں
[illegible] تو جیوں
[illegible]
[illegible] تو جیوں

وہ مرا سحر وہ اعجاز کہاں ہے لانا
میرا ٹوٹا ہوا وہ ساز کہاں ہے لانا
میں تھکا ہارا تھا اتنے میں تو آئے دل
ان وہ [illegible]

میری [illegible]
اک ذرا [illegible] تو جیوں
کسی متوالے [illegible]
لیے دو چار [illegible] تو جیوں

تم سے کچھ کہنے کو [illegible] کی جگہ
آنسوؤں [illegible] گفتگو [illegible]
میری آنکھوں میں [illegible]
میرے [illegible] وقت کا [illegible]

کیا کیا میں نے زمانے میں نہیں جب کا جشن
[illegible] تو جیوں
میرے ہونٹوں کو بھی [illegible] صداقت کا غرور
[illegible] تو جیوں

حسن نعیم

حسن نعیم

[illegible]

غزل

مٹ گئے سب داغ، داغِ عشق نمایاں رہ گیا
گر گئی دیوار لیکن اس کا سایہ رہ گیا

اک سمندر رو چکا ہوں، ایک صحرا جل چکا
پھر بھی آنکھوں میں کہیں پہ ایک دریا رہ گیا

کون مجھ سے پوچھتا ہے اور اتنے پیار سے
کام کتنا ہو چکا ہے ... اور کتنا رہ گیا

یوں خلا میں آنکھ پھیرے ہر طرف دیکھا کیے
آسماں میری طرف اک عمر تکتا رہ گیا

مرثیہ ماتم سا کرتے جو تھے [illegible] علیم
عمر بھر ظلمت کی وحشت میں دیا وہ رہ گیا

عبد العلیم
۲۲ مئی ۱۹۸۵ء

حسن نعیم

[illegible] زندگی

[illegible] بیشتر افراد [illegible] ولی کی تہذیب

[illegible] گفتے تھے [illegible] بہت استعداد

[illegible] کسی تعلیم یافتہ [illegible] پہنچ گئے تھے۔

[illegible] سید محمد [illegible] منجھلے چچا سید [illegible] کے بعد

دیگرے [illegible] سنبھلے [illegible] میں شادی کرتے

بس گئے۔ اپنی کارگزاری [illegible] دونوں [illegible] قومی اور

[illegible] منتقل ہو گئے تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] انتقال ہو گیا اور کچھ پریشانیوں کا

[illegible] کا آبائی مکان تھا اس کے

[illegible] سال کی عمر

[illegible] دو بھائی سید

[illegible] انتقال کے بعد

[illegible]

[illegible] میری [illegible] میں لکھوا دیا گیا سکے

[illegible] کے بعد منجھلے بھائی سید محمد لے

[illegible] اضافہ کر دیا۔

[illegible]

مشکل سے [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] تھے۔

[illegible] [illegible] تھے۔

[illegible] [illegible]

غرض [illegible] [illegible] تھے۔

غرض [illegible]

[illegible] لیکن ان کی موجودگی کا [illegible]

[illegible]

[illegible] میں شامل کر لیا [illegible] تحقیق [illegible]

علیگڈھ کے دوران قیام میں نے تازہ [illegible] کا مطالعہ [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible]

[illegible] لیکن [illegible]

[illegible] میں علیگڈھ سے [illegible]

[illegible] حلقوں میں مقبول ہوئیں لیکن [illegible]

[illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
بڑا سرور کا ہے اور دوسرا ایم ۔ اے کر چکا ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو کر باقی زندگی خدمت علم و ادب کو [illegible] ۔ [illegible] خارجہ سے مستعفی ہو کر [illegible] [illegible]
سے [illegible] وابستہ ہو گیا ہیں [illegible] کا [illegible] کر گیا [illegible] کے [illegible]
[illegible] مستقل [illegible]
میں [illegible] ہو گیا ۔ [illegible] حسب معاش [illegible]
[illegible] سے گذر رہے ہیں ۔

[illegible] غزلوں کا پہلا مجموعہ [illegible] ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا [illegible]
مجموعہ [illegible] شائع ہو [illegible] مجموعہ [illegible] غزلیں [illegible] کے نام سے ترتیب
پا چکا ہے انشاء اللہ [illegible] میں شائع ہو جائے گا ۔

[illegible] نظموں کے علاوہ میں نے [illegible] مختلف [illegible] بھی [illegible] ہیں جو سب [illegible]
ہو چکی ہیں انھیں ایک مجموعہ کی شکل میں ترتیب دینا [illegible]

[illegible] ادھر [illegible] ممبئی میں مقیم ہوں [illegible] کے نام سے [illegible]
کرنے میں [illegible] ۱۹۸۱ء [illegible] کے ذریعہ [illegible] مدت [illegible]
کرنے [illegible] مجموعے چھپنے پر [illegible] شروع ہو جاتا ہے ۔

انتخاب کلام

آنسوؤں کے قحط میں — سید حسن نعیم

[illegible]
نظر کی آنچ سے کھلتے ہیں پھول وحشت کے
دیار فن میں جہاں منزلیں بھی [illegible] ہیں
وہ کب غزل ہے کب تک [illegible] گا
[illegible]
میں [illegible] کی جستجو میں تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] مجھے [illegible]

انہیں قریب [illegible] لکھیو
[illegible] لکھیو
[illegible] لکھیو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جس کو جانا ہمنوا، وہ کھو گیا بازار میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لے گئے ہمسائے سب چیزیں در و دیوار کی
[illegible]
[illegible]

نہ کیا اک واہمہ جس شخص کو اپنا کہا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مگر جو راہ لگائے گا [illegible]
مجھ کو آ کے مرے عیب کی خبر دے گا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مجھ کو خط لکھنا تو یہ بھی لکھنا
تم نے کھو کے مجھے پایا کیا پایا

سب سے جدا ہو کے دیکھیں تو حسن
دل و اسباب کما کر سب گیا

اس سے پہلے کہ دفن ہو جاؤ
وادیِ فن میں کچھ تو بو جاؤ

میر و سودا کی پیروی سے نعیم
کچھ تو اسباب میں بھی جوڑ دو

کچھ نہ تھا اپنی گرہ میں ان کی خوشبو کے سوا
صبح تک کلیوں کی بستی سے گزرتے

حسن کا دربار بھی ... ہے نعیم
اپنے خوابوں کا خزانہ ترک ہم کر چلے

جاری ہے حکم قتل بلا مہر و دستخط
ہم اپنے سے قلم تو ہو گئی ...

سب سے حسین ملک ہے خوبرو کی سرزمیں
سب سے نادر کہ شہر ... جدید ہے

قبضے میں جس کے خط کا فردوس ہے نعیم
تہ خانۂ خواب کی گویا کلید ہے

ایک بھی حرف نہ تھا خوش خبری کا لکھا
نامۂ وقت ملا ... کسی کا لکھا

ایسے کتنے ہی لوگ مکان جب ان میں
نام وہ ... پر ہے مگر نام اسی کا لکھا

موجۂ اشک سے بھیگی نہ کبھی نوک قلم
وہ نہ تھی یہ کبھی درد دنیا کا لکھا

کوئی جدت تو کوئی حسن غزل کچھ
مرثیہ جب بھی کوئی ... قاصدی کا لکھا

بات شاید یہ سمجھ لی ... زمانے کو
قصہ ہر چند حسن کو بجلی کا لکھا

ملا نہ کام کوئی عمر بھر جنوں کے سوا
تمام عیش میسر رہے سکون کے سوا

لگی وہ آگ کہ دیوار و در بھی چٹخ گئے
کوئی فقیر نہیں گھر میں اب ستون کے سوا

پڑی وہ دھوپ کہ سب رنگ اڑ گئے پتے
کھلا نہیں ... کوئی سرخ ... خون کے سوا

ہر ایک فن کی بندش و جزو دل سے نعیم
کہ شور و غلغلہ ... موج ... کے سوا

کسے بتاؤں کہ وحشت کا فائدہ کیا ہے
ہوا میں پھول کھلنے کا قاعدہ کیا ہے

ہمزاد نے کہا تھا کہ جھوٹ ہارے گا
مگر یہ دیکھیے اپنا مشاہدہ کیا ہے

میں نکل جاؤں گا اپنی جستجو میں ایک دن
بزم یاراں میں خیال ... بیٹھے گی

بہار باغ تمنا ہے آرزو مندی
اگر نہ جسم ... دیدۂ تر بھی

اتنی تیزی تو فرہاد کی قسمت ہو نعیم
حاکم وقت بدل جانے تو بہتر ہے

دبے جیسے کہ جیسے آفتاب [illegible] گا
یقیں کرو [illegible] آئے گا

شبِ ستم کو اٹھائے گا جو سرِ نیزہ
وہ شہ سوار مرے ہم رکاب آئے گا

نشانِ فتح کسی دن [illegible]
[illegible] جواب [illegible] تو [illegible] گا

یہ پست قد ہے [illegible] بلند قامت ہے
نگاہ [illegible] سے

چلا تھا میر کے پیچھے سخن کی وادی میں
[illegible] کی [illegible] ہے

* * *

پہن کے دوست بھی نکلے لباس [illegible]
[illegible]

* * *

[illegible] ہوں
[illegible]

ہزار مجھ سے الگ [illegible] مجھ سے جدا ہوں
کبھی [illegible] گا

ابھی اپنی ذات میں قید ہوں [illegible]
[illegible]

* * *

ابھی شبابِ عشق کا [illegible] منصب [illegible] بھی نہیں
[illegible] بھی نہیں

[illegible] جیسی تھی [illegible] اشک رواں کی صورت
[illegible] امکاں سے [illegible]

* * *

وہ دیار جستجو کے [illegible] کی جان ہے
[illegible] کی [illegible] سے

کس [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] کی صحبت میں بھی [illegible]
[illegible] ہے

* * *

سونے میں تو [illegible]
[illegible] سے

آتا ہے وقت شام [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] کا حسن خواب [illegible] میں گفتگو
[illegible] ہے

میرے لہو کو [illegible]
وہ [illegible] ہے

* * *

وہ [illegible]
وہ [illegible] ہے

[illegible] دل میں [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] حسن
[illegible] ہے

* * *

[illegible] سا [illegible] ہے
[illegible] ہے

[illegible]
[illegible] آنکھوں میں [illegible] ہے

ہم گئے جس شجر کے سائے میں
اس کے گرنے کا احتمال ہوا

بسکہ وحشت تھی کار دنیا سے
کچھ بھی حاصل نہ حسب حال ہوا

جس عمل پہ فخر تھا مجھ کو
[illegible]

[illegible]
[illegible]

تیری تصویر جیسی [illegible]
[illegible]

[illegible] شرح آرزو [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

وہ سراسر مہر ہے اخلاص ہے تہذیب ہے
[illegible]

خوش نصیبی ہے ہوا یوں وارث [illegible]
[illegible]

مجھ میں کیسے [illegible]
[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]
کوئی بازار میں ہر روز بکے تو دیکھے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اگر اڑان ہو اونچی تو برا [illegible]
[illegible]

[illegible]
ہنسے تو اور فسردہ دکھائی دیتا ہے

[illegible]
اب اس کا حسن بھی پردہ دکھائی [illegible]

[illegible]
اپنی سب روداد [illegible]

[illegible]
[illegible]

کیا سمجھ کے مجھ سے الجھے ہیں حسن لیل و نہار — آپ [illegible]
مدت ہوئی غزلوں سے گیا شور گلستاں — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] کوئی بھی [illegible] حسن [illegible] — [illegible] حسن [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

یہ ہنر کا کبھی ستارا ہے نہایت منحوس — [illegible] اپنا سمجھ
رکھنے کا [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
موسم سیلاب آیا ندی نالے بھر گیا — [illegible]
کیسی [illegible] — [illegible] گیا
وحشت [illegible] — [illegible] مکاں میں تھا
[illegible] — مرنا [illegible] جینے [illegible]
[illegible] — [illegible] دلوں کا [illegible] تھا
مجھے بھی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — جو [illegible]
[illegible] — [illegible] میں [illegible]
جب ہوا میں [illegible] کرتی [illegible] تھی — [illegible] دل کا [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] کس [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] کے آگے مجھے [illegible] ہے

[illegible]

شبیہِ ماہ لیے آسماں سے اترا ہے — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک دنیا میں اپنے اندر ہوں — اس قفس کی فضا سے باہر ہوں

حاصلِ صد سفر ہے [illegible] — پہلے دریا تھا، اب سمندر ہوں

خس کی مانند [illegible] — [illegible] سے بے گھر ہوں

سر سے پا تک لہو ٹپکتا ہے — آپ اپنی انا کا منظر ہوں

پھر عبرت ہے یہ جنم میرا — اگلے وقتوں کا میں پیمبر ہوں

[illegible] — اس زمانے میں سب سے کمتر ہوں

[illegible]

[illegible] دنیا کی آگ میں — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نقشِ قدم [illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] کاغذ کے [illegible] میں — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو [illegible] بھی — [illegible] طلب کی شکست [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] بھی ایک [illegible] — [illegible]
[illegible] حسن [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] عشق میں [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — اردو کے [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] شیشے میں [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
کیا [illegible] کوئی صحرائے [illegible] — [illegible]
[illegible] خوشبو [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] تمام چمن [illegible] — [illegible]
[illegible] جنوں [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] دیکھ [illegible] — وہ چہرہ [illegible]

کردو دفن کہ مقتل ہو مر ونچی ہو — لہو سے حاکم پہ دستے کو قتیب رہ کے
جب تک شعور عشق ہے پیکر جہاں ہے — زندان آرزو سے نکلنا محال ہے
ہر لمحہ اضطراب ہے، ہر حرف انتشار — دل کا بیان ہے جو دنیا کا حال ہے
کوئی تنہا نہیں دنیا میں مگر درد وفا — جس کے بعد ترے آنسو نہ روئی وہ کمی
کٹتا جیسے نوک سناں لیے شب روز پر گزرا تھا — شب ذہن میں تمام ہی ذہنوں کا سماں بھی
اک متی کا وہ گھر تھا جس سے اٹھتا ہے دھواں — جس جگہ یہ سدرہ ہے حسن کا بازار تھا
رنجیدہ کا بیٹھنا ہے کل جو تھا ہزار دل نقش — سارے ہنگامے کا دعشت بنا ہی کردار تھا
جاگے تمام عمر کہ یہ سونگاہ تھی — دنیا سے حبیب کی آرام گاہ تھی
یہ دن کو بے طریق کا تحفہ عزیز تھی — نہ مانے جس وہ روز جو دنوں کی راہ تھی
نہ وہ ملا نہ کوئی آرزو ہے اس کی — مری طلب کہ یہ جان یا مگر سبب
ان دونوں کے درمیان کچھ بھی چاہیے — مجھ جیسے کسی سے تازہ ہو بھی چاہیے
بس جینے آرزو میں زندہ رہنے کے لیے — آدمی کو یہ بتانا ہے کہ خدا بھی چاہیے
خیمہ و خواب نے اندھے سے قریب رکھا — زیبا کی سمت بھی ہوٹے تو بس ہو میں رہے
غرض تمہی سب کی نوا بستہ نام میہ تھا — یہ سنے ناز ستم دوراں بھی چرم یہ الحق
مری تھا ضد نے کیا دونوں کو چپ کے مگر — بھنورے نکلنے نکلنا بھی کام یہ تھا
شہر دریا نہ سنو کتب ساحل کو پڑھو — ہر کسی کا یہ تقاضا ہے مرے دل کو پڑھو
اس نجہ گاہ میں اک دفتر حیرت ہے وہیں — قیمت علم سکائی ہے تو حب جاں کو پڑھو
کتنے دانے کہیں منصف وقت بدلتے ہیں — قتل ثابت ہے اگر صورت قاتل کو پڑھو
ایک مٹو خط کوئی ہے جو سب سے جدا — آنکھیں روشن ہوں جو اس زندہ تمنا کو پڑھو
یہ چھٹی تھی کہ تشت دل کا پیغام ملا — سو گئے خوب کی دنیوں میں جو آرام ملا
ڈھونڈتے رہتے شب روز میداں کے قدم — کوچۂ رقیب میں بے وسے کے شیٰ کا کام ملا
پا چپ اہ تھا مگر راہ میں وہ دعا بھی — تھک کے تعظیم سے شہد اداکام ملا
ہم نے تیری نہیں حبس روز مناشرت — اک پیار بھی نہ سے کا ہمیں کبھی ملا

سلسلے جہاں کی سے کیا امکان مل گیا ___ بوسے چمن کو راہ میں طوفان مل گیا

[illegible] ___ میں چلا [illegible] تک جسم کا سایہ گیا

[illegible] ___ [illegible]

یہ دل کہ قصبۂ گم نام سے مشابہ ہے ___ ترے قدم سے ہے معروف شہر کی مانند

[illegible] ___ انتظار روشنی میں اپنا [illegible] پھیلا

[illegible] ___ [illegible]

خواب کی راہ میں آئے نہ در و بام کبھی ___ اس مسافر نے اٹھایا نہیں آرام کبھی

[illegible]

[illegible]

پیکر ناز پہ جب موج حیا چلتی تھی

[illegible]

میری نگاہ کرد حقیقت ہے مشتِ فن ——— آتش زنِ شفق ہے محبت میں ہوا ہے تو بے

ریے نور کو بکھیر نہ خود وف نہ ہو ——— بہت دیا تو مجھے موتی وصال نہ دیا

نہ دن نہ رات نہ اس کا کوئی حساب مگر ——— یہ دور زیست کسی طور سے سنبھال دیا

محبوب کی تصویر ہی طرح کھینچی ——— میرے ہنر کو بس پشت میں نے ڈال دیا

قصیدہ کہتے ہیں محبت میری بھی ——— ہر ایک حرف ہو صاحب ذوق سے

رہائش شانی غم سے کبھی کتاب خوب ہی ——— ورق ورق پہ کھلا برگ مدح بھی

زمیں سے پھوٹ پڑ جیتے ہو نام ——— نگوں میں دوڑ پڑی آتش تب کچھ سے

کہاں سے ڈھونڈ و موتیوں کی تو سیکھی ——— جو دیکھیے تو نہ تھی برق آتش بجھے

پہنچ تو جا تا سر خیمہ روف آباد ——— مگر بے سمت قدم تیر پہ جھت

قصبۂ شہر میں ہے آگ کا حد فاصلہ بر پا ——— کون سی شاخ پہ چڑھ کر یہ سطر دیکھوں

کوچہ ویراں ہے ستون موج رحمت کہ ہے ——— کیا دکھا ہے جو مکینوں کا میں رستہ دیکھوں

مجھ کو یہ رنگ میں وہ شخص بھلا کتا تھا ——— اس کو خود دیدہ و دل موتی کہ بستہ دیکھوں

قطرہ سے ہے بادہ رات ہو خوشی کا طلب ——— مجھ پہ کیا بیت گئی بات سنا تو ہوگا

کبھی تسخیر کرو مجھ سے جو تھی تب ہے ——— تیرے آنچل کا کوئی رنگ بنا تو ہوگا

یہ محبوس ہو شخص تو جب ہے تو تیری ——— سو کھی ڈالی کو بھی گلشن میں ہدف سکتا ہے

بتا نہیں کہ وہ ہے کا رنگ تھا کیا تھا ——— ہو تو ڈے کے جینے وہ ڈھنگ تھا کیا تھا

کل ٹری ہے میری روح کیا ہے ہے ——— سبھی عشق محبت دل پہ تنگ تھا کیا تھا

ہوا ہے وقت کہ ایسے تو جیو دیکھیں ——— یہ اپنے حق کا بھی ملنگ تھا کیا تھا

تیرے کتنے چمن در کھلے ہیں ——— وہ جب پر رنگی تو سہا تھا رنگ تھا کیا تھا

مکتب یاد ہو نہ حرف حرف پڑھتے ——— ہر وقت پڑھتا ہے بھلے دعا سے

بیتے تھی سماں بھی جو بطنوں کا تھا ——— جس پڑھتے تھے تھا اک شخص دو پہرے

کیسے بتائیں کہ عمر کے سفر کو خود وقت بیتے گئے ——— کہاں سے آب رواں کو مڑ کے یاد بہار لائے

ڈھونڈو تو صرف آپ ہے شعر کہیں نہیں ——— جلتا ہے دل کہ غم کا سرا پا کہیں نہیں

شعر کا ہے وہ خواب، رسولوں کی آرزو
تم جس کو ڈھونڈتے ہو وہ دنیا کہیں نہیں

سامان صد چمن کھلا اٹھائے ہوئے ہیں ہم
وہ کارواں بہار جو ترا کہیں نہیں

ہر کس ورق کو چھپا ڈالیں دکھ ڈسا کون صاحب
کسی حبیب نے مانگی ہے زندگی کی کتاب

گیا تھا دشت سے ٹھوکر سمندروں کی طرف
وہاں بھی تشنہ نصیبی وہاں بھی ریگ سراب

رکھیے بچا کے اپنا دفینۂ حسن نعیم
غم کو لٹائیے زر و مال کی طرح

اب خدا جانے تجھے بھی ہے حق کہ نہیں
لوگ لیتے ہیں مرا نام ترے نام کے بعد

وحشت بیانی ہے میری عہد حاضر کا جنوں
بن چکے ہیں مجھ سے پہلے دیدہ ور سوالوں کے نشاں

کتنے شکووں کے دیے جلتے رہے بجھتے رہے
یوں رتجگا سہی یہ میں رات بھر سوتا رہا

سچ تو یہ ہے کہ ابھی دل کو سکوں ہے لیکن
اپنے آوارہ خیالات سے جی ڈرتا ہے

تمام روز بھولا غم یار ذرا سا جنس کر
مسکراتے ہوئے لمحات سے جی ڈرتا ہے

جو بھلا کہہ بے کہو صاف شکایت ہی سہی
ان اشارات و کنایات سے جی ڈرتا ہے

وہاں یقین کہ خود ہی کہیں گے حرف جنوں
یہاں یہ فکر فضا سازگار ہو تو کہیں

●●

خورشیدالاسلام

خورشید الاسلام　　　　دیپ، ۱۹۱۹ء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خورشید الاسلام

[illegible] ہیں [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

۱۹۲۸ میں دلی سے [illegible] اور ۱۹۴۵ میں علی گڑھ سے [illegible]

[illegible] طالب علمی کے زمانے ایک مضمون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۹۴۵ء میں [illegible] ۱۹۵۳ء تک علمی زندگی کا ایک [illegible] سکتا ہے

[illegible] بلکہ یہ سمجھیے کہ [illegible] میں
ایک مسلسل ذہنی کیفیت میں [illegible] رہی ہیں۔
خدا کا شکر ہے [illegible]
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] میں [illegible] حیثیت سے گئی۔ ۱۹۵۷ء
[illegible]
[illegible] امید [illegible]
قبول [illegible]

[illegible] مجھے [illegible]
کوئی [illegible] مجھے کسی قسم کا [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] طبیعت سے ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] قدرت [illegible] قسمتی [illegible]

[illegible]
[illegible] بتایا [illegible]
[illegible]

[illegible] تسلیم [illegible] محبت [illegible]
[illegible] تھی [illegible]
[illegible]
[illegible] اس عالم میں [illegible]
مبارک [illegible]

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]

جو غم سے [illegible] ہے — وہ ہر جگہ ہے زمانے میں [illegible] ہوا سا ہے
یہ کیفیت ہے شاداں رہے کچھ نہ کہے — کہ دل ہے [illegible] داغ شور تبسم
جو سے دل پہ بس میں گر [illegible] تھی — وہ لوگ بھی جب [illegible] اتر جائیں تو کیا ہو
وہ سادہ دل میں [illegible] زنداں ہوتا — وہ مرگاں ہیں کہ [illegible] ڈھو گئے
ذوقِ یقیں کی حسنِ مروت کی [illegible] — جو کچھ دکھ سے [illegible] دیکھئے جیسیں
[illegible] ثبات — پھر بھی حساب سود و زیاں دیکھئے جیسیں
یہ رنگ و بوئے گل [illegible] میں لیکن — لب [illegible] سے مرا شوق سوگوار آیا
چراغ جلتے ہیں بجھتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں — تمام کاروبار [illegible] یوں تمام ہوتے ہیں
[illegible] کبھی تو [illegible] جان سنئے — کہ حرف [illegible] جو سنتے ہیں بہت مبہم ہے
آسماں تو ڈھلکے [illegible] زمیں تک آیا — [illegible] گردش روزگار سے آگے نہ گئے
[illegible] اہل بزم [illegible] — [illegible] کشتہ کے سر پہ دھواں رہے
[illegible] غم ہے کہ [illegible] شراب — گرہ سے پیر مغاں [illegible] الجھتا ہے
تمام عمر [illegible] تاب میں گذری — کہ [illegible] کا تھا درد [illegible] کا
کہاں ہے [illegible] کہ لطف [illegible] کے پیے — ہم اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں ہاتھ قاتل کا
[illegible] محبت [illegible] تمنا ہے — وہ شاخ گل [illegible] قفس میں ہے
وہ زخم [illegible] ہو گیا [illegible] — شعور کی [illegible] ہے [illegible] ہے کم
ہم ہیں تمام [illegible] — تو بھی نہیں ہے حشر کی [illegible] ہے کم
[illegible] — [illegible] شوق شہادت عزیز ہے
[illegible] خرابی میں [illegible] — [illegible] نہایت عزیز ہے
ہم [illegible] جو ابر کی [illegible] — [illegible] ہوتا ہوتا
[illegible] سے ہم — زندگی بھر [illegible] کو گراں کرتے رہے
[illegible] بے حس [illegible] — [illegible] آگ میں تپ کر جواں نکھرتے ہیں
کفر کے شہر کو [illegible] آتے ہی جب — قصۂ غم تو نہیں ہے کہ سناتے جائیں

دیکھتے ہیں [illegible]
[illegible] میں سے

کسی سے [illegible] خوشی [illegible]
[illegible] رہتے ہیں

[illegible]
[illegible] رہتے ہیں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] ہم

[illegible] شب میں [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] زندگی [illegible]
زندگی [illegible]

[illegible] میں [illegible] جیسے
[illegible]

زندگی شاید [illegible]
زندگی شاید [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] جیسے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] ایک [illegible]

[illegible]
[illegible] جیسے [illegible]

کسی [illegible]
[illegible] ہاتھ میں [illegible] نہیں

سانس [illegible]
[illegible] میں جیسے

[illegible] ایک [illegible]
لذت [illegible] شورش [illegible] میں جیسے

[illegible]
[illegible] میں جیسے

دیکھا [illegible]
[illegible]

غزلیات

یہ رات ہے کہ نئے خواب رنگ تن جاگے
مگر یہ جی تو دیکھو ہو رہا کہ چمن جاگے

مجھے مجھے رہا کب تک بس اب یہ شیشے پہ پھیلا دو
ہو جیسے نقش مہکے ترے بدن جاگے

تمہارے لئے مدت سے نہ زباں سے اور دل تک
کوئی ایسی غزل چھیڑو کہ ہر داغِ کہن جاگے

ہو گئے ہیں شب سے یہ دل تجھ کو ترے
ذرا بہ تب کھو کہ گل کی انجمن جاگے

کوئی ایسی بھی ساعت ہو کوئی ایسی بھی شب لے
کہ میری حسرتیں ہوں تیرا بانکپن جاگے

جو یہ آرزو ہی رنگ سے اندر سے ٹوٹے
کہ ترے شانے پہ سر رکھو تو بستر کی شکن جاگے

تب تیسم زمی ہے درد اندر تن دیکھیں
حجابِ شوق گہری ہے تکن اندر شکن جاگے

بدن تھک جائیں تو ہم میں آنکھیں یہ ہو
گلے سے لگ کے یوں ہوں چمن اندر چمن جاگے

عجب حال دیکھا ہے تری کا قدر نے
جوانی خط اُبھرے غزالاں ختن جاگے

یہی تمنا گری ہے جی کا ... ہر ...
کہ جب غنچے کا دل ٹوٹے تو گل کا پیرہن جاگے..

بیہودہ ہے تو ہم یہ بیتے ہیں تم پیتا ہے زندگی
جیسے پینے سے نئے دل ... جاگے

بہت دنوں سے بدن کی تھکن بہت ہے یہاں
کہ یہ سینہ میں درد سخن بہت ہے یہاں

نبھی تو دم یہ گرست بھی ٹوٹ رہی ہے
کہ عہدِ تعلق چمن در چمن بہت ہے یہاں

ہم نہیں ہے سب خشک ہیں تو آنکھیں ہم
کہ دو رش دوش پہ یار سخن بہت ہے یہاں

یہ کیا سبب ہیں ٹوٹی انجمن سے میلیں
کہ ذکرِ منزل کو درد کفن بہت ہے یہاں

نہ ہم ... نہ ... نہ ...
بشر کے دستے دل کا چمن بہت ہے یہاں

ستم کشوں کو تو مستحق ہی نہ تھی زمانہ — ستم گروں سے یہ [illegible] محبت ہے یہاں
تمام عمر [illegible] سے [illegible] غم سے — [illegible] کفن محبت ہے یہاں
مے کی خلد نعمتیں [illegible] کے عیش [illegible] — [illegible] محبت ہے یہاں
کسی حبیب کا حرفِ [illegible] غنیمت ہے — کسی [illegible] محبت ہے یہاں
کسی کی آنکھوں میں شفقت کا [illegible] — کسی کے [illegible] محبت ہے یہاں

افسردگی میں شدت غم کیوں ہے تم بتاؤ — [illegible] آنکھوں میں نم کیوں ہے تم بتاؤ
جو جاگ کے [illegible] سوتے ہیں [illegible] — [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
شاید یہ بتکدہ سے [illegible] — [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
ٹپکا نہ کرتے ہوئے آنکھوں میں تم گئے — خون [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
مانا کہ تیغ تیز تھی [illegible] کا پیٹ [illegible] — فتح [illegible] شکست غم کیوں ہے تم بتاؤ
جوم میں [illegible] کے گرد [illegible] کشتی [illegible] — گردن [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
ہر دم [illegible] کیوں ہے [illegible] — [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
مشرق میں دھواں اٹھتا ہے [illegible] دمبدم — مغرب میں ابر و باد [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
قد جس کا [illegible] شبی [illegible] — اس کو کسی [illegible] سے رم کیوں ہے تم بتاؤ
ماں [illegible] کیوں [illegible] — [illegible] گرم قدم کیوں ہے تم بتاؤ
ہاں [illegible] کیوں [illegible] — [illegible] صنم کیوں ہے تم بتاؤ
[illegible] کے [illegible] — [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ
خوشبوئے گل [illegible] — [illegible] کیوں ہے تم بتاؤ

[illegible] — [illegible] کبھی [illegible] دیکھ
[illegible] — [illegible] کسی [illegible] دیکھ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ پیچ و تاب [illegible] وہ حوصلوں کا خمار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نفس کا وجد [illegible]
[illegible] آپ گم رہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لذت جسم سے اعصاب ہو آرامیدہ
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہر گام بھٹکتے جائیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو نے میں توڑ [illegible] [illegible]

دست دعا [illegible] کتاب و قرآن کھول کے یہ ہم بیٹھے ہیں
[illegible] بیٹھے ہیں

[illegible]
[illegible] بیٹھے ہیں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] بیٹھے ہیں

وہ اندھیرا تھا کہ گم ہو گئی ہر راہ صواب
[illegible] بیٹھے ہیں

کاش یوں ہوتا کہ دنیا میں اکیلے ہوتے
[illegible] بیٹھے ہیں

ساقی فاروقی

ساقی فاروقی [illegible]

عکسِ تحریر

حسن

وقت اس پہ یہ ہوا تھا تم جس دیار میں تھے
ایک میکدہ سا کھلا تھا ہم تو بہار میں تھے

ان سے پیار کیا اس پر [illegible] دار کے
اس پر ہم کیا [illegible] آواز [illegible]

پر قبیلے کے پیر [illegible] خود دار کے [illegible]
جو [illegible] کا اظہار ہوتے [illegible] سارے [illegible]

[illegible] صبح [illegible]
تمام قدم [illegible] پردہ [illegible]

حسن نے خوب [illegible] غسل کیا اور آگ میں رقص کیا
[illegible] اختر [illegible]

٦ ٦/٨٦ ٦

ساقی فاروقی

[illegible] لیمونہ پروگرامنگ (لندن)۔

[illegible] میں ابھی لکھتا ہوں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible] معلوم ہے۔

میں [illegible] نہیں [illegible] مجھے معلوم [illegible]

[illegible]

جوں جوں [illegible] ہوتی جاتی ہے [illegible]

[illegible] تو یہ کائنات کیا خوبصورت

جگہ ہے، مگر افسوس کہ یہاں اتنی [illegible] نہیں ہے ـــــ ضرورت [illegible] کہ ہم اپنے آپ کو اپنے دور کے [illegible] سے [illegible] کو دیکھنے کی کوشش کرتے [illegible] شاید [illegible] ہو۔

انتخابِ کلام:

(ہر غزل سے ایک شعر)

وہ [illegible] سب جانتے ہیں ـــــ تبسم کی [illegible] نکلا

تیری [illegible] کیسی ـــــ میری آنکھوں میں [illegible]

میں [illegible] دشت [illegible] ـــــ تو [illegible] بادل سے [illegible]

مجھے [illegible] ہوئی ـــــ میں اس [illegible] بھی [illegible]

وہ منتظر ہوں [illegible] ـــــ [illegible] دیتی ہے [illegible] مجھے

[illegible] دشت [illegible] ـــــ جیسے خدا [illegible]

[illegible] نہیں ہے ـــــ [illegible] اک دن

[illegible] کے سامنے ہیں ـــــ وہ آنکھیں [illegible] اک دن

[illegible] محبت سے ـــــ جس [illegible]

[illegible] ـــــ جسموں کی [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible]

مجھے خبر تھی [illegible] ـــــ [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] ـــــ [illegible] دست [illegible]

[illegible] ـــــ [illegible]

مجھے [illegible] ـــــ [illegible] مجھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجھ کو مری شکست کی دہری سزا ملی — تجھ سے بچھڑ کے زندگی دنیا سے جا ملی

[illegible]

شہروں شہروں گھوم [illegible] — [illegible]

[illegible]

بیکار اس کے واسطے آنکھیں ہوئیں تباہ — یہ لوگ آنسوؤں سے گرفتار کب ہوئے

اس نے نظر انداز کیا مجھ کو [illegible] — بس میں کوئی حقیقت کا پہلو بھی ہوتا ہے

میں پیاس کا صحرا ہوں ترسنے کے لیے ہوں — تو کالی گھٹا ہے تو برس کیوں نہیں جاتی

[illegible]

ایک دوزخ تھا میرے سینے میں — جس سے چہرہ مرا منور تھا

وہ ہم گریزی ہے [illegible] بدحواس ہیں — ہم چیکوں میں جان تو مردہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی تمنا کیوں ہے — [illegible]

[illegible]

ہم تنگ نائے ہجر سے باہر نہیں گئے — [illegible]

[illegible] — جاں [illegible] نہ ہوئی [illegible]

یہ جو اب موجیں [illegible] وہ طوفان لے کا اب دن — مجھے بھی نہ کھینچ کا اس دل نہ تجھ میں کمند [illegible]

[illegible] نہیں جس تو تب [illegible] نہ ہو — [illegible] شہر میں — [illegible] ہوں

ابھی اپنے سے یہ بھی بھول کے دیوار نہ دیکھ — [illegible] وہی نقش ہو [illegible]

[illegible] سب تھے [illegible] — ایک خیال سے دشت بھی ہے

[illegible] — [illegible] جب سامنے [illegible] دے

[illegible] — وہی وہ بھی خاک [illegible] میں [illegible]

[illegible] بس پڑی تھی — [illegible] شام کے دیار میں نہ تھا

[illegible] — [illegible] میں شعلے جمع کرتا تھا

[illegible] ہنگاموں میں رہے — دیکھتے دیکھتے چہرا کوئی پیدا ہوگا

[illegible] قیمت کا اندازہ ہوا — یہ ستارہ ہند کی تہذیب سے پیدا ہوا

[illegible] دیواروں پر — اتنی دھوپ [illegible] سایہ [illegible]

[illegible] افسوس کی [illegible] ہے — اس اندھیرے میں کوئی [illegible] جلے

وہ [illegible] اب [illegible] اختیار چلے — یہ سب [illegible] سے [illegible] دیا

[illegible] میں [illegible] — [illegible] بازگشت ہے [illegible]

وہ رقص [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] ہیں — تیرے خیال میں رحمت شراب جیسی ہے

[illegible] ستارے نے بتایا ہے مجھے — [illegible] اور یہ سوگ [illegible]

[illegible] تو یہ دل بھی [illegible] کا — [illegible] ابھی [illegible] عذاب [illegible] ہے

[illegible] شکستوں کا [illegible] بھی تو ہے — [illegible] آدمی [illegible] بھی تو ہے

[illegible] جدائی [illegible] تھی تھی — وہ منتظم [illegible]

[illegible] میں [illegible] شعلوں [illegible] — جس میں جل جل کر [illegible] آگ [illegible]

فاصلے کا [illegible] سب — [illegible] دوریاں چلی گئیں

[illegible] بیٹھا ہوں جس طرح سے [illegible] — [illegible] میں [illegible] ہیں

[illegible]

میں ایک لمحہ مفرور ہوں، دوام جیسے
بہت دنوں سے مرا وقت میں قیام نہیں

[illegible]

غزلیات

○

گریہ [illegible] آنسوؤں کے بس میں نہ تھی
یہ کائنات محبت کی دسترس میں نہ تھی

[illegible] آگ میں دو سرو عمر جلتے رہے
کسی امید کی لو شعلۂ نفس میں نہ تھی

دلوں میں اپنے عجب تھے دو خواہشیں چند یہ
مرے لہو میں تری [illegible] میں نہ تھی

ہم اجنبی کی طرح ایک دوسرے میں رہے
رہِ فرار کوئی، خوف کے قفس میں نہ تھی

ہمیں ملال رہے گا کہ ابتدا کی تلک
تعلقات کے [illegible] تری دسترس میں نہ تھی

○

میں تیرے ظلم دکھاتا ہوں اپنا [illegible] کرنے کے لیے
مری آنکھوں میں آنسو ہیں تری آنکھیں تو اپنے لیے

محبت سے ہوا منسوب مگر آتش خانہ سا جلتا رہا
یہ سوچتا ہوں میں ڈوب کے [illegible] لیے

وہ یاد کے [illegible] موتی بکھرنے [illegible]
[illegible] تھی تو مجھے [illegible] لیے

آج اپنے زہر سے کاٹ دیا سب تعلق اپنے خلوص کا
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] لیے

لکھنے سے [illegible] اب بھی [illegible] ہو [illegible] شعلہ ہو
میں جلتے جلتے [illegible] ہوا جب [illegible] لیے

○

لوگ تھے جن کی آنکھوں میں [illegible] نہ تھا
میں جس شہر سے [illegible] میں [illegible] نہ تھا

[illegible] کے [illegible] تھے [illegible] سے تھی
اور مجھے یہ رنج وہاں [illegible] کوئی نہ تھا

[illegible]
وہ بھی دھیان میں آیا جس کا سایہ کوئی نہ تھا

[illegible] سب [illegible] میں [illegible]
بس اک جی کو [illegible] تھی مجھ میں ورنہ کوئی نہ تھا

[illegible] تھا [illegible] بھی [illegible] تھے
میں جس خواب میں تھا اس میں دروازہ کوئی نہ تھا

●●

سردار جعفری

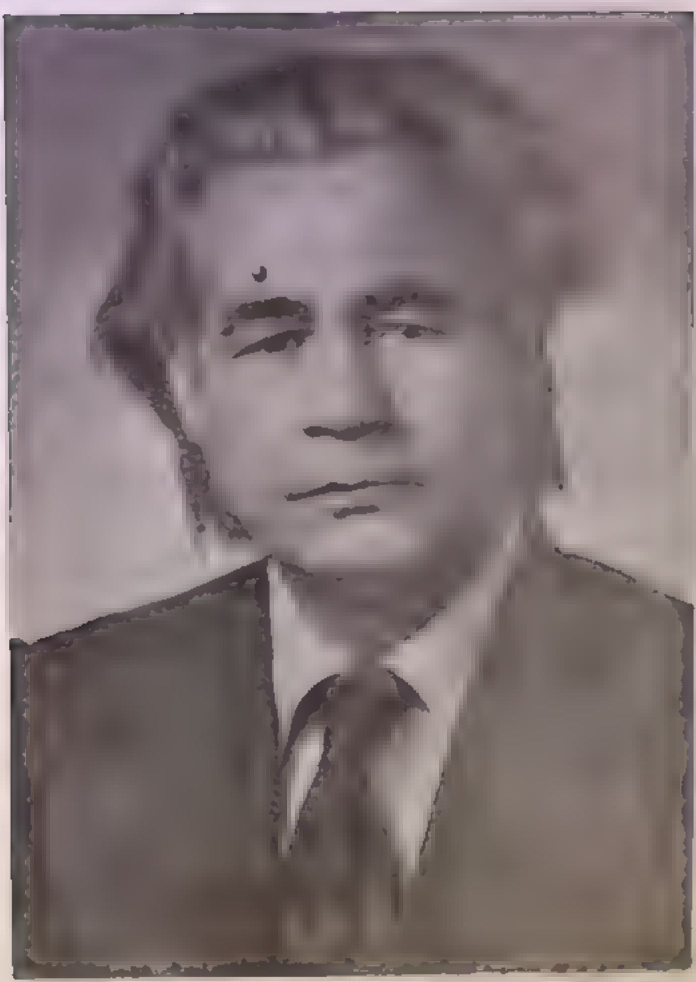

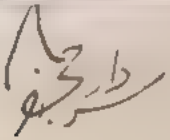

پ ۱۹۱۳ء   سردار جعفری

عکسِ تحریر

[illegible]

سردار جعفری

تاریخ پیدائش ۲۹ نومبر ۱۹۱۳ء۔ پہلے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی پھر دہلی یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ ۱۹۳۹ء میں انگریزی ادبیات میں ایم اے کی خاطر لکھنؤ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ایم اے کے آخری سال میں جنگ مخالف نظم لکھنے کی وجہ سے گرفتاری۔ لکھنؤ اور پھر بنارس جیل میں رہے۔ رہائی کے بعد بھی اپنی جائے پیدائش بلرامپور میں نظر بند۔ اس طرح طالب علمی کے زمانے سے ہی کانگریس اور کمیونسٹ تحریک سے رابطہ۔

بیشتر نثر میں چار اور نظم میں نو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج کل نثر میں اپنی یادیں لکھنے میں مصروف۔ اس کے علاوہ ایک طویل منظوم نوشتہ "نومبر میرا گہوارہ" جیل کی شب و روز کی یادوں کے علاوہ خاص طور پر نومبر میں ہونے تاریخی واقعات پر مشتمل ہوگی ● سجاد ظہیر ملک راج آنند وغیرہ کے ساتھ (۱۹۳۶ء) بھی ترقی پسند تحریک کے بانیوں میں ● مجاز اور سبط حسن کے ساتھ "نیا ادب" کی ۱۹۳۹ء میں مدیر کی حیثیت سے اس کی ادارت میں شرکت ● ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کے ہفت روزہ "قومی جنگ" کے ادارتی بورڈ میں ● ادبی رسالہ "گفتگو" کی اشاعت ● ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۳ء تک ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی

کے انگریزی رسالہ "انڈین لٹریچر" کی ادارت ● "روشنی و آواز" پروگراموں کی ترتیب۔

(۱) لال قلعہ (دہلی) (۲) شالیمار باغ (کشمیر)

(۳) مہاتما گاندھی کا [illegible] (۴) جواہر لال نہرو کا "تین مورتی بھون"

● خواجہ احمد عباس کے ساتھ مل کر دو دستاویزی فلمیں بنائیں۔ ● ڈاکٹر محمد حسن [illegible] "[illegible] ہمارا" [illegible] کی [illegible] ● [illegible] کتاب "[illegible]" پر سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ ۱۹۷۵ء۔ [illegible] کی طرف سے [illegible] ۱۹۷۶ء۔ [illegible] ۱۹۶۶-۱۹۶۹ء — [illegible] بنگال [illegible] کی طرف سے [illegible] ایوارڈ ۱۹۷۴ء [illegible] اردو اکادمی [illegible] ۱۹۷۹ء [illegible] اتر پردیش اردو اکادمی ایوارڈ ۱۹۸۰ء۔ اردو [illegible] کی طرف سے [illegible] ایوارڈ ۱۹۸۱ء۔ [illegible] کی طرف سے [illegible] ایوارڈ ۱۹۸۲ء۔ [illegible] سے [illegible] ایوارڈ ۱۹۸۳ء۔ سوویت [illegible] کی طرف سے [illegible] ۱۹۸۴ء بمبئی یونیورسٹی کے سینیٹ [illegible] ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک [illegible] مصنفین (اردو) کے چیئرمین۔ کل ہند [illegible] سیکرٹری [illegible] اکتوبر ۱۹۸۳ء سے دسمبر ۱۹۸۳ء تک [illegible] ورکشاپ [illegible] پاکستان [illegible] ۱۹۸۵ء [illegible] ڈی لٹ [illegible] اعزازی ڈگری ۱۹۸۶ء۔ ہندستانی [illegible] اردو [illegible] پاکستان کے ادبی [illegible]۔

[illegible] انگریزی [illegible] کا ترجمہ [illegible] تحقیق کا۔

● انگریزی مطبوعات [illegible]

مطبوعہ کتابوں کی فہرست

● نئی دنیا کو سلام۔ طویل تمثیلی نظم (دوسرا ایڈیشن مع مرزا جعفر علی خاں اثر کا دیباچہ) نیشنل بک ٹرسٹ نئی دہلی سے اس کا ترجمہ ہندوستان کی سات زبانوں میں چھپ چکا ہے۔ پانچ زبانوں میں ہوگا ● خون کی لکیر (نظمیں، ... شامل ہے ● ایشیا جاگ اٹھا (طویل رزمیہ نظم) ● امن کا ستارہ (طویل نظم) اردو، روسی اور انگریزی کے علاوہ ہندوستان کی بارہ زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے ● پتھر کی دیوار (نظمیں، منتخب نظمیں روسی ازبک اور انگریزی میں ترجمہ) ● ایک خواب اور (نظمیں، منتخب نظموں کے ترجمے دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوئے ہیں۔ ایک مکمل کتاب روسی زبان میں شائع ہونے والی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں اب تک سات ایڈیشن۔ ● پیراہن شرر (نظمیں، ہندی ایڈیشن کے دیباچے کے ساتھ) ● لہو پکارتا ہے (نظمیں) ● ترقی پسند ادب (تنقید) ہندوستان میں دو بار پاکستان میں کئی جعلی ایڈیشن نیا ایڈیشن اضافوں کے ساتھ ... ● لکھنؤ کی پانچ راتیں (... مکتبہ جامعہ ... کا ایڈیشن آ رہا ہے لکھنؤ سے نیا ایڈیشن گذشتہ سال شائع ہوا۔ پاکستان میں تین شائع ہوئی ● پیغمبرانِ سخن (کبیر، میر اور غالب پر مضامین) پاکستان میں ایک وقت دو ایڈیشن ● اقبال شناسی ہندوستان اور پاکستان میں الگ الگ ایڈیشن۔

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا سایں مجھ سے مجید ان کا تصور ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] عقیدت حضرت عباس اور حضرت زینب کی [illegible] تھی۔

[illegible]

[illegible] پیدا کر دی

[illegible]

شوکت شام و فر بغداد رفت

[illegible]

[illegible] میں چند سوالات نے مجھے بے چین کیا۔ اور چند واقعات نے میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب برپا کر دیا۔ مجھے اس سوال نے کبھی پریشان نہیں کیا کہ یہ دنیا کیوں اور کیسے کہاں سے آئی ہے لیکن اس سوال نے ہمیشہ بے چین کیا کہ یہ دنیا ایسی کیوں ہے اور [illegible] ہی ہوگئی تھی۔

میں نے بہت [illegible] کے [illegible] میرے بچپن اور [illegible] مجھے شکار اور گھوڑے کی سواری کا [illegible] شوق تھا۔ میں [illegible] بندوق لیے گاؤں گاؤں اور جنگل جنگل مارا مارا پھرتا تھا۔ دریا کی [illegible] جھیلوں اور [illegible] وادیوں میں [illegible] ریاست کی زندگی [illegible] خوبصورت [illegible] کھیتوں [illegible] کی سرزمین ہے، اس میں [illegible] پگڈنڈیاں نہیں [illegible] خون کے [illegible] کے جبر میں جذب ہو چکے ہیں [illegible] تصویر میں [illegible] ہوں [illegible] ہمیشہ [illegible] ہوتی ہیں ان کے [illegible] ہیں۔ اور [illegible] سے لگی ہوئی [illegible] سوکھی [illegible] کل [illegible] میرے سامنے [illegible] عورت [illegible] تصویر [illegible] مجھے [illegible] میں جا کر مجھے [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] رکھتے ہیں۔

مجھے [illegible] ریاست کی وجہ سے [illegible] اخباروں میں خبریں [illegible] کی تحقیقات کرنے [illegible] ریاست کے عملے [illegible] گاؤں [illegible] تاکہ [illegible] وہاں تک نہ پہنچ سکے۔

[illegible] گھر میں کوئی [illegible] نہیں [illegible] قصبہ [illegible] پڑھنے کے [illegible] جلسے [illegible] ظلم [illegible] کے خلاف تقریر [illegible] جلسے کے بعد میں واپس [illegible] مجھے [illegible] میں [illegible]

[illegible] میں نے [illegible] کتابیں پڑھیں جنہوں نے میری زندگی پلٹ کر رکھ دی [illegible] گاندھی جی کی [illegible] گاندھی جی کی کتاب [illegible] انگریزی [illegible] انہوں نے

[illegible] بڑے شوق سے پڑھا تھا میں [illegible] بہت [illegible] اس کے [illegible] یاد [illegible]
کی سی دلچسپی [illegible] کی [illegible] کتاب [illegible] ترقی اردو [illegible]
تھی [illegible] ترجمہ [illegible] کو [illegible]
[illegible] نے مجھے بہت متاثر کیا [illegible] مشکل سے [illegible] تھی۔

میں ان کتابوں سے [illegible] جیسے [illegible] آگ [illegible]
بجھانے۔ مگر میں کوئی [illegible] جواب [illegible]
[illegible] سوالات [illegible] شفقت [illegible] سکی۔
ایک [illegible]
مار دیا۔ میرے [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] حیرت [illegible]
اور عقل کو [illegible]
میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] پذیرائی [illegible] تیسرے مجموعے کی دیوانگی

تو خوشی سے میری [illegible] بھی گئیں [illegible] اپنے زندگی کے سب سے [illegible] کی [illegible] ہوں۔

[illegible] میں میرا [illegible] لوگ میرے نام [illegible] مبارکباد بھی دیتے تھے۔

میں نے [illegible] چھوٹی [illegible] پڑھنے میں وقت گزرتا تھا لیکن [illegible] کی کتابیں [illegible] سب سے [illegible] دوران میں [illegible] کچھ [illegible] ان میں [illegible] کسی [illegible] خوابوں کی [illegible] شروع کر دی۔

[illegible] میری حالت [illegible] مجھے [illegible] آنکھوں میں حیرت سے زیادہ [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] لطیف رشتے پیدا ہو گئے [illegible] کا سوال تھا تو میں نے اپنے والدین کو اس [illegible] ٹھکانہ ہوگا [illegible]

[illegible] معلوم ہوئی [illegible] جانے کا شوق [illegible] کی تیاری کرتا رہا [illegible] بے انتہا خوشی تھی [illegible] کی تیاریاں کرنے لگا تھا [illegible]

ایک [illegible] صاحب [illegible] ان کے ساتھ [illegible] گیا [illegible] کی [illegible] ایک

ذات کی رومانیت کہہ لیجیے لیکن یہی رومانیت تو زندگی میں … ہے۔
اب پھر برام پور کا کنول تھا اور میں غم کا کوئی … تھا … میں … تھی …
… بے بس تھا اور اندر اندر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

انتخابِ کلام

یہ تو ہے جبر کے عالم، امکانِ بہار سے — وہ نو بہارِ ناز ابھی رہگزر میں ہے
ہم ہیں زندگی سے سوختہ ہیں — ہم کو آوارگی تری راس آئی
تو وہ بہار جو اپنے چمن سے آوارہ — میں وہ چمن جو بہاروں کے انتظار میں ہے
کئی سی تھی کچھ رنگ و بوئے گلشن میں — اب بہار کے نکلی ہوں تو … کہو
بہت … ہیں لیکن صدائے انقلاب آئے — دبی سے وہ پکار کہ جو …
… لیے تو ہے زنداں کو جستجو تیری — … کو … نے …
… کو ابھی تک وہ … ہے … — تصورات کہیں کے قدیم بت خانے
ہمارے دل کی تپش سے چراغ جلتے ہیں — ہماری تشنہ لبی میکدے بناتی ہے
… ساقی … کا شکوہ کیا — ہمارے نام کی … چھلک ہی جاتی ہے
جوابِ تیغ لبِ یار ہو کر … — اگر وہ تیغ مگر نہیں تو کچھ بھی نہیں
بہت حسین سہی زندگی کا بت خانہ — نگاہِ شوق صنم گر نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ … کی آرزو ہے کوئی لوٹ لے چمن کو — یہ ترے رنگ و نکہت ترے … ہے
ترے … کی بلندی کا … — یہ تو … وابستہ … رہی ہے
… رنگا ہوں میں سمایا نہ کوئی — … وہ ہیں کہ … خود سے …
… ٹھوکریں کھاتے ہوئے پھرتے ہیں … — اور … کی طرح … سے گزر جاتے ہیں

○

ستاروں کے … آئے بہاروں کے پیام آئے — ہزاروں … شوق اہلِ دل کے نام آئے
نہ جانے کتنی … دلِ وحشی پہ پڑتی ہیں — ہر اک کو … اس کی یہ شاہیں …

ابھی میکدے میں تابِ جنوں بڑھتی جاتی ہے
سکونِ دل سا جہاں ممکن ہو شاید وہ مقام آئے

ہماری تشنگی بجھتی نہیں شبنم کے قطروں سے
جسے ساقی گری کی شرم ہو تشنہ ہی جام آئے

نہیں راہوں میں تیغِ محتسب حائل رہے اکثر
انہیں راہوں میں حورانِ بہشتی کے پیام آئے

نگاہیں منتظر ہیں یک خورشیدِ تمنا کی
ابھی تک جتنے مہر و ماہ آئے ناتمام آئے

یہ عالم لذتِ تخلیق کا ہے رقصِ لافانی
تصور خانۂ حیرت میں لاکھوں صبح و شام آئے

کوئی سرِ دار کب تھا اس سے پہلے تیری محفل میں
بہت اہلِ سخن اٹھے بہت اہلِ کلام آئے

○

ہیں یہ وہ ہوئیں جو زمیں کو نیا چمن دیں
وہی مہر و ماہ لائیں جو فلک کو نئی کرن دیں

یہ نیا زمانہ لے دل جو وقار کھو چکا ہے
اسے اپنی سربلندی لے اپنا بانکپن دیں

جو ہیں رند بھٹکے بھٹکے جو ہیں ساقی بہکے بہکے
انہیں درسِ میکدہ دیں انہیں ذوقِ انجمن دیں

بڑی دیر ہو چکی ہے کہ ہیں نوحہ خواں ستارے
چلو اب شبِ سیہ کو نئی صبح کا کفن دیں

لبِ تیغ پر لہو ہے لبِ زخم پر تبسم
یہ حسیاتِ تن برہنہ اسے کیسا پیرہن دیں

نئی روح جسمِ خستہ کو عطا نہ ہو سکے تو
یہ کریں کہ روح کو کوئی اک نیا بدن دیں

نئی ابروؤں کو بجلی نئی انکھڑیوں کو صہبا
نئی تیغ دیں نظر کو نئی زلف کو شکن دیں

یہ زمیں مری زمیں ہے یہ فلک مرا فلک ہے
انہیں صید کر چکی ہیں مری فکر کی کمندیں

اسی بزم میں ملیں گے ابھی شہ ترے
چلو بزمِ شعر ہی میں تمہیں جامِ فکر و فن دیں

○

لاکھ اب کوئی ۔ تے کا بن سے
راستے بند ہیں سب کوچۂ قاتل کے سوا

باعثِ رشک ہے تنہا رویٔ رہروِ شوق
ہم سفر کوئی نہیں دوریٔ منزل کے سوا

ہم نے دنیا کی ہر اک شے سے اٹھایا دل کو
لیکن اک شوخ کے ہنگامۂ محفل کے سوا

تیغ منصف ہو جہاں دار و رسن ہوں شاہد
بے گنہ کون ہے اس شہر میں قاتل کے سوا

جانے کس رنگ سے آئی ہے گلستاں میں بہار
کوئی نغمہ ہی نہیں شورِ سلاسل کے سوا

آپ ہر بات [illegible] بات کے بعد
مصحفِ عشق [illegible] کی آیات کے بعد

[illegible]
لگ گیا [illegible] ملاقات کے بعد

[illegible] کمر [illegible]
کوئی تسکین بھی [illegible] کے بعد

[illegible] کی [illegible] کی [illegible]
کچھ ہو جائے گا [illegible] کی برسات کے بعد

مجھ کو [illegible]
بیٹھ [illegible] سنگ [illegible] کے بعد

تشنگی ہے کہ بجھائے نہیں بجھتی [illegible]
ڈھونڈیے [illegible] کی سوغات کے بعد

آل احمد سرور

عکسِ تحریر

غزل

[illegible]

آل احمد سرور

[illegible]

[illegible] مجموعے اشاعت کے لیے تیار ہیں۔

[illegible]

[illegible]

انتخابِ کلام

جس کا تھا مجھ کو [illegible]   میری پلکوں میں [illegible]

بہت [illegible] کے [illegible] سے دل دھڑکتا تھا — ہوا چلی تو کلی پھر بھی مسکرا ہی گئی

ساحل کے سکون سے کسے انکار ہے لیکن — طوفان سے لڑنے میں مزا اور ہی کچھ ہے

روشن ہوئے [illegible] سے [illegible] دنیا کے بھی سائے — اپنے بھی دیے تیرے تصور نے جلائے

دشت میں پھول کھلانے [illegible] وفا — [illegible] ہو [illegible] گر نام نہ [illegible] ہے

[illegible] گل نے [illegible] رنگ — لیکن جمالِ دوست کا [illegible] ہو سکی

[illegible] سے [illegible] ہے تو [illegible] کا [illegible] — جو خار دشت سے الفت زیادہ رکھتے ہیں

[illegible] کسی کو کیا معلوم — معاملے جو [illegible] کے [illegible] مجھ سے

دشت و دمن میں پھول کھلانے تو [illegible] ہے — [illegible] جو مقصد [illegible] ہے

[illegible] سے لگا ہیں — اگرچہ [illegible] مشکلات آئی ہے

[illegible] کیا کیا — [illegible] پر کیسے [illegible] کریں گھر کی بات ہے

[illegible] ہو گئے — مگر یہ رات تو کچھ اور کالی ہوتی جاتی ہے

[illegible] — وہ پیہم کھاتے جاتے ہیں یہ خالی ہوتی جاتی ہے

[illegible] نہ سکا [illegible] — [illegible] صورت [illegible] ہوتی جاتی ہے

[illegible] کبھی [illegible] تجھے — تیری [illegible] ساحل کبھی ایسی تو نہ تھی

[illegible] تیرے گیسو [illegible] — کام [illegible] گر ہوئے کیا

[illegible] گزری ہے — کسی وقت کوئی [illegible] نہ کیا

[illegible] زخم سے ہے — [illegible] کشمکش کے [illegible]

[illegible] کون [illegible] — [illegible] برکت سے بحمداللہ [illegible] ہے

[illegible] سکتے ہیں — چاندنی دل میں رہے یہ بھی [illegible] کم ہے

[illegible] کا سلام — [illegible] خوابوں سے [illegible] رہ گیا

[illegible] بھی [illegible] — میکدے پر کبھی [illegible] رہ گیا

[illegible] اللہ [illegible] — [illegible] ہے

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نوکِ ہر خار کو سب خونِ جگر دے ڈالا [illegible]

اپنی ہستی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سادہ اور اتنی فطرت سے [illegible]

بڑا پُر راز ہے خوابوں کے نازک [illegible]

کچھ تو ہے ویسے ہی رنگیں لب و [illegible]

[illegible]

عالم میں چراغاں جو [illegible] بھی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بے جا نہ تھی حجاب کی صداقت کی پیاسی
[illegible]

جن کو آزادی کے انکار کے دعوے تھے بہت
[illegible]

یہ سیاہی کی سفیدی کی لکیریں کیسی
[illegible]

[illegible]
زندگی تازہ جنوں ڈھونڈ رہی ہے اے دوست

میری بزم کی تقدیر ہوئی جاتی ہے
شکر ہے کہ [illegible] لگاتے رہیے

دل میں طوفان نہ جو کوئی تو ہوتا ہے [illegible]
جام کی پیالی میں طوفان اٹھاتے رہیے

مرد دانا یہ چھپتے ہیں دل میں ارماں سسکتے
کوئی بت ڈگر یہ انقلاب کیسا ہے

[illegible]

نہ یہ جانی جناب اٹھے، نہ وہ عالی مقام تک
جب آئی آج [illegible]

[illegible]
نہ جانے کس شگوفے کو بہاروں کا سلام آئے

نسیم چھیڑ کرے کس سے غنچہ کھولی تو ہو
چراغ لالہ و گل کے لیے ہو بھی تو ہو

چاند کو چھونے کا قصہ بھول ہی جانے کی بات
ہر سنی آرزو اب تک ہے دیوانے کی بات

[illegible]

[illegible]

[illegible] کسی [illegible]
[illegible] گیسو [illegible] گئے

[illegible]
[illegible] گئے

[illegible] ساقی [illegible]
[illegible] گئے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

دست و بازو کے کوئی شایاں نظر آتا نہیں
[illegible] کے بستر میں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] میں جانے کی تمنا سب کو ہوتی ہے
[illegible] میں بیٹھے [illegible]

[illegible]
[illegible] کا خط صاف کریں

کبھی کبھی [illegible] زخم کا [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] گرد صاف کریں

[illegible]
[illegible] تو بیمار کرے

غزل میں ذات بھی ہے اور کائنات بھی ہے
ہماری بات بھی ہے اور تمہاری بات بھی ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

شاعر لکھنوی

حسن پاشا شاعر لکھنوی ——— (پ — ۱۶؍ نومبر ۱۹۱۷ء)

عکسِ تحریر

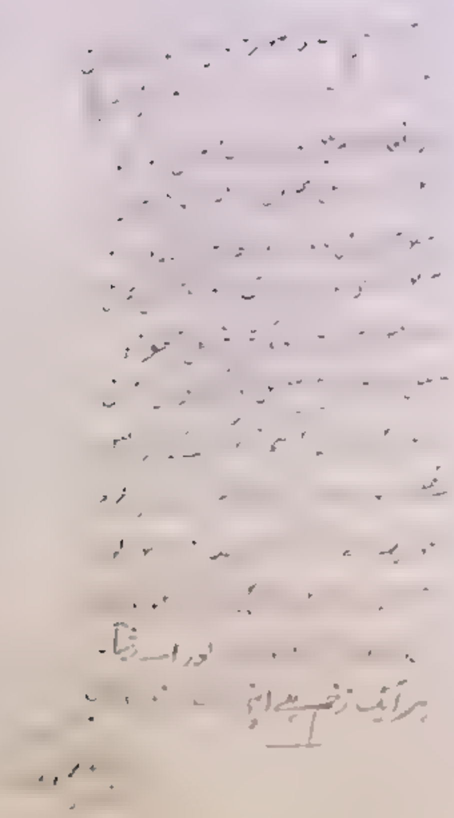

شاعر لکھنوی

میرا نام حسن پاشا اور قلمی نام شاعر لکھنوی ہے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء کو لکھنؤ کی خاک پہ اپنے وجود کی آنکھ کھولی۔ والد محترم منظور احمد صدیقی قصبہ میٹھی بندگی میاں ضلع لکھنؤ کے ایک معزز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ میری عمر بمشکل ۵ برس کی تھی کہ وہ داغ مفارقت دے گئے۔ والدہ محترمہ، مجھ سے دو برس چھوٹا ایک بھائی اور آٹھ سال بڑی ایک بہن، یہ تھی کل کائنات۔ زندگی بسر کرنے کی جو ذریعہ تھی وہ زمینداری رفتہ رفتہ ختم ہو گئی۔ شدید مالی مشکلات کے باعث مدرسہ کی تعلیم بھی ختم ہو گئی۔ خاندان کے پاس گزر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔ عزیزوں اور رشتہ داروں نے کوئی مدد نہیں کی۔ چھوٹی چھوٹی نوکریاں کر کے ماں اور بیٹے پیٹ پالتے رہے۔ اس تلاش معاش کا دوسری جگہ لکھنؤ کے ایک زمیندار خاندان میں ہو گئی۔ جب آہستہ آہستہ حالات کچھ بہتر ہوئے تو ارباب علم و دانش اور صاحبان فضل و کمال کی صحبتوں میں بیٹھ بیٹھ کر حصولِ علم کے ذوق کو آسودہ کیا۔ میری ادبی و ذہنی تربیت میں مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی کی خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔

۱۹۳۲ء سے ادبی محفلوں میں شرکت کی ابتدا کی۔ لکھنؤ میں میری شہرت کا آغاز کیننگ کالج کے ایک بڑے مشاعرے سے ہوا جس میں دو چار شعروں پر میری حال حاصل مشاعرہ ہو گئی۔ ایک شعر یہ تھا

ہو نہ ہو تیرے رنگ میں — سانس بھی تو نکل سکے ہمارے اسیر

ہندوستان کی تقسیم کے بعد لکھنؤ کی گلیوں میں بھٹکتا رہا، حالات سے پریشان ہو کر دیکھ جھنجھلا گیا۔ اس کے بعد میری شہرت کا سفر شروع ہوا۔

۱۹۴۶ء میں کراچی میں ایک مشاعرہ حبیب احمد صدیقی آئی سی ایس کی صدارت میں منعقد ہوا جس وقت آخری نشست کی حیثیت سے مجھے منعقدہ مشاعرے میں یہ شعر خاص مشہور ہو گیا

عدم کے رہنے والو کیا مانگتے ہو — حقیقت کو سمجھے ہوئے ہیں زمانے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مصنف کی ترتیب زیر غور ہے۔

[illegible]

انتخابِ کلام

[illegible]

[illegible] — نغموں کے طویل سلسلے میں

[illegible] — بہار ہم نے ترا شجرۂ نسب دیکھ

[illegible]

[illegible] — میں اپنے عہد میں زندہ رہا اذاں کی طرح

[illegible]

[illegible] — [illegible] محبت کا [illegible]

[illegible]

خامشی خود ہے ایک گہرائی — چپ میں جو رنگ ہیں سمندر ہیں
دل پہ گزری ہے جو نہ کہہ پائے — ریزہ ریزہ تمام نشتر ہیں

تمہیں سے طلب ہوں وہی سمجھتے ہیں — ہم اس نگاہ کا [illegible] سخن سمجھتے ہیں
وہ [illegible] ہے ہمیں شعور [illegible] — [illegible] کہ ہم نگہِ راہ زن سمجھتے ہیں
یہ اپنا ظرف ہے [illegible] کہ ہم نگاہ کی بھی — [illegible] جہاں کا اک پیرہن سمجھتے ہیں
چمن پہ تیرا تصرف سہی مگر [illegible] — ہمیں نہ چھیڑ تو رنگِ چمن سمجھتے ہیں

جینے کا سماں ہے خواب جیسا — دریا ہے یہاں سراب جیسا
ہنگامہ وہ شہر میں نہیں ہے — اس دل میں ہے اضطراب جیسا
لذت ہے جو تجھ میں [illegible] ہے — [illegible] ہے وہ کتاب جیسا
ہے کس کے نقاب کا یہ رنگ — ہے رنگ تو نقاب جیسا
کانٹے کی طرح چبھے ہے دل میں — اک شخص کہ ہے گلاب جیسا
تنہا تو برا نہ [illegible] — دنیا نے کیا خراب جیسا

کون سی شکل چھپی ہے مجھ میں — یہ جو خوشبو سی بسی ہے مجھ میں
تو نہیں ہے تو یہ جو ہے لگ رہا — جیسے میری ہی کمی ہے مجھ میں
اک نظر تم نے اٹھا دی تھی کبھی — آج تک تیغ چبھی ہے مجھ میں
مجھ کو [illegible] رکھے دیتی ہے — وہ جو اک آگ دبی ہے مجھ میں
اب مجھے نیند کہاں آئے گی — روشنی سی کوئی [illegible] ہے مجھ میں
اجنبی سی کوئی صورت ہے [illegible] — راستہ بھول گئی ہے مجھ میں

کیا کہیے منصورِ جنوں سے کیا کہتے ہیں یگانے لوگ — دیوانے کو دیوانوں کی [illegible]
آ جاتے ہیں [illegible] پتھر لے کر [illegible] — [illegible] جاتے ہیں ہر بستی میں [illegible] لوگ
جتنی سانسیں [illegible] — [illegible] میں [illegible] کر کے بھی [illegible] لوگ
ذکرِ سرِ شوریدہ چھیڑو دشتِ جنوں کی بات کرو — شہرت [illegible] ہم کیا جانیں [illegible] لوگ

[illegible] لوگ

[illegible]

[illegible] لوگ

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئے ہیں لوگ

[illegible] ہیں لوگ

[illegible] ہیں لوگ

[illegible] ہیں لوگ

[illegible] ہیں لوگ

[illegible] ہیں لوگ

[illegible] کا

[illegible] کا

[illegible] رنگ

ابھی ہے پھول، ابھی آئینہ، ابھی مہتاب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ذرا ذرا سا بدلتا ہے رنگ چہرے کا
[illegible] ہوا قرض ایک لمحے کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کتنے غنچے شاخ سے گر کر [illegible]
[illegible]

خاک بسر سا دوں میں گھومتے ہیں جیسے سے سر راہ — دیوانوں نے تو خود آ کے بہت سے سلتے ہیں
خیرت حال سمجھ لیں کب ممکن ہے یہ تماشہ — خود ہم ... بہت سمجھتے ہیں ... ہیں

سوئے میخانہ ہم جو چلتے ہیں — حادثے اپنا رخ بدلتے ہیں
منظر تجھ کو دیکھنے کے لیے — کتنے تیشے ہاتھ ملتے ہیں

یہ جو تیرے ... — جب ہوا تیز ہو تو جلتے ہیں
منصفوں کے سوا کسے معلوم — کس طرح فیصلے بدلتے ہیں

ہم اکیلے سفر نہیں کرتے — راستے ساتھ ساتھ چلتے ہیں
دشت بے رنگ ہو تو دیوانے — شہر کی سمت ... نکلتے ہیں
اہل دل بھی عجیب ہیں ساقی — پھول کو زخم سے بدلتے ہیں

وہی مزاج مشیت کا رخ بدلتے ہیں — جو حادثوں کو سب راہ بنا کے چلتے ہیں
نہ مل سکے گا کبھی ان کو ... — جو ہر قدم پہ نئے کارواں بدلتے ہیں
... — ذرا سی دیر کو بھی ہم اگر سنبھلتے ہیں
سجے سجائے شبستاں کی روشنی پہ نہ جا — یہ کچھ کتنے ... جلتے ہیں
تمہارے قرب سے ... — نگاہ و دل میں بڑے فاصلے نکلتے ہیں
اس سے دھوپ ... — ہزار راہ میں سایہ ہو پھر بھی جلتے ہیں
وہ ... — ہم اہل درد سکوں سے کہاں بہلتے ہیں

••

شہریار

کنور اخلاق محمد خاں شہریار　　　　پ ۱۶ جون ۱۹۳۶ء

عکسِ تحریر

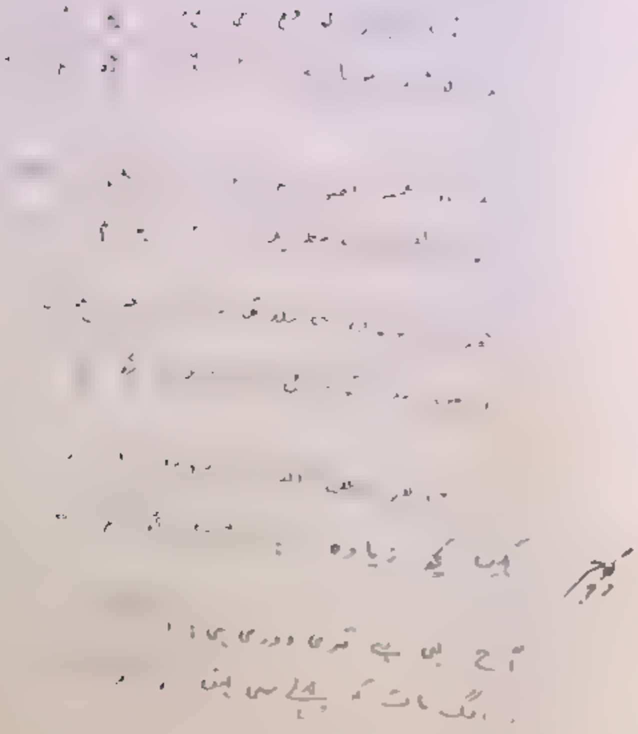
آج بھی ہے تیری دوری ہی !

شہریار

[illegible] کنور اخلاق محمد خاں   تاریخ پیدائش: ۱۶ جون ۱۹۳۶ء

قلمی نام: شہریار   تعلیم: ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی

[illegible] سے شاعری کی ابتدا کی۔ اسکول کے زمانے میں کھیل کود سے زیادہ دلچسپی تھی اور اسکول کے مقابلوں [illegible]
[illegible] سکریٹری [illegible] علیگڑھ میگزین کا ایڈیٹر [illegible] ایم۔ اے۔
[illegible] ۱۹۶۵ء [illegible] لٹریری اسسٹنٹ کے فرائض انجام دیے۔
[illegible] ۱۹۶۶ء میں شعبہ اردو میں لیکچر مقرر ہوا۔

مجموعہ ہائے [illegible] • [illegible] • [illegible] • ہجر کے موسم ۱۹۷۸ء

• [illegible] • [illegible] ۱۹۸۶ء

• [illegible] • [illegible] • [illegible]
[illegible] • [illegible]
[illegible] • [illegible]
• [illegible] ۱۹۸۰ء [illegible] اور
[illegible] • [illegible] ایک [illegible] کا دورہ
[illegible] میں شرکت کی ۱۹۸۵ء [illegible]
[illegible] • [illegible] نے ادبی [illegible]
[illegible] • ۱۹۶۳ء میں [illegible] • [illegible]
[illegible] • [illegible] • [illegible]
[illegible] • [illegible] •
[illegible] • [illegible]
[illegible] • [illegible] شرکت
[illegible] • [illegible] •

[illegible]

انتخابِ کلام

[illegible]

کیسا منظر تھا کہ زنجیر ہوئیں آوازیں — [illegible]
اب وہ سفر کی تاب نہیں باقی ورنہ — [illegible]

[illegible]

عشق کیسے [illegible] کی بدولت کچھ ہے
[illegible] دیکھ میں [illegible] کی صورت کچھ ہے

تیرا دعویٰ ہے اندھیروں کے ستم سہتے ہیں
رات کو [illegible] سے شکایت کچھ ہے

آج کی رات میں گھنگھرو کی سرگوشی پر
آج کی رات مجھے [illegible] سے دہشت کچھ ہے

حسن و جمال کی تھی [illegible]
اس بہانے سے مگر دیکھ لی دنیا ہم نے

سب کا احوال وہی ہے جو ہمارا ہے آج
[illegible] بات پہ شکوہ کیا تنہا ہم نے

[illegible]
اجڑ گیا [illegible] تم سے

[illegible]
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

[illegible]
[illegible] سا کیوں ہے

[illegible]
[illegible] سا کیوں ہے

[illegible] یادوں کے کہیں کھوئے ہوتے
[illegible] سے ہو گئے ہوتے

اے شہر ترا نام و نشاں بھی نہیں ہوتا
جو حادثے ہونے تھے اگر ہو گئے ہوتے

ہر بار پلٹتے ہوئے گھر کو یہی سوچا
[illegible] سفر کو گئے ہوتے

ہم خوش ہیں ہمیں دھوپ وراثت میں ملی ہے
[illegible] کچھ ہو گئے ہوتے

کس منہ سے کہیں تجھ سے سمندر ہے [illegible]
[illegible] ہو گئے ہوتے

کاروبار دنیا سے فرداً یہ محبت نکلی
[illegible] کی حسرت نکلی

تم کمزوریت کو کس رنگ میں دیکھو ہو
زندگی اپنی تو خوابوں کی امانت نکلی

ابتدا عشق سے افسانۂ ہستی کی ہوئی
[illegible] مگر [illegible] نکلی

ہوئے خون آنکھوں سے تم نے بھی بہائے ہیں
[illegible] کدورت نکلی

پھر کوئی منظر بے نام بلاتی ہے ہمیں
[illegible] دھوپ کی شدت نکلی

[illegible]
[illegible] ملاقات کی صورت نکلی

زندگی [illegible]
[illegible] دیکھی

رنگ وحشت سے بھی [illegible]
[illegible] تصویر بنی صحرا کی

قطرۂ اشک ہے آنکھوں کا [illegible]
[illegible] اس کو بھی ہوا دنیا کی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کسے کھول دیئے بادبان یادوں کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جمع کرتے رہے جو [illegible] کو ذرہ ذرہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رُدھتے چیر بن جسم [illegible] بھی ڈالا
[illegible]
وقت کی ڈور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا سراب سب کا ہے
حسین ابن علی کربلا کو جاتے ہیں

یاد آتی رہی ہر آن مگر دریا کی
[illegible]
[illegible]
میرے شام یہاں اور میں رکوں کب تک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خوف کے [illegible] تنہا نہ ہوا
یہ الگ بات کسی بزم میں چرچا نہ ہوا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شہزاد احمد

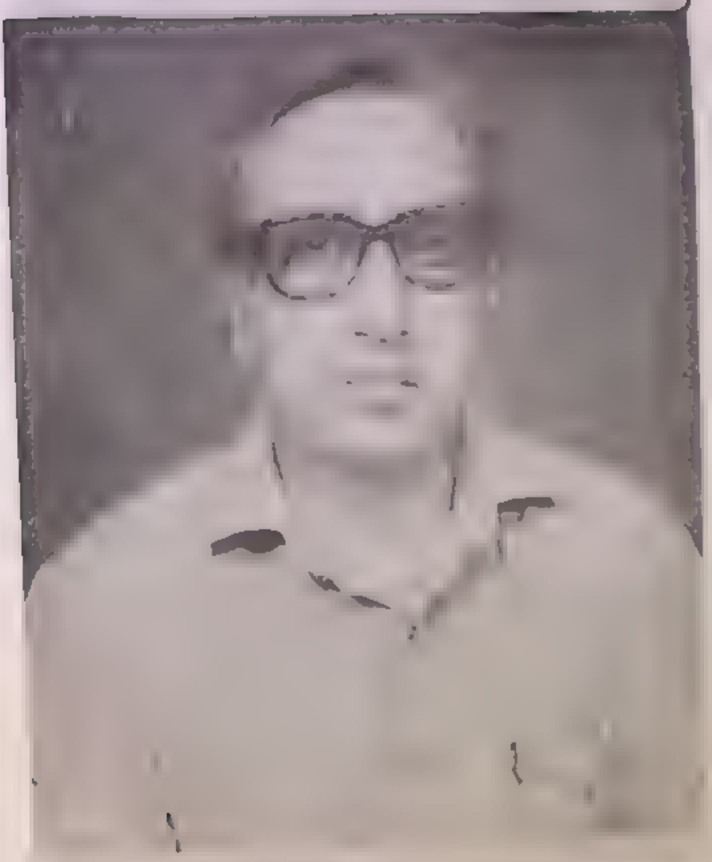

شہزاد احمد　　　　پ ۱۹۳۲ء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے

[illegible] لیں

[illegible] ہے

[illegible] ہیں

[illegible] ہے

[illegible]

[illegible] ہے

[illegible]

شہزاد احمد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روفی کارپوریشن شامل ہیں، جبکہ لندن سے شائع ہونے والے تیسری دنیا کے مجلے ساؤتھ سے منسلک ہوں۔

انتخابِ کلام

نہ نقش پائے تمنا نہ کاروانِ حیات
بجھے ہوئے [illegible] شامِ تنہائی
ابھی سے [illegible] کی سمت اٹھتے ہیں
کوئی آہٹ بھی [illegible] کا خواب [illegible]
شام [illegible] سو گئے ہیں لوگ آنکھیں موند کر
دل و نگاہ کا یہ [illegible] بھی کیوں [illegible]

تمہارے بعد [illegible] رہگزار کچھ بھی نہیں
یہ نور ہے یہ نور کی دریوزہ گری ہے
ابھی تو یہ [illegible] گل بھی [illegible] نہیں
خشک پتوں سے [illegible] گذر جائے گی رات
کس کا در [illegible] دیکھے گا کس کے گھر جائے گی رات
اگر تو آئے تو [illegible] آنکھوں میں رکھ [illegible]

یہ رات وقت کے زنداں سے جب نکلتی ہے
لٹے ہوئے [illegible] دل میں یہ آرزو تیری
سب بھی [illegible] سن لیتے ہیں [illegible] گل کی صدا
کبھی آیا بھی نہیں تو، مگر اس [illegible] میں
کبھی دل سے [illegible] ترکِ محبت کا خیال
[illegible] میں جیسے [illegible] سارے
دل تو [illegible] کی [illegible]؟
[illegible] میں [illegible] ہوں

قدم ستاروں کے سینے پہ رکھ کے چلتی ہے
کوئی نہیں ہے یہاں اور [illegible]
بند دروازوں سے آجاتی ہے مانوس کھنک
[illegible] پڑتی ہے، کبھی سے تیرے پاؤں کی دھمک
[illegible] ہو گئی ٹوٹے ہوئے تارے کی چمک
ہرنے دیکھی نہ گئی ڈوبتے سورج کی جھلک
تو جسے دیکھ رہا ہے وہ ترا سایہ ہے
ہائے وہ غم جسے جگنو کی طرح پالا ہے

مرجاتی ہیں ننھی منی روحیں
اپنے بھی گناہ سے چاہتا ہے
[illegible] دل
[illegible]
اگرچہ وہ صورت ستارہ نہ تھی
نہیں دل میں کچھ حسرتوں کے سوا
دامن زندگی میں [illegible] ابھی

[illegible] زندگی کا دریا
غم خوار نہیں کسی کا دریا
اور نیل خود آگہی کا دریا
چمن میں صبا چیختی رہ گئی
دلوں میں مگر روشنی رہ گئی
یہی ایک محفل جمی رہ گئی
دور کئی گذر گئے [illegible] رات ابھی

ذرّے کے نور کی کرن تختِ قمر کو چھو گئی
پھر بھی نگاہِ خلق میں تیرہ شب کائنات ابھی

روح کی وسعتوں سے شہر کو آشنا نہ کر
خاک پہ روشنی نہ ڈال خاک ہے بے صفا ابھی

کیسے گذر سکیں گے زمانے سب رکے
چپ ہو گئے ہیں موسمِ گل کو پکار کے

یہ میری زندگی میں اجالا کرے کوئی
پایا ہے کس نے کہیں یہ ستارے اتار کے

اب نہ وہ شور نہ وہ شور مچانے والے
خاک سے بیٹھ گئے خاک اڑانے والے

یہ الگ بات میسر سب کو یا نہ ہوا
دل میں محسوس کر سکتے ہیں زمانے والے

اب ساتھ ننھے پائیں گے ٹوٹے ہوئے پرند
اڑتے ہوئے لمحوں سے مری ہم سفری ہے

بلند ہوں تو کبھی پستیاں نہ دیکھیں گے
خود اپنے ہاتھ سے ہم توڑ دیں گے زیست کو

یہ اور بات اسے زندگی نہ کہہ پائیں
مگر نہ آج بھی ہم کی بت میں جینے کو

باغ کا باغ چہک اٹھے کوئی کہو پکار کر
کس نے شفق پہ مل دیے پھولوں کے رنگ نار کر

شام کو سو گیا ہوا سب دشت لے کے
صبح چمن میں آ گئے خاک پہ شب گذار کر

پیاس تھی مزید راہ خاک میں تھی بجھی نہ تھی
راہ میں پا برہنہ لوگ بیٹھ چکے تھے ہار کر

وہی نگاہ میں رہتے ہیں خاک کے ذرّے
مقامِ شکر کہ آنکھیں مری ستارہ نہیں

تو کیا گئی ہے زباں خاک چاٹنے کیسے
ہر ایک سمت سمندر کہیں کنارہ نہیں

چلو حدوں کے عدم سے قبول ہی کر لیں
اگر یہی ہے زمانہ تو کوئی چارہ نہیں

شوقِ نظارہ بھی ہے حسرتِ دیدار کے ساتھ
ہم تو سائے سے لگے بیٹھے ہیں دیوار کے ساتھ

یہ دل کا ستم ہے مشکل ہے لب تک
چلو بستی میں اب خاک اڑائیں

کبھی شورِ قیامت سے کھلے آنکھ
کبھی پتّے ہلے اور چونک جائیں

اب یہ عالم ہے کہ تنہائی رستوں کی
اپنے ہی گھر رستے تو آتی ہے سودائی کو

نیند آتی ہے گر حسنِ ہونی آنکھوں میں
کوئی دیوانے کی زنجیر ہلا دیتا ہے

دیکھیے اس کا نگاہِ غلط انداز کے ساتھ
یہ وہ لمحہ ہے جو ہر انساں کو نیا دیتا ہے

دلِ تنہا کو اگر وحشتِ ہنگامہ ہے
مختصر ہو کے صحرا میں سجا دیتا ہے

کبھی دیا بھی کسی دشت میں جلے جب
قیامت خاک ہوں مجھ کو کہیں اڑا دینا

گذر ہی جائے گا روزِ فراق بھی آخر

[illegible] شب [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

جب [illegible] تو [illegible] راہ عشق میں — [illegible]

کچھ نہ کچھ فیصلہ [illegible] — [illegible] مجھے [illegible]

[illegible] — [illegible]

ہم سے درد [illegible] کی مجبوری [illegible] — [illegible] لیکن [illegible] جانا

ہنس کر بھی نہیں روتا [illegible] — [illegible] بھی نہیں [illegible] شکایت [illegible]

جن بھی چمکے پر [illegible] کبھی [illegible] — اب خاک اڑانے کو بیٹھے ہیں [illegible]

راتوں کی [illegible] — [illegible] تمنا [illegible] نیند [illegible]

[illegible] تھی — وہ شام نہیں ہوتی وہ رات نہیں آئی

([illegible] سے انتخاب)

میں بھی شامل ہوں ترے [illegible] کی آبادی میں — اب کہاں تک تری دیوار کا سایہ جائے

اتنے سنسان تو جنگل بھی نہیں ہوتے تھے — جی میں آتا ہے بہت شور مچایا جائے

گھل گیا پانی میں مٹی کی طرح چاند کا عکس — گدلے پانی کا عجب شعبدہ دیکھا میں نے

[illegible] بدل گیا — [illegible] کہ زمانے گذر گئے

آتی ہے مرے کانوں میں کچھ پاؤں کی آہٹ — دروازۂ دل کس نے کھلا دیکھ لیا ہے

ابھی تو دن ہے خدا جانے رات تک کیا ہو — [illegible] آفتاب نے سایہ بنا دیا ہے مجھے

گلہ یہی ہے فقط [illegible] — وہ ٹوک دیتے ہیں ہر بار جانے سے مجھے

میں سوچتا ہوں یہ آواز بھی [illegible] — صدائیں دیتا ہے کس شخص کا [illegible] مجھے

بلا رہا ہے مجھے بار بار [illegible] کی طرف — خدا نے [illegible]

[illegible] حقیقت سے [illegible] — [illegible] لگی ہے [illegible]

تمام خلق خدا دیکھتی ہے حیرت سے — کوئی نہیں جو ترے حسن کو مثال دے

[illegible] یہ تیشہ نہیں ڈالا — لیکن مجھے جب چاپ سلگنے تو دیا ہے

فرق آچکا دلوں میں گھڑی کی قیمتی کی ہے ___ کیا ہے تعلق نہیں بہت فسانہ سے

مخلوق چیختی ہے کہ تم جب ہی یہ بلا ___ دریا پکارتا ہے کہ رفتار دیکھیے

نشہ وہ تو تلاش اس کی بھی رہتی ہے مجھے ___ ہاتھ آنے پہ جسے چھوڑ دیا جاتا ہے

دیکھنے والوں کو احساس تک بھی نہیں ___ ایسے عالم میں تو سر چھوڑ دیا جاتا ہے

جہاں پڑتی ہو فقط ایک صدا کا سایہ ___ وہ جگہ کوئی ہو ویرانہ کہا جاتا ہے

آنکھ وہ قیدی کہ سب کچھ دیکھ کر بھی کچھ نہیں ___ دل وہ دیوانہ کہ زندہ دنیا بھی اڑا دے

سوچتا ہوں بتاؤں کچھ کہنے سے آخر فائدہ؟ ___ وہ سب سمجھتے ہیں کہ خاموشی بھی اک روداد ہے

سن لو تو فصل گل کی تمنا نہ کر سکو ___ جو داستان کہتے ہیں پتے جھڑتے ہوئے

پہچان لیا مجھ بھی بہت کسی نے ___ دیوانے پہ پتھر بھی اٹھایا نہ کسی نے

تو ور ہے کہ تم سب کچھ سوچتے ہیں ___ بکھرے روشنی کا کہ پیکر کی روشنی

ممکن ہو آپ سے تو بھلا دیجیے مجھے ___ پتھر پہ ہوں لکیر مٹا دیجیے مجھے

رفتار ایسی کہ ٹھہرتی نہیں آنکھیں ___ بے حرکت بھی چکر میں ستارہ بھی داں ہے

جو اپنے نام سے نسبت ہے تیری چھوڑی ___ ملتی تھی مجھ کو وہ خوشبو ترے پسینے سے

تمہاری یاد نے سینے کو کر دیا روشن ___ چمک اٹھا ہے یہ گھر ایک ہی نگینے سے

رسوائے شہر اب تری حرمت اسی میں ہے ___ پگڑی اتار کر سر بازار پھینک دے

وہ خاک ڈھے گی نہ دیکھی روشنی ہو ___ دیوانہ تو کیا چیز ہے صحرا نہ رہے گا

کیوں بانٹتی ہے مجھے دنیا اسی کے نام سے ___ کیا میرے چہرے پہ اس کا نام ہے لکھا ہوا

رات تجلی ہے اس میں کچھ بھی دیتا نہیں دکھائی ___ دن کی دھوپ میں دشمن ہوتا ہے سائے کا سایہ

دنیا ہے جی مجبور مگر میں نے تو بھیک نہ مانگی ___ تیرا دامن کھینچ لیا ہے جب بھی ہاتھ بڑھایا

تیرے گھر کی بھی وہی دیوار تھی دروازہ تھا ___ کچھ ایسی باتیں ہو گئیں جن کا مجھے اندازہ تھا

اب اس کی دھجیوں میں چھپاتے ہیں کائنات ___ وہ پیرہن کہ اپنے بدن پر بھی تنگ تھا

مت دیکھ تمنا کی طرف آنکھ اٹھا کر ___ اندھوں کی طرح تو رستے دریا سے گزر جا

میں نے چراغ سے بھی جلایا نہیں چراغ ___ میں کوئی بات تجھ سے کبھی بن کر نہ کہہ سکا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم ترے عشق [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] تم دنیا کرتے تھے
[illegible]

خاک میں اب [illegible]
[illegible] کرتے تھے

اب تو [illegible] کی عظمت بھی [illegible]
[illegible]

چونکہ کوئی نہیں اب [illegible]
[illegible]

کوئی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اک [illegible] نصیب میں
دونوں [illegible] کی [illegible]

[illegible] دشت [illegible] طلب
[illegible] کی جو [illegible] ساتھ ہے

تنہا روی بھی خوب نہیں راہِ عشق میں — اب کچھ بھی ہے پڑاؤ کہ کھلا ہے ساتھ اب

سو گیا رات کی تاریکی میں روتے روتے — آئے گی صبحِ درخشاں تو مجھے ڈھونڈے گی

عمر بھر ایک ہی تصویر رہی آنکھوں میں — کتنے آرام سے گزری ترے سودائی کی

شاعری راس کے سو کیا ہے کہ اس دنیا میں — آپ بھی خوار ہوئے تیری بھی رسوائی کی

رنگ تھا میں تو کیوں زمیں تم سے ہوئی لالہ زار — خاک تھا میں تو کیسے نہ اڑی ہو مجھے

کبھی مل بیٹھنا بھی چاہیے ناگزیر سا ہوگا — زیادہ رابطہ اچھا نہیں ہم سخت جانوں سے

مجھے شہزادہ [illegible] وہ مسافر یاد آتے ہیں — کوئی آواز دیتا ہے گئے گزرے زمانوں سے

دیوار کس طرف سے بڑھے گی پتہ نہیں — شب بھر شمار شہروں میں جنگل گھرا ہوا

چلتی ہے زیرِ دشت بھی پانی کی ایک لہر — تالاب شہر میں بھی ہرن تھا پیتا ہوا

بے برگ و بار خود کو سمجھتا رہا تھا میں — جب مل کے مجھ سے درخت تو دیکھو تو سبز ہوا

ڈرتا ہوں سایۂ سر سے جاتا رہے نہ آپ پر میں — چلتا ہوں آسمان کی طرف دیکھتا ہوا

دن نکلتے ہی وہ خوابوں کے جزیرے کیا ہوئے — صبح کا سورج مری آنکھیں چرا کر لے گیا

اس نے تو ان موتیوں پر خاک بھی ڈالی نہیں — آنکھ کی تھالی میں دل آنسو سجا کر لے گیا

پتھر نہ پھینک دیکھ ذرا احتیاط کر — ہے سطحِ آب پر کوئی چہرہ بنا ہوا

گرد سے مسافروں کی پہچان شکستگی — چلتا ہوں آپ اپنے قدم ناپتا ہوا

آنکھ سے اوجھل نہ ہونے پائی تھی سورج کی لاش — شام کے وقت آسماں جیسے کوئی شمشان تھا

رات سر پر آ چکی تھی منزلت بوجھل تھی جسم — پاؤں ڈھیلے پڑ چکے تھے راستہ ڈھلوان تھا

ہر طرف حدِ نظر تک دھند تھی پھیلی ہوئی — دشت کا ہر پھول تھوڑی دیر کا مہمان تھا

(علی محسن آنکھیں سے انتخاب)

[illegible] وہ تصویر سی صورت اس کی — [illegible] اس کی

وہ کہیں [illegible] — [illegible] اس کی

[illegible] — [illegible] کو نہیں کہتے

[illegible] — [illegible] کوئی بھی نہیں

چمن سے جانے یہ کیسے تھے رت جیسی بدلی بدلی تھیں
سب نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور ملا کوئی بھی نہیں

جس کے پیچھے گھر بیٹھا ہوں، حیرت ہے تنہا
سب میری جانب تکتے ہیں اور گیا کوئی بھی نہیں

ملے بھی وہ تو رہے ذکر اس سے موڑ کے
خبر نہیں ہے مجھے آنے کا حال اب کہنا

یہ کیا کہ شام و سحر روز ایک جیسے ہوں
یہ دائرہ ہے اسے زندگی نہ اب کہنا

چمن سے کہیں ڈھونڈ دیں سوچ کو
میں اپنا فرض سمجھتا ہوں شب کو شب کہنا

کھلی پڑی ہیں اس کے گھر کی کھڑکیاں میرے لیے
رخ مری جانب رہتا ہے رخ جیسی بھی ہے

اب کہاں لے جائیں ... کشتی کو
زندگی ہے زندگی اچھی بری جیسی بھی ہے

کچھ اور بھی وہ حسین ہو گیا خفا ہو کر
... سے لیے مری آنکھوں نے بے مزا ہو کر

یہ نور نور سے جب یہ تو کسی کی نہیں
الجھ پڑا ہوں میں خورشید سے دیا ہو کر

جو زندگی اگر میری بندگی کا نہیں
میں پوچھتا ہوں تجھے کیا ملا خدا ہو کر

یہ زندگی ہے کہ ریت ہے سنگریزوں کی
میں ٹوٹ پھوٹ گیا اس میں مبتلا ہو کر

میں سنگ میل نہیں ہوں مسافت ہوں
پڑا ہوں راہ میں تصویر نارسا ہو کر

میں جس کی سمت میں تھا اب وہ ڈھونڈے مجھے
گزر گیا وہی لمحہ گریز پا ہو کر

تجھے تلاش تھی جس کی وہ شخص ہی نہ رہا
بدل گیا وہ مرے غم سے آشنا ہو کر

تصویر سے خود لگا ہوں سے ہٹ گئے
میں جس کو چومتا تھا وہ کاغذ ہی پھٹ گئے

انسان اپنی شکل بھی پہچانتا نہیں
آ آ کے آئینوں سے پرندے پلٹ گئے

کس شوق سے وہ دیکھ رہے تھے ہجوم کو
جب میں نظر پڑا تو دریچے سے ہٹ گئے

اب بھی وقت کب ہوا ہے کہ ہوا تھا کہیں
ایسی چلی ہوا کہ سفینے الٹ گئے

پابندیاں تو صرف لگی تھیں زبان پر
محسوس یہ ہوا کہ مرے ہاتھ کٹ گئے

شہزاد پھر سے رخت سفر باندھ لیجیے
رستے بھی سوکھ جائیں گے بادل تو چھٹ گئے

واسطہ مجھ کو خدایا نہ پڑے لوگوں سے
چھوٹی باتوں کی توقع ہے بڑے لوگوں سے

ماں چیختی کوئی لڑکی کہ سنگ آوارہ
کون محفوظ ہے رستے میں کھڑے لوگوں سے

یہ الگ بات کہ لوگوں میں رہا شامل تو بھی
تیری خاطر بھی کئی بار لڑے لوگوں سے

گر نہ مل سکے موتی درد کے سمندر سے
اپنے رشتۂ جاں میں سنگ ہی پرو لیں گے

یہ سمجھ کے مانا ہے سچ تمہاری باتوں کو
اتنے خوبصورت لب جھوٹ کیسے بولیں گے

خدا کو مری حالت کی خبر رکھتا ہے
جان کر بھی وہ مری سمت نہ تکنے والا

دن کو گلدانوں میں اور رات کو خوابوں میں ہے
وہ ہے اک پھول شب و روز سے مہکنے والا

یہ خط کہ سوال نیا میرے سامنے
فارغ میں آج تک نہ ہوا امتحان سے

چہرہ جسے پلٹ کے بھی میں دیکھتا نہیں
شاید گزر رہے مجھے سائے جہان سے

چیزیں تھیں کیا کہ مجھ کو چکا چوند کر گئیں
میں کچھ خرید کر نہیں نکلا دکان سے

شہزاد جس شکار کا میں منتظر رہا
دیکھا لیے تو تیر نہ نکلا کمان سے

نظر کے سامنے خلد کی فضا پھر سے
زمین پر نہ کہیں پھینک دے خدا پھر سے

وہ آ چکا ہے مجھے جس کا انتظار نہ تھا
خبر نہ تھی در دل ہے کھلا ہوا پھر سے

امید کی یہ کرن دل میں کس لیے پھوٹی
نئی رتوں نے یہ کیا گل کھلا دیا پھر سے

کبھی بجھا تو سہی دل تو اپنے آپ میں تھا
چراغ جاں کے اس نے جلا دیا پھر سے

وہ جا چکا تو پلٹ آئی میری بینائی
وہ جانتا تو مجھے مڑ کے دیکھتا پھر سے

میں اس کی راہ کی دیوار بن گیا شہزاد
یہ سوچ کر کہ گرد وہ چلا گیا پھر سے

دل سے امیدیں لگاتے ہوں تو ضبط لے جائے گا
جاتے جاتے وہ مرے گھر کا دیا لے جائے گا

دیکھیے سورج کی آنکھوں میں نہ آنکھیں ڈالیے
اک کرن بھیجے گا بینائی چرا لے جائے گا

میں تو خوشبو ہوں مری قسمت میں ہے بیتابی نہیں
تو تو خوشبو ہے تجھے جھونکا اڑا لے جائے گا

کچھ نہیں شہزاد تو ترک تعلق ہی سہی
کب تلک اس فیصلے کو کل پہ ٹالے جائے گا

ہم اس لڑائی کو شرط ادب سمجھتے ہیں
وہ سامنے بھی اگر آ گیا ملیں گے نہیں

پہاڑ سی نظر آتی ہے مجھ کو باقی عمر
ترے بغیر تو یہ روز و شب کٹیں گے نہیں

جو ہم نے دیکھا ہے لفظوں میں کیسے آئے گا
جو نقش دل میں ہیں وہ ریت پر بنیں گے نہیں

ریزہ ریزہ کرچیوں میں تصویروں کے انبار
کس کا چہرہ دیکھتے وہ آئینہ ٹوٹ گیا

اس کے دم سے یکتائی تھی لیکن اس کے بعد [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] / [illegible] لگتا ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible] دوسروں سے جب سنتے ہیں
بدل گئے ہیں جینے کے ڈھب سنتے ہیں
[illegible] کہنے کی خواہش [illegible] تب سنتے ہیں

ہمارا فیصلہ کرنے کئی بیداد گر بیٹھے
ذرا سیلاب آیا اور ترے دیوار و در بیٹھے
[illegible] ہو گئے سائے میں اک [illegible] بیٹھے
فضا میں گرد کے [illegible] / [illegible] کی تمنا کی نہ خوش خاک پر بیٹھے
[illegible] / یہ مٹی تھی [illegible] پاؤں دھر بیٹھے

فصل گل خاک ہوئی جب [illegible] تو نے / [illegible] بہت دیر لگا دی تو نے

تیرا خوبصورت [illegible] میں کھلے [illegible] — سو گئی تھی [illegible] حیرت [illegible]

زندگی جب تجھے جینے کے لیے چھوڑ دیا — سب [illegible] تک [illegible] تو نے

کوئی صورت بھی رہائی کی نہیں رہنے دی — اپنی دیوار [illegible] دیوار [illegible] تو نے

بیچ کر رکھے ہزاروں خواہشوں کے قافلے — وحشت دل میں [illegible] کے داغوں کی تھی

تو نے خود ترکِ تعلق کی قسم کھائی تھی — اور ہم نے [illegible]

پرکشش جتنی بھی تھی [illegible] — فلک میں [illegible] حقیقی [illegible]

اس [illegible] میں بھی جگہ میں نے بنا دی [illegible] — سنگِ تربت [illegible] نقش [illegible]

[illegible] منظر [illegible] — [illegible] میں تو [illegible] کھڑکیاں

یہ اور بات ایک قدم [illegible] چل سکیں — سنتے ہیں اس زمیں کی وسعت ہے بیکراں

آیا نہیں وہ لمحہ [illegible] گرفت میں — کشمکش میں ٹوٹ گئیں [illegible]

کیا جانے کیا لگے کہ ہوئی ہیں [illegible] — بھیگی ہوئی زمیں ہے [illegible]

میں آئینہ تھا ٹوٹ گیا تیرے ہاتھ سے — کیوں [illegible] مجھ میں [illegible]

اک زلزلے سے کوہ کی ہیئت بدل گئی — تنہا [illegible] مجھ کو [illegible] نہیں [illegible]

مثالِ موج تڑپ [illegible] تھا — نہ ڈوبتا تھا نہ دریا کے پار ہوتا تھا

پکارنے کی کبھی خواہش [illegible] — پکار کر بھی اسے [illegible] تھا

تراش کرتی تھی [illegible] ذات مجھے — یہ کیفیت بھی [illegible] سر پہ سوار ہوتا تھا

آگ سے پھول جنوں [illegible] — [illegible]

[illegible] کائنات [illegible] — [illegible]

بہا کر لے گیا سیلاب سب کچھ — فقط [illegible] ویرانی [illegible]

اگرچہ [illegible] — [illegible] آنے کی

[illegible] — [illegible]

مری اپنی ذات [illegible] میں ہوں [illegible] — [illegible]

وہ تجربے میں [illegible] ہوں [illegible] اس کا ساتھ کیا — [illegible]

کبھی میرے خوں کی زرق برق پوشش ہے
کبھی [illegible] آنسو [illegible]

اب دل پہ ہاتھ رکھ کر شب تو سو گئی ہے
درد دل [illegible] مشکل سے [illegible]

وہ چاند سے ترستے [illegible] میں چھپوں کیسے
تھکا ہوا ہوں سفر [illegible] کا گرد [illegible] کیسے

مقیس شب میں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] رہوں کیسے

ہر دم تری شبیہ تھی آنکھوں کے سامنے
تب بھی ہم ہیں سکے تب ساتھ ہی رہے

کوئی رشتہ ہیں [illegible] کا تصویر کے ساتھ
[illegible] ہونٹوں پہ [illegible] آنکھوں میں

خوشبو میں [illegible] گئے [illegible]
ایک حسرت [illegible] آنکھوں میں

پیار کا وہی انداز عمر کا وہی آب [illegible]
گر چہ میں ملاقات ہی کی ہے ایک مدت کی

اپنے بند کمرے میں میں تنہا [illegible]
[illegible] کو [illegible] دھوپ کس قیامت کی

یاد جب بھی کرتا ہوں ہونٹ جلنے لگتے ہیں
[illegible] گرمیاں رفاقت کی

میں ہوں کا تصور [illegible]
[illegible] نفرت کی

اہل درد نہیں [illegible] ہوتے ہیں
[illegible] ایک ساعت کی

([illegible] انتخاب)

[illegible]
[illegible]

دیکھ اپنے [illegible] ہوتے [illegible]
[illegible] ہوتے ہوئے

[illegible]
کس قدر [illegible] ہوتے ہوئے

میں بھیگی [illegible] کی رات
[illegible]

ہیں سنگ سنگ [illegible] تصویر
[illegible]

[illegible]
وہ [illegible] حسرت

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] نکلے گی

[illegible]
[illegible] اس میں

[illegible] آنسو بھی [illegible]
[illegible] دریا کو خشک کر دیا اس میں

رچ گئی ہے کمرے میں کچھ ملی جلی خوشبو ___ ایک تو ہوں میں موجود اور کون تھا اس میں
لاج رکھ لیتے ہیں میری منہ پہ کچھ کہتے ہیں ___ دشمنی کا کچھ سلیقہ تو مرے یاروں میں ہے
کون سی شے لے جانے نہیں دیتی دل سے ___ تو بس اجڑے ہوئے گھر میں سلامت کیا ہے
ہے مجھ کو آرزو کسی کی کبھی وہ موج تو اٹھے ___ وہ میری جان کبھی ملنے مجھے اتار گیا ہوگا
عجیب رنگ کا وہ پھول تھا کہ پھر نہ ملا ___ ہر ایک رنگ میں اس کی شباہتیں ہیں بہت
میں چاہتا ہوں حقیقت پسند ہو جاؤں ___ مگر ہے اس میں یہ مشکل حقیقتیں ہیں بہت
کبھی کبھی جھلک اٹھتا ہے آب در نگہ ان کا ___ وگرنہ دشت وہ سوکھے ہوئے سمندر ہیں
جو تیری یاد میں گذرے وہی پل زندگی تھے ___ بظاہر سب گھڑیاں سامنے ہیں ایک جیسے ہیں
بنا لیے سنے رستے ہوا کی لہروں نے ___ زمیں دیکھتی رہی اور دشت سوکھ گیا
آباد ہوئے محل تو سنسان ___ کتنے ہی گھر اجڑ گئے ہیں

ہر لمحہ [illegible] سب [illegible]
ہے جس کا [illegible] ستارہ صبح
وہ شہر کو رکھ بلند شہزادے ___ شاخوں کو زمین پر جھکا دے
ہو کار طلب تو مجھے عشق پا ندے
بکھرا ہوا سیدہ سمندر حریف
دی ہے گر امنگ تو پھر رنگ بھی دے
دل بہت ہے [illegible] سب ستا رہے ہیں ___ وہ مجھ کو دیکھتے ہیں مسکرا دے
یوں بھی [illegible] کی رہے یہ گھر ___ [illegible] کوئی تو ہو
[illegible] ___ [illegible] ستارہ کوئی تو ہو
یہ کیا [illegible] سارا رہ گیا ___ مجھ [illegible] کوئی تو ہو

(زحلیہ ستاں سے نکالے)

سب پرندوں کی طرح محتاج پر نہیں ___ جس کو اڑنا ہے وہ اڑتے ہیں ہوا کوئی بھی ہو
کچھ بھی دعویٰ [illegible] کا ___ وہ کے سنگ بھی [illegible] تجھے مجھ کو

میں نے کیا پایا ہے اس پاؤں کی مٹی ہو کر　　دل ہے تو صلہ ہے کہ تجھے سمجھاؤں میں
عمر شہزاد ڈھونڈتے گزری لیکن　　حال یہ ہے کہ جہاں جاؤں اسے پاؤں میں

یہ سوچ کر اسے ملنا کہ جب ملو گے اسے　　اگر وہ کچھ نہ کہے گا تو کیا کہو گے اسے
وہ روشنی کی طرح ہاتھ سے نکل جائے گا　　تمام عمر فقط ڈھونڈتے پھرو گے اسے
یہ اور بات کہ جی کا زیاں ہے اس میں بھی　　مگر وہ کون ہے یہ جان تو سکو گے اسے
ابھی تو دھوپ میں جی بھر کے دیکھ لو اس کو　　چراغ لے کے کہاں ڈھونڈتے پھرو گے اسے
وہ آ گیا تو کب آؤ گے اپنے آپ میں تم　　چلا گیا تو جدا کس طرح کرو گے اسے
وہ ایک خط کہ خزانہ بھی اور سانپ بھی ہے　　جلا ہی دو گے مگر یاد تو رکھو گے اسے
عجیب کیف سا ہے شام کی اداسی میں　　وہ رت بھی آتی ہے کیا دیکھتے چلو گے اسے
تھپک تھپک کے سلاتے ہو تم تمنا کو　　کہ جیسے حشر تلک جاگنے نہ دو گے اسے
ہزار بار قلم ٹوٹ ٹوٹ جائے گا　　جو بات دل میں ہے تم کس طرح لکھو گے اسے
ستارے جتنے میسر ہیں ایک تال پہ رقص　　وہ جانِ نغمہ سہی کس طرح سنو گے اسے
دل فسردہ بھی شہزاد کام کی شے ہے　　خیال آئے گا جب خاک کر چکو گے اسے

● ●

ظفر گورکھپوری

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ظفر گورکھپوری

[illegible]

انتخاب کلام

[illegible]

[illegible]

بھائی ظفر بیگ جیواں کا دشواس

[illegible]

[illegible]

... کس کے گھر جائے گی
میں ... پہلے دکھ سکھ کی آواز ہوں

[illegible]
... نسلوں نے ہم سا کیا پیا ہوگا

[illegible]

[illegible]

وہ ذرہ ذرہ سمٹنے آیا تھا سارا وسے دیا میں نے
بس دیوار کسی در کے حوالے کر دو
مجھ کو بھی زخم آئیں گے پتھر نہ مارو دوست

[illegible]

آسماں سر پہ ہے، مانگ دعا آداں

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
اک تاج محل ہی مری بستی میں نہیں تھا	[illegible] تھی
[illegible]	[illegible] تھی
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
شفق کے رنگ میں بنلا گیا مجھے کل شام	[illegible]
معلوم نہیں [illegible] کب چور ادھر آئے	ہر جسم کوئی ٹوٹا دروازہ نظر آئے
مداریوں کا تماشا ہے زندگی میری	[illegible]
[illegible]	[illegible]
محبت مشکل [illegible]	[illegible] میرے جینے کا
[illegible]	[illegible]
زندگی ہے فقیر کی جھولی	درد کی بھیک ڈالتے جاؤ
مرے لیے کسی قاتل کا انتظار نہ کر	کریں گے قتل خود اپنی [illegible] مجھ کو
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

دیکھیں قریب سے بھی تو اچھا دکھائی دے
اک آدمی تو شہر میں ایسا دکھائی دے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
بدلے موسم اور خوشبو دار ہو کر آئے گا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] سب تجھ سے گر [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اب بھیک مانگنے کے طریقے بدل گئے
[illegible]

جس عہد میں [illegible]
اس عہد کے سلطان سے [illegible] ہوئی ہے

پھر اس شہر کی سب سے بڑی حویلی میں
تمام [illegible] تقسیم ہو گئیں

بس زندگی کا نام ہی [illegible] میں لطف ہے
[illegible]

زندگی بچہ ہے اس کا دل نہ توڑ
خواب کی ننھی سی گڑیا بھیج دے

زندگی یہ بھی بہت ہے [illegible] میں سمجھے
[illegible]

[illegible]
مکان ایسے گرا اتنا بھی سایہ دار نہ رہے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
حافظ شہر کا [illegible] ہے خبر میں رہیے

[illegible]
[illegible]

[illegible]

عرفان صدیقی

عرفان صدیقی پ ۱۹۳۶ء

عکسِ تحریر

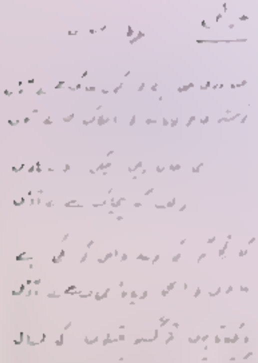

عرفان صدیقی

عنایت نامہ ملا۔ [illegible] کرم فرمائی [illegible] غزلوں پر توجہ دونوں کے لیے بہت شکر گزار ہوں:

اگر میں عرض نہ کروں کہ سن رہا ہے کوئی [illegible] تو پھر مرا سخن بے زبان نہ بن جائے

حسب ارشاد تین نئی غزلیں اور چار پانچ متفرق اشعار بھیج رہا ہوں۔ کوئی خاص وجہ ترجیح نہیں ہے بس یہی پسند [illegible] سے منتخب کر دیئے ہیں [illegible] آپ چاہیں تو خود [illegible] اپنے نئے مجموعے [illegible] کی [illegible] ہے

[illegible]

والسلام — مخلص۔ عرفان صدیقی

انتخاب کلام

دل ناداں طرف موج ہوا سوچ کے چل
پھر نہیں لوٹ کے آنا ہے ذرا سوچ کے چل

تازہ قریوں کے لیے کوچ مبارک لیکن
[illegible] ساری زمینوں کا خدا سوچ کے چل

تشنگان رہ تسلیم [illegible]
[illegible] سوچ کے چل

[illegible] نہیں ہوتا [illegible]
[illegible] رشتہ [illegible] سوچ کے چل

اب وہ اگلی سی کشش [illegible]
مجھ سے کہتا ہے [illegible] سوچ کے چل

یک خواہش کی [illegible]
ایک اندیشے نے چپکے سے [illegible] سوچ کے چل

اب کے [illegible] معرکہ صبر کا [illegible]
کچھ ہنر [illegible] سوچ کے چل

جب رزق [illegible] خاک [illegible]
تو شہر [illegible]

[illegible]

یاراں، مجھے ان چیزوں سے نشہ نہیں ملتا

[illegible]

○

[illegible]

○

[illegible]

[illegible]

[illegible] — اس کے آگے ماہ سدان طلب دور ہے

[illegible]

[illegible] — اگرچہ نقش شاہ دیوار سے نکل آیا

[illegible] — میں خود کو بیچ کے بازار سے نکل آیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور بھی ... بے پروازی دیکھا تم نے ... بے پروائی بھی نہیں

... کو تہذیب سکھی بیٹھا ہوں ... مجھے ... والی بھی نہیں

تو نے ... اپنے کا نتیجہ دیکھا ... [illegible] ... خاک

... سلطانت نہیں ... منہ خاک پہ بیٹھا ہوں برابر اپنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طلوع ہونے کو ہے پھر کوئی ستارۂ غیب ـــ وہ دیکھو پردۂ افلاک پھٹا جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

○

[illegible]
اٹھو کہ چلنا ہی تو ہے کوچ کی تیاری کیا
[illegible]

○

[illegible]
کب تک یہ سوچ سوچ کے ہلکان ہو چکے
[illegible]
اپنا نسب بھی کوئے [illegible] میں بار ہے
[illegible]

○

[illegible]
وہ روحانیاں کی پاکیزگی بھی کا ہے پنا
[illegible]
یہ وحشت اور یہ شکستگی طرفہ تماشہ ہے
[illegible]
اگر سمجھو تو تنا عرض کرنا چاہتا ہوں میں
[illegible]
مجھے کچھ شوق نظارہ بھی ہے گلزار خوباں میں
[illegible]

[illegible] ‏ [illegible]

○

[illegible] نہیں ‏ [illegible] نہیں

[illegible] ‏ [illegible] نہیں

[illegible] ‏ [illegible] نہیں

[illegible] ‏ [illegible] نہیں

پوچھو [illegible] کیا میں نہیں خدا پرست ‏ [illegible] نہیں

دونوں [illegible] ‏ [illegible] نہیں نہیں

گرمی [illegible] ‏ [illegible] نہیں نہیں

کیفی اعظمی

کیفی اعظمی

عکس تحریر

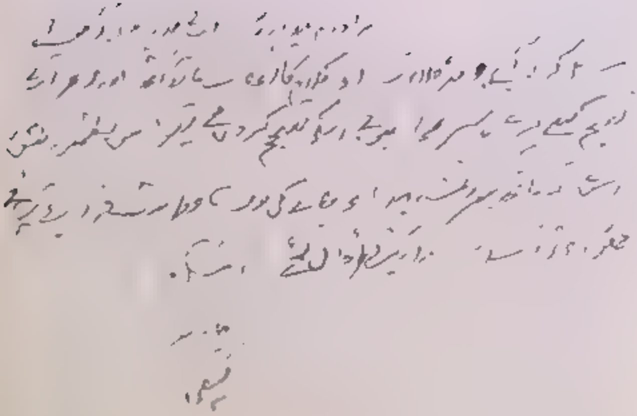

کیفی اعظمی

[illegible]
سنی حکایت ہستی تو درمیاں سے سنی نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم

میرے والد مرحوم کا نام سید فتح حسین رضوی تھا۔ وہ زمیندار تھے لیکن گھر پر کھیتی بھی ہوتی تھی یعنی خاصی خوشحال تھی لیکن ان کی دور بیں نگاہوں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ اب ہندوستان میں زمینداری کا کوئی مستقبل نہیں ہے اس لیے انھوں نے گاؤں سے نکل کر اودھ کی ایک ریاست بلہرہ میں ملازمت کر لی اور بچوں کو لکھنؤ میں رکھا تاکہ ان کی تعلیم و تربیت ٹھیک سے ہو سکے۔ میں پانچ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ مجھ سے تینوں بڑے بھائی گریجوئیٹ ہیں جب میرے پڑھنے کے دن آئے تو نجانے کیوں ابا مرحوم نے مجھے مولوی بنانا چاہا اور میں شیعوں کی مشہور دینی درسگاہ سلطان المدارس میں داخل کر دیا گیا۔ خیر میں وہاں مولوی تو نہیں بنا مگر اردو فارسی اور عربی کے کئی امتحانات لکھنؤ اور الہ آباد یونیورسٹیوں سے پاس کیے۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے دبیر ماہر، دبیر کامل اور مولوی، الہ آباد یونیورسٹی سے منشی، منشی کامل اور [illegible] امتحانات میں نے پاس کیے تھے کہ اس کے بعد انگریزی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کروں گا لیکن [illegible] سیاست اور شاعری کا جنون سر پر سوار ہو گیا اور تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ شاعری کی [illegible] گیارہ برس کی عمر میں [illegible] میں نے پہلی غزل لکھی۔

میں نے جس ماحول میں جنم لیا تھا وہ [illegible] تھی۔ شاید گھر میں [illegible] کی وجہ سے ایک تو میر انیس کے مرثیے بڑے ذوق سے پڑھے جاتے تھے۔ ابا مرحوم خود شاعر نہیں تھے کبھی کبھی فارسی میں کچھ کہہ لیا کرتے تھے لیکن ان کے شاعری کا ذوق بہت اچھا تھا اس وجہ سے گھر پر [illegible] اردو کے تمام اساتذہ کے دواوین رکھے تھے۔ مجھے بچپن میں [illegible] مطالعے کا [illegible] اس وقت جتنا پڑھتا تھا اس کا بہت کم حصہ سمجھ میں آتا تھا لیکن مطالعے کی عادت ہو گئی جو اب تک جاری ہے۔ میرے تینوں بڑے بھائی شاعر تھے۔ بڑے بھائی سید ظفر حسین رضوی تخلص مجروح تھا۔ منجھلے بھائی سید [illegible] حسین رضوی تخلص [illegible] تھے اور [illegible] بھی۔ بھائی صاحبان تعطیلوں میں جب گھر آتے [illegible] کلام سناتے تو میں بھی [illegible] جب [illegible] تو [illegible] گھر میں [illegible]

دیئے ... مجھے اس بات سے بہت تکلیف ہوتی ہے ہوتے ہوئے ... کے ... کیا میں روتا ہوں گھر ... بات کرتا ہوں مجھے سمجھتے ہیں ... بچے ... بات بڑی ... کے دکھ ... گا ... باقی سب ... چھپا کے ... تو ... دل بڑے ... ہوں گے۔ مگر ... ساتھ ... ایسا کیوں ہو ... میں نے شاعری ... شاعری ... سیاست کا شوق ساتھ ساتھ ... سیاست میں ... سیاست ... خاندان میں اور کسی کو سیاست سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی مجھے اس بات پر بہت فخر ہے کہ میرے خاندان میں کبھی کوئی فرد فرقہ پرست سیاست سے ... نہیں ... تھا۔

اس وقت میری عمر لگ بھگ ۶۵ برس ہے ... ہو چکے ہیں اردو کا دیوان ... کے ... مجھے ... ہے۔ میری ... بہت کامیاب ... میں۔ میری بچی ... بہت مشہور اور بہت ہی کامیاب فنکارہ ہیں۔ میرا ... بہت بڑا ... میں ہے۔ ... میں رہتے ہیں میں اپنی بچی کبھی ... ہے چھوٹے سے ... اور ... کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اپنی شاعری سے ... ہوں ... زیادہ لکھتا ہوں۔ ایک بڑا ... لکھنے کا ارادہ ہے ... ہوں اگر زندگی نے ... ساتھ ... تو ... ایک مکمل ہو سکے۔ اس کے بعد موت تو آئے گی لیکن میں مروں گا نہیں۔

انتخاب کلام

... شیب و فراز سے ... بجا ل جل اٹھے
... کے بعد ... کی نگاہ ... مگر ... جل اٹھے

... دیکھ ... کے قابل ہو جائے

... گلستاں ہو ... پریشاں ہونا

... میں ... کہیں ایسے میں میر قصۂ غم بھی بیاں ہوتا

... دیکھئے ... یارب ... سانس لینے پیتے

بس ... کا حال دل ... میں ... اس فسانے میں

ابھی میں عشق کی قسمت بدل بھی سکتی ہے — جو وقت بیت گیا مجھ کو آزمانے میں
یہ کہہ کے ٹوٹ پڑا شاخِ گل سے آخری پھول — اب اور دیر ہے کتنی بہار آنے میں

سرخرو وہ ہے بدنام جفا بھی نہ ہوئی — دل اس انداز سے توڑا کہ صدا بھی نہ ہوئی
تنا مایوس نہ ہو اپنے خدا سے کوئی — ہاتھ اٹھے رہ گئے اور ہم سے دعا بھی نہ ہوئی

سنا کر مری جو ان سے کل سے افسانے — شب اجنبی میں یہاں کس کو کون پہچانے
یہاں سے جلد گذر جاؤ قافلے والو — ہیں میری چاہ کے پھونکے ہوئے یہ ویرانے
صبا اگر ہے تو میرا سلام کہہ دینا — مجھے تو آج طلب کر لیا ہے صحرا نے
جب ان سے پچھلے پہر کوئی تشنہ کام اٹھا — زمیں پہ ٹوٹ گئے ہیں بادلوں نے پیمانے

تمہیں نے دل کو دل سمجھا نہیں ہے — کوئی ارمان نہ ہوا ایسا نہیں ہے
مرے سینے میں ہیں ذرے بکھر کر — کسے ہو تجھ پہ الفت نہیں ہے
مری باہوں سے آگے جا رہی ہو — مگر آگے کوئی دنیا نہیں ہے

وہ تیغ مل گئی جس سے ہوا ہے قتل مرا — کسی کے ہاتھ کا اس پر نشان نہیں ملتا
کھڑا ہوں کب سے میں چہروں کے ایک جنگل میں — تمہارے چہرے کا کچھ بھی یہاں نہیں ملتا
تو اک خدا نہیں ملتا تو کیا ستم یہ ہے — مجھے خود اپنے قدم کا نشاں نہیں ملتا

ملی تارہا تھا ٹھوکریں رستے میں سنگ راہ تھا — منزل پہ ڈھونڈتا ہوں کہ کیا ہو گیا کوئی
سب راستے تمام جو تھے بیکار ہو گئے — اس شہر میں جو مجھ سے خفا ہو گیا کوئی

دیوانہ پوچھتا ہے یہ لہروں سے بار بار — کچھ بستیاں یہاں تھیں بتاؤ کدھر گئیں
یادیں بھی ان کو کھو بھی دیا جب بھی ہو تیرے — اک مختصر سی رات میں صدیاں گذر گئیں
ہم ٹوٹنے کا کوئی غم نہیں ہے مجھے — غم ہے تو یہ کہ چاندنی راتیں بکھر گئیں

جو دورِ رفتہ میں بھی کب کسی کا رہا — بچھڑ کے ان سے سلیقہ نہ زندگی کا رہا
زمیں نے بوجھ اٹھایا نہ جانے کس کس کا — رہا جو نقشِ قدم تو کسی کسی کا رہا

یہ حقیقت ہے ملک گلستاں تو نہیں — میری تعبیر ترا آسماں تو نہیں
آج سرگرم ہیں کچھ لٹیرے بہت — راستے میں کوئی کارواں تو نہیں

رکھ حویلی کی بنیاد یہ دیکھ کر ... اس زمیں پر کوئی آسماں تو نہیں

کوئی جب سے شریکِ کارواں ہے ... مرے قدموں کے نیچے آسماں ہے
ہماری آرزو کا امتحاں ہے ... چلو دیکھیں کہاں تک آسماں ہے

آج سوچا تو آنسو بھر آئے ... مدتیں ہو گئیں مسکرائے
ہر قدم پر ادھر مڑ کے دیکھا ... اس کی محفل سے ہم اٹھ تو آئے
رہ گیا درد بن کے سراپا ... درد دل میں چھپائے چھپائے
دل کی نازک رگیں ٹوٹتی ہیں ... یاد اتنا بھی کوئی نہ آئے

مدتیں ڈھونڈتے ان کو بیت گئے مگر [illegible] ... جو گھر میں بیٹھا ہے اور روشنی کرے
[illegible] گئے جو بھی ہو نئی آدمی جب کا ... خدا تراش لیا اور بندگی کرلی

ایک پھر اک خبر سناؤ تیرے شہر میں ... پھر بنیں گی مسجدیں نئی تیرے شہر میں
آج پھر ڈھونڈیں گے تیرے گھر کی [illegible] ... آج پھر دیکھ گیا دیوانہ تیرے شہر میں
[illegible] کے دیکھو جب کی ہے رات ... [illegible] ہر طرف دیوانہ تیرے شہر میں

دور تک چھائے تھے خشک سائے ... ہم سے آنگن سے دھوپ لے لے
ایسے لمحے بھی عشق میں آئے ... حسن سے ناز ہم نے اٹھوائے
حاصلِ زندگی ہے اک وہ رات ... چاند بانہوں میں جب نکل آئے
پتھر کے شہر [illegible] کبھی پائے ... ہر جگہ سے آئینے ٹوٹ گئے
دیواریں تو ہر طرف کھڑی ہیں ... کیا ہو گئے مہربان سائے
جنگل کی ہوائیں آ رہی ہیں ... کاغذ کا یہ شہر اڑ نہ جائے

وہ بھی سر دھننے لگے [illegible] کے بعد ... [illegible] سخن کے بعد
علاج [illegible] ... یہی سوال یہ ہے کہ [illegible] کے بعد
[illegible] خواہشوں کی [illegible] ... [illegible] کے بعد
[illegible] دیکھے [illegible] ... [illegible] کے بعد
[illegible] ... [illegible]

[illegible] آپ کا [illegible] تھی — دیکھا جو ہم نے مڑ کے تو پتھر کے [illegible]
[illegible] پتھر [illegible] — [illegible] پتھروں کی [illegible]
[illegible] ہنسنے لگے فرشتے جو دیکھا ہمیں — [illegible] گنبد [illegible]

[illegible] جلدی نہیں جاتی — وہ [illegible] نہیں جاتی

[illegible] راستہ تو چلے — میں گر تھک گیا [illegible] تو چلے
[illegible] میں کیسے اٹھا پاؤں گا — آپ اینٹوں کی حرمت بچا تو چلے
[illegible] زمیں کی تہیں — میں [illegible] کچھ پتہ تو چلے

[illegible] تو قبر میں جو ہوں [illegible] — [illegible] کسی [illegible] لگے
[illegible] لگتی ہے [illegible] کو — [illegible] لگے
[illegible] جس کو کچل دیتی ہے — [illegible] لگے

[illegible] میں کیا کیا — [illegible] زیر قدم [illegible] ہیں کیا کیا
نشیب ہستی سے افسوس ہم ابھر نہ سکے — [illegible] ہیں کیا کیا
[illegible] دل — [illegible] ہیں کیا کیا

ہاتھ آکر لگا گیا کوئی — میرا چھپر اٹھا گیا کوئی
لٹ گیا اک [illegible] بھی — شہر میں [illegible] آگیا کوئی
میں [illegible] — اشتہار اک لگا گیا کوئی

[illegible] جل رہا ہے جلے پر دھواں نہ ہو — [illegible] کے بعد کوئی [illegible] نہ ہو
[illegible] بھی گجر کے [illegible] — [illegible] نہیں تو کوئی [illegible]

[illegible] گلستاں کو [illegible] — [illegible] تھے [illegible]
[illegible] محبت [illegible] — [illegible]

نیا حسن

[illegible]

○

کبھی تو [illegible] انتشار سا ہے
جہاں کو اپنی تباہی کا انتظار سا ہے

[illegible]
یقین [illegible] میں [illegible] سا ہے

میں [illegible] گریباں کا چاک [illegible]
کہ آج دامن یزداں بھی تار تار سا ہے

سجا سنوار کے جس کو ہزار ناز کیے
اسی پہ [illegible] سا ہے

تمام جسم ہے بیدار فکر خوابیدہ
[illegible] پیچھے [illegible] سا ہے

سب اپنے [illegible] چلتے ہیں
خود اپنے دوش پہ [illegible] سوار سا ہے

جسے پکاریے ملتا ہے اک کھنڈر سے جواب
جسے بھی دیکھیے ماضی کا اشتہار سا ہے

ہوئی تو کیسے بیاباں میں آ کے شام ہوئی
کہ جو مزار یہاں ہے مرا مزار سا ہے

کوئی تو سود چکائے کوئی تو ذمہ لے
اس انقلاب کا جو آج تک ادھار سا ہے

○

○

جب بھی چوم لیتا ہوں ان حسین آنکھوں کو
سو چراغ اندھیرے میں جگمگانے لگتے ہیں
پھول کیا شگوفے کیا چاند کیا ستارے کیا
سب رقیب قدموں پر سر جھکانے لگتے ہیں
رقص کرنے لگتی ہیں مورتیں اجنتا کی
مدتوں کے لب بستہ غار گانے لگتے ہیں
پھول کھلنے لگتے ہیں اجڑے اجڑے گلشن میں
پیاسی پیاسی دھرتی پر ابر چھانے لگتے ہیں
لمحے بھر کو یہ دنیا ظلم چھوڑ دیتی ہے
لمحے بھر کو سب پتھر مسکرانے لگتے ہیں

○

مجروح سلطانپوری

مجروح سلطانپوری (پ ۱۹۱۵ء)

عکس تحریر

بسمه تعالی

[illegible] تفحص کردیم

[illegible]

برای عافیت عزیزان

[illegible]

مجروح سلطانپوری

● تاریخ پیدائش: ۱۹۱۵ء [illegible] سلطان پور میں ● تعلیم: عربی فارسی طب یونانی ● طبابت [illegible] سال [illegible] ● ۱۹۴۵ء سے ذریعۂ معاش: فلموں میں نغمہ نگاری ● پہلا مجموعہ کلام: غزل [illegible] ۱۹۵۶ء میں [illegible] احمد جالندھری نے [illegible] بی۔ گرگ۔ فیڈرل بی ایریا کراچی ۸ سے شائع کیا ہے [illegible] ۱۹۵۶ء سے اب تک [illegible] ہی ہے آئندہ بھی یہی [illegible] گا۔

میں ایک زمیندار [illegible] کا اکیلا بیٹا ہوں۔ میرا نام اسرار حسن خاں اور تخلص مجروح [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] عربی فارسی [illegible] اور عربی ہی میں طب یونانی کی تکمیل [illegible] پریکٹس کرنے کے باوجود وطن سلطان پور میں جہاں شعر و شاعری [illegible] ایک شاعر کی حیثیت سے [illegible] ۱۹۴۰ء [illegible]

[illegible] صدیقی صاحب کا [illegible] ملفوظوں پر [illegible]
[illegible] کا [illegible] میں [illegible] اچھا [illegible]
[illegible] اور کسی [illegible] کی ضرورت نہیں تھی [illegible] آبادی [illegible] تہذیب [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] شاعر [illegible] ۱۹۴۷ [illegible]
[illegible] سے [illegible] وابستگی [illegible]
[illegible] نہیں تھی اگرچہ [illegible] کی عظمت کے
[illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] ۱۹۴۶ [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible] زندگی [illegible] دیکھ [illegible]

[illegible] ترقی پسند [illegible]
[illegible] کی حیثیت سے [illegible] تھوڑی [illegible]
[illegible] کا [illegible] تھوڑی [illegible] لکھی

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] غزل میں [illegible] موضوعات [illegible]
[illegible] مستقل [illegible] کے ساتھ
آگے بڑھا جا سکے [illegible] اس وقت تک [illegible] ایسے
[illegible] ممکن بھی [illegible]
[illegible] ۱۹۴۵ [illegible] کے نام سے منسوب
کرتا ہوں [illegible] نہیں [illegible] ہیں۔
[illegible] مطمئن ہو کر
[illegible] ہندوستان [illegible] ممالک کے اردو [illegible]
میں [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] جاتے ہیں مثلاً:

[illegible] کیا

دیکھ زنداں سے پرے رنگِ چمن جوشِ بہار — رقص کرنا ہے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ

ہم ہیں متاعِ کوچہ و بازار کی طرح — اٹھتی ہے ہر نگاہ خریدار کی طرح

[illegible] رفتگاں — [illegible] کی طرح

ستونِ دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ — جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے

[illegible] — میں [illegible]

سر پر ہوائے ظلم چلے سو جتن کے ساتھ — اپنی کلاہ کج ہے اسی بانکپن کے ساتھ

[illegible] کی روایت کے مطابق [illegible] کو منزل کے پاس [illegible] سفر کہتے ہوئے یہ شعر

مجھے سہل ہو گئیں منزلیں وہ ہوا کے رخ بھی بدل گئے — ترا ہاتھ ہاتھ میں آ گیا کہ چراغ راہ میں جل گئے

[illegible] — [illegible]

جلا کے مشعلِ جاں ہم جنوں صفات چلے — جو گھر کو آگ لگائے ہمارے ساتھ چلے

یوں تو میں نے کچھ قطعات اور اشعار اور بھی کہے ہیں مگر یہ چند اشعار ایسے ہیں جو اردو دنیا میں زبان زد ہیں۔ ورنہ جیسے کئی شعر [illegible] کی تفصیل کی جگہ نہیں ہے۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ میری غزلوں کا پہلا ایڈیشن انجمن ترقی اردو نے ۱۹۵۳ء میں شائع کیا تھا مگر یہ میری یادداشت کی غلطی ہے۔ دراصل پہلا ایڈیشن [illegible] ۱۹۵۳ء میں [illegible] سے مکتبہ ترقی اردو نے شائع کیا تھا۔ اس کے بعد [illegible] اور بھی کئی ایڈیشن شائع ہوئے [illegible] ایک اور [illegible] ایڈیشن شائع کیا جو ۱۹۷۰ء میں [illegible] اور ۱۹۹۲ء میں [illegible] بک ڈپو حیدرآباد سے شائع کیا۔ [illegible] میں نیا کلام بھی نئے ایڈیشنوں میں شامل ہوتا رہا۔ در حقیقت [illegible] بھی ہوتا رہا۔ [illegible] کی ضخامت تقریباً [illegible] رہی [illegible] اس میں کوئی قابلِ ذکر موضوعاتی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ہر ایڈیشن [illegible] کتاب کا [illegible] ایک صاحب کی اطلاع اگر صحیح ہے تو لطیفہ ہے کہ [illegible] کتاب [illegible] بورڈ کی [illegible] بہت [illegible] اس کو [illegible] کتاب [illegible] بورڈ [illegible] لوگوں کی [illegible] ان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ [illegible] سلسلے میں [illegible] دیکھنے [illegible] اطلاعات [illegible] ۱۹۷۰ء [illegible] غالب [illegible] ہو چکا ہے۔ اور [illegible]

[illegible]

انتخاب کلام :

[illegible]

[illegible]

غمِ حیات نے آوارہ کر دیا ورنہ — تھی آرزو [illegible]

[illegible] — کہہ دو تو آج رونق [illegible]

زندگی کی قدر سیکھی شکریہ [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

سیاہیِ شب و وقت کی [illegible] مت پوچھ — کسی کو یاد جو کیجے تو یاد آ نہ سکے

بڑھا دی مے تو [illegible] ساقی نے — [illegible]

اس طرح سے کچھ رات کو ٹوٹے ہیں ستارے — جیسے [illegible]

[illegible] — تو بھی ہو تو طبیعت ذرا بہل جائے

[illegible] — [illegible] گیا ہوں جھکا کر نظر کو میں

اللہ رے وہ عالمِ رخصت کہ دیر تک — [illegible]

قدم کو [illegible] — جو خارِ راہ کو بھی شمعِ رہگزار کرے

دکھائیں ہمسفروں کو [illegible] — نہ جانے کب ہو سحر کون انتظار کرے

دیار [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — صبا اڑاتی پھری خاک آشیانے کی

[illegible] کے ذکر پہ [illegible] سنبھل کے [illegible] گئے — تمہاری بات نہیں بات ہے زمانے کی

[illegible] — اب [illegible]

[illegible] — [illegible]

کچھ بتا تو ہی نشیمن کا پتہ — میں تو اے بادِ صبا بھول گیا

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]

[illegible] کو — [illegible] کو
[illegible] — [illegible]
جمالِ صبح دیا، روئے نوبہار دیا — [illegible] نگاہ بھی دیتا [illegible] کو
[illegible] ___ [illegible] کو

[illegible] — [illegible]
تنہا بھی اجالا بھی ہیں ہی اپنی محفل کا — [illegible] ___

[illegible] — [illegible]
[illegible] — ہم ایک بار تری آرزو بھی کھو دیتے
بچا لیا مجھے طوفاں کی موج نے ورنہ — کنارے والے سفینہ مرا ڈبو دیتے

ہم تو پائے جاناں پر کر بھی آئے اک سجدہ — [illegible]
[illegible] میں ___ اس لب تبسم پر شمع سی فروزاں ہے
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]

[illegible] — [illegible]
کام آئے بہت لوگ سرِ مقتل [illegible] ___ ہے روشنی کو [illegible] کہاں سے
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ [illegible]
[illegible] ___ قتل گر تھی [illegible] محفلِ یاراں مجھے
ترے سوا بھی کہیں تھی پناہ بھول گئے ___ نکل کے ہم تری محفل سے راہ بھول گئے

ہمارے میکدے تک … تھی ساقی
ہمارا گو نہ … پھر تو کیا کرتے

سوال … ترے … سکوت … کا جواب
ہم اس کی بزم میں … کرتے تو کیا کرتے

خود کشی … تیری … دیکھو … کو
… بھی … ہے

سنا ہے … بہت خوب … مگر
اپنا لہو بھی سرخی شام وطن میں ہے

… ہوئے … جشن … تھا
… کلاہ کج … بانکپن کے ساتھ

… رنگ … نسیم بہار کے
حسن … قفس … چمن کے ساتھ

… دل … رنگ گل … ہے
… گیسوئے … اپنا سلسلہ … ہے

… بھی … گل … ہے
… گلکاری … ہے

جب … ہوئیں … وہ … بھی بدل گئے
… ہاتھ میں آ گیا … جل گئے

وہ لوگ میرے سوال پر تھک گئے جھکا کے سر
اٹھی زلف … کہ شعلہ … گئے

وہی بات جو نہ وہ کہہ سکے مرے شعر و نغمہ میں آ گئی
وہی لب نہ … چھلکا قدح … میں ڈھل گئے

… سبب … ہی … تھی …
… تو بھی … کہ جہاں کے طور بدل گئے

… مست … بھی ہے کہ شباب گرمی بزم ہے
تجھے چشم مست … بھی ہے … گئے

مرے کام … گئیں … گردشیں
[illegible] … قدم … نکل گئے

کہیں شعور جنوں … میں ہے
نگاہ … حسینوں کی انجمن میں ہے

تو اے بہار گریزاں کسی چمن میں ہے
مرے جنوں کی مہک تیرے پیرہن میں ہے

نہ ہم قفس میں … کے مثل بوئے گل صیاد
… مثال صبا … میں ہے

کھلے جو ہم تو کسی شوخ کی … میں کھلے
ق
… کسی زلف کی شکن میں ہے

سرشک رنگ نہ بخشے تو کیوں …
لہو … تو کیوں بدن میں ہے

مجھے ہے … کسی اسلوب شاعری کی تلاش
تری نگاہ کا جادو مرے سخن میں ہے

… جدا … وضع خرام
تری کلاہ … بانکپن میں ہے

… میں … سیل نسیم
… کہنا … ہے

[illegible] / [illegible] کی طرح جلنے ہی والی ہے

اس طرح [illegible] کہیں / [illegible] کہیں
[illegible] / [illegible] کہیں
[illegible] / زندگی کو دل کہیں اور دل کو [illegible] کہیں
[illegible] / سر جھکا ہے جو بھی اب ارباب میخانہ کہیں
[illegible] / [illegible] کہیں
[illegible] / [illegible] کہیں

[illegible] / [illegible] کہیں
[illegible] / [illegible] کہیں

ہم ہیں متاعِ کوچہ و بازار کی طرح / اٹھتی ہے ہر نگاہ خریدار کی طرح
اس کوئے تشنگی میں بہت ہے کہ ایک جام / ہاتھ آ گیا ہے دولتِ بیدار کی طرح
وہ تو کہیں ہے اور مگر دل کے آس پاس / پھرتی ہے کوئی شے نگہِ یار کی طرح
سیدھی ہے راہِ شوق پہ یوں ہی کہیں کہیں / خم ہو گئی ہے گیسوئے دلدار کی طرح
بے تیشۂ نظر نہ چلو راہِ رفتگاں / ہر نقشِ پا بلند ہے دیوار کی طرح
اب جا کے کچھ کھلا ہنرِ ناخنِ جنوں / زخمِ جگر ہوئے لب و رخسار کی طرح
مجروح لکھ رہے ہیں وہ اہلِ وفا کا نام / ہم بھی کھڑے ہوئے ہیں گنہگار کی طرح

گو رات مری صبح کی محرم تو نہیں ہے / سورج سے ترا رنگِ حنا کم تو نہیں ہے
کچھ زخم ہی کھائیں [illegible] گل ہی کھلائیں / ہر چند بہاراں کا یہ موسم تو نہیں ہے
چاہے وہ کسی کا ہو لہو دامنِ گل پر / صیاد یہ کل رات کی شبنم تو نہیں ہے
اتنی بھی ہمیں بندشِ غم کب تھی گوارا / پردے میں ترا کاکلِ برہم تو نہیں ہے

اب کارگہِ دہر میں لگتا ہے بہت دل
اے دوست کہیں یہ بھی ترا غم تو نہیں ہے

صحرا میں بگولا بھی ہے مجروحؔ صبا بھی
ہم سا کوئی آوارۂ عالم تو نہیں ہے

جلا کے مشعلِ جاں ہم جنوں صفات چلے
جو گھر کو آگ لگائے ہمارے ساتھ چلے

دیارِ شام نہیں، منزلِ سحر بھی نہیں
عجب نگر ہے یہاں دن چلے نہ رات چلے

ہوا اسیر کوئی ہمنوا تو دُور تلک
بپاسِ طرزِ نوا ہم بھی ساتھ ساتھ چلے

ہمارے لب نہ سہی وہ دہانِ زخم سہی!
وہیں پہنچتی ہے یارو کہیں سے بات چلے

ستونِ دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ
جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے

بچا کے لائے ہم اے یار پھر بھی نقدِ وفا
اگرچہ لٹتے رہے رہزنوں کے ہاتھ چلے

پھر آئی فصل کہ مانندِ برگِ آوارہ
ہمارے نام گلوں کے مراسلات چلے

قطارِ شیشہ ہے یا کاروانِ ہم سفراں
خرامِ جام ہے یا جیسے کائنات چلے

بلا ہی بیٹھے جب اہلِ حرم تو اے مجروحؔ
بغل میں ہم بھی لیے اک صنم کا ہات چلے

سوئے مقتل کہ پئے سیرِ چمن جاتے ہیں
اہلِ دل جام بکف سر بکفن جاتے ہیں

آ گئی فصلِ جنوں کچھ تو کرو دیوانو
پر شجر کی طرف سے یہ قفس جاتے ہیں

اس کو دیکھا ہی نہیں تم نے کبھی جو ہر راہ
شاخِ گل شوخیِ رفتار سے تن جاتے ہیں

مسند اپنی نوا نیم شب ان آنکھوں کا
جس سے ہم سیکھنے اندازِ سخن جاتے ہیں

جو تھکے تھے تو ذرا چلتے تھے شب تک وہ
یوں بھی ہم دور کہیں سے چمن جاتے ہیں

لٹ گئی تو فقط عقل جنوں بھی شاید
لوگ ہاتھوں میں لیے تارِ رسن جاتے ہیں

روک سکتا ہمیں زندانِ بلا کیا مجروحؔ
ہم تو آواز ہیں دیوار سے چھن جاتے ہیں

ہم کو جنوں کیا سکھلاتے ہو ہم تھے پریشاں تم سے زیادہ
چاک کیے ہیں ہم نے عزیزو چار گریباں تم سے زیادہ

چاکِ جگر محتاجِ رفو ہے آج تو دامن صرفِ ہوس ہے
اک موسم تھا ہم کو رہا ہے شوقِ بہاراں تم سے زیادہ

عہد وفا یاروں سے [illegible] — جب [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
زنجیر [illegible] — [illegible]

چمن سے [illegible] کیجیے — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] کیجیے [illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] دیکھیے [illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے
[illegible] — [illegible] کیجیے

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
کہاں [illegible] کی — [illegible]
[illegible] — جب اس [illegible]

ہر باغ میں وہ سنگ ستم کی [illegible] ہے
جب تک کسی نے تم کو ادا کہہ نہ جائے

شاخوں پہ جو سب تیغ سے کٹ کٹ کے ہیں پھول
انداز لالہ کاری قاتل کہا نہ جائے

یہ خونِ شوق رنگ میں ہیں [illegible] کے لہو کے رنگ
کیا گل کہ گئی وہ منزل کہا نہ جائے

دریا کے معشوق ہیں ہم [illegible] تشنہ لب
[illegible] میری [illegible] کہا نہ جائے

[illegible] سنگ وحشت سے [illegible]
میرے [illegible] ہاتھ [illegible] کہا نہ جائے

[illegible] مطلب جب [illegible]
[illegible] وہ شوق [illegible] کہا نہ جائے

ہم اہل عشق میں نہیں حرف [illegible]
وہ حرف شوق [illegible] کہا نہ جائے

[illegible] تیغ [illegible] اس کا [illegible]
مجھ [illegible] قاتل کہا نہ جائے

خنجر کی طرح بوسے کی تمنا تیز بہت ہے
[illegible] کی [illegible] جنوں [illegible] بہت ہے

اس سے تو [illegible] بہت [illegible] کی
ہاتھ [illegible] ریز بہت ہے

[illegible] وحشت کا [illegible]
دیوانے کو [illegible] بہت ہے

[illegible] جیسے [illegible]
رندوں کو بھی جس جام سے پرہیز بہت ہے

[illegible] کوئی [illegible] تمنا
آواز جرس [illegible] بہت ہے

[illegible] کون تیری تیغ [illegible]
[illegible] آمیز بہت ہے

[illegible] ہوں زخموں سے [illegible] چمن
کس قدر [illegible] شاخ چمن

[illegible] گل [illegible] سخن
سب [illegible] لیکن [illegible] خواب چمن

[illegible] یاران تشنہ دل سے [illegible]
[illegible] شب تار [illegible] کہیں

[illegible] حلاوت کس طرح
اس کی [illegible] شکن

[illegible] ذوق
[illegible] خوباں [illegible] سخن

[illegible] گل سے ہو پیاسے
یہ [illegible] کہاں سے [illegible] چمن

[illegible]

وہ تو گیا یہ دیدۂ خوں بار دیکھیے
دامن پہ رنگ پیرہن یار دیکھیے

دکھلا کے وہ تو ٹوٹ بھی گیا شوخی خرام
ابتک ہیں نقش ہیں در و دیوار دیکھیے

اُٹھا کے ہم نے توڑ دی بختی زنجیر ہم ورنگ
تنگ فضا ہے ساحت زنداں تھا کیا دیکھیے

سینے میں چھپ گیا ہے طلوع سحر سے وہ
ہے شاخ شاخ پہ وہ گل رخسار دیکھیے

برق تپیدہ بد صبا شعلہ اور ہم
ہیں کیسے کیسے ساتھ گرفتار دیکھیے

پہلے بھی یہ روش تھے ہراس بن شب کے ساتھ
یہ چشم ناز پرستی رفتار دیکھیے

محروم تر کے لبوں سے یہ تو تبھی نہ سکی
بخشش ہوا ہے دست حنا دیکھیے

مسعود حسین خان

مسعود حسین (پ ۔ ۱۹۱۸ء)

عکسِ تحریر

میری غزل

[illegible]

ترے نگاہ سے اس تک جواب ہے میری غزل

یہ لفظ و معنی کا رشتہ ہے یہ میرا تیرا وجود

ذرا یہ پیو [illegible] ذرا یہی بہار ہے میری غزل

[illegible]

ترے خلوص کو دیا تو کمال ہے میری غزل

[illegible]

مرے وجود میں جیسے بہار ہے میری غزل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳ مئی ۱۹۸۸ء [illegible]

مسعود حسین

یہ [illegible] قائم گنج، ضلع فرخ آباد، یو پی کے ایک آفریدی پٹھان گھرانے سے ہے جو سیف و قلم دونوں کے لیے مشہور رہا ہے۔ میرے والد [illegible] حسین خاں [illegible] کے [illegible] دیگر [illegible] کے ساتھ [illegible] میں [illegible] کے [illegible] فیصلے [illegible] میں [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد تین برسوں تک [illegible] حسین خاں نے حیدرآباد میں سکونت اختیار کی اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس پیشے میں نہایت کامیاب رہے لیکن عمر نے وفا نہ کی اور ۲۹ سال کی عمر میں ۱۹۰۷ء میں [illegible] کے ساتھ [illegible] سب [illegible] کے [illegible] ہوئے۔ [illegible] نے بھی [illegible] کی اور ۲۹ برس کی عمر میں ۱۹۲۲ء میں انتقال کیا۔ ان کے انتقال کے وقت میری عمر [illegible] سال کی تھی۔ [illegible] کے بعد میری والدہ [illegible] بیگم نے بھی انتقال کیا [illegible] تھیں۔ میری ابتدائی پرورش [illegible] میں ہوئی۔

دس برس کی عمر میں جامعہ ملیہ اسلامیہ [illegible] درجے میں داخل ہوا۔ [illegible] کی [illegible] سے بہت [illegible] تک جامعہ [illegible] رہنے کے بعد ۱۹۳۳ء میں [illegible] کی حیثیت سے [illegible] میں ہوتا تھا۔ [illegible] میں نے ۱۹۳۳ء میں [illegible] اسکول اور ۱۹۳۵ء میں انٹرمیڈیٹ [illegible] پاس کیے۔ [illegible] کے لیے [illegible] اینگلو عربک کالج، دہلی یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ ۱۹۳۹ء میں ایم اے اردو میں [illegible] یونیورسٹی [illegible] ۱۹۴۰ء میں [illegible] میں کامیاب ہوا۔ اس کے بعد مجھ

[illegible] حیثیت سے [illegible] نگار و عملہ [illegible] کے اندر [illegible] میں [illegible] مستعفی۔ ۱۹۵۵ء میں [illegible] کئے [illegible] جہاں سے ۱۹۶۲ء میں [illegible] کی حیثیت سے [illegible] ہو گئے۔ اس سے قبل ۱۹۵۰ء تک [illegible] میں [illegible] کی حیثیت سے [illegible] سے سال [illegible] کی [illegible] تک قیام کرنے کے بعد [illegible] ۱۹۷۰ء میں [illegible] ہو گئے۔ ۱۹۷۸ء میں [illegible] ۱۹۸۰ء میں [illegible] کے بعد [illegible] سال تک [illegible] پروفیسر [illegible] ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۵ء تک [illegible] کا [illegible] ۱۹۸۷ء [illegible] کی حیثیت سے [illegible] ہوں۔

میں نے [illegible] میں [illegible] تنقید، تدوین، متن، لسانیات اور لغات [illegible] ان میں سے بعض مجموعوں کی شکل میں [illegible] ہو چکے ہیں۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۵۶ء تک [illegible] کی "[illegible]" کے نام سے [illegible] طبع ثانی کے طور پر ۱۹۶۲ء میں [illegible] ہو چکا ہے۔ اس میں گیت بھی ہیں، نظمیں بھی ہیں اور غزلیں بھی۔ میں اپنی غزلوں سے منتخب شعر [illegible] کرتا ہوں۔

انتخاب کلام

[illegible]   [illegible] بھی [illegible] کار نہیں
تیرے [illegible] میں [illegible]   [illegible] بار نہیں
[illegible]   [illegible] کچھ [illegible] نہیں

[illegible] کیا ہے   [illegible] دیکھو [illegible]
[illegible]   [illegible] تو ہوتا کیا ہے
جی لگتا ہے [illegible]   [illegible] عشق میں جاتا کیا ہے

[illegible]

جب لاکھوں چوٹیں دل پر [illegible]

[illegible]

عشق میں مضطرب رہتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] جس نے آج تک فریاد

[illegible] نہ چھپایا کبھی کسی کا راز

[illegible]

[illegible] عشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شب [illegible]
سخت گزری [illegible]

[illegible] دیکھیے تو [illegible] کو
[illegible] شکست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بازی عشق میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کبھی محفل سے گریزاں، کبھی [illegible]
[illegible]

[illegible]

مجھے [illegible] بھی [illegible]
وہ اعتبار [illegible]

وہ نہ ہونی تھی ہو نہ سکی جو ہونی تھی ہو بھی گئی
تم بات کو کیوں اب دہرائیں وہ بات جو ہو نہ ہو سکی
مسعود وہ رود تمہارا اب جس کا تجسّس یا کیوں ہے
تو جوشِ جنوں کے دیوانے اک ذرّہ بھی کم نہ ہو سکی

محبتوں کا وطیرہ بھی کیا نرالا ہے
کوئی بتا نہ سکے اور کوئی چھپا نہ سکے
اسی سے عہدِ وفا پھر سے باندھیے مسعود
ہزار بار چلے جس کے در کو جا نہ سکے

مسعود! دیکھو تم نے پھر جام اٹھا لیا نہ
کہتے تھے ہم نہ کرنا وہ کام پھر کبھی نہ
اب لگ سی گئی ہے اب آگ سی لگی ہے
کیا داغ تم نے دل پر تازہ کوئی پھر لیا نہ
گر ہم سے پوچھتے ہو چاہت کا گر تو سن لو
دل ایک بار دے کر ہم نے تو پھر دیا نہ

ترے خیال میں دل آج سوگوار سا ہے
مجھے گمان ہے کچھ اس کو انتظار سا ہے
میں سادہ دل تھا کہ وہ تم پہ اپنے دل ہی دیا
مگر گلوں کے دلوں میں بھی خار سا ہے
تجھی پہ کچھ نہیں موقوف اے دلِ محروم!
جہاں بھی دیکھیے عالم میں انتشار سا ہے

ہزار بار سے ناکامیوں نے سمجھایا
مگر یہ دل تری الفت سے باز کب آیا
وہی کسک ہے کہ جیسے جناب کہیں تو ہو
وہی چبھن کہ محبت سے ہم نے کیا پایا
گلوں کے گرد بھی تیسرے نے عمل کے دیکھی
کہ اشک نے مرے زخموں کو اور مہکایا
یہاں بہار نہ جانِ بہار ہے مسعود
کہاں سے طرفہ غزل آج پھر یہ کہہ لایا

کہیں وہ ہو کے خفا پھر جدا نہ ہو جائے
مجھے تو ڈر ہے وہی ماجرا نہ ہو جائے
کسی کی تابشِ رخ بھی فقط ہے نظارہ
اسے خیال ہے جب تک جدا نہ ہو جائے
بڑوں کی بات کہوں تجھ سے جانِ معصومی!
اگر یہ دل ترا مجھ سے برا نہ ہو جائے
ملاؤں زلفوں کو آنکھوں لبوں کو نیندوں کو
خیال یہ ہے کہیں پھر بلا نہ ہو جائے
محبتوں میں مری ابتدا ہے کہاں
مری نوا کہیں حسنِ نگہ نہ ہو جائے

جستجو جب بھی ہوئی ہے ناگہ
بس نگر ہی اک نام کی تیرہ
چہرہ کہیں غمِ الفت کو جب کے ہو گیا
کہ جس سے ملا کا جو تو اک خیال جہاں آ گیا
بنا جو مست جو اب ہی خفا ہو گی
نہ جانے وہ ستم گر کی کیا نیت ہو گی
اگر وہ شوخ نے آ وہ ستم مسعود
تو اس کے ساتھ ہرگز نہ اپنی ہو گی

کبھی تو آئے گی یا اعتبار کیا کرے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بتائیں کہ دیر و حرم کی راہوں میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گا ہیں پھیر لیں وہ مہر و ماہ و انجم سے
[illegible] میں مسعودِ نکتہ داں نے فقط
[illegible]
ترا خیال، تری یاد، میرا فن، مرا شوق
وہ انتظار کہ آنکھوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کس نے دیکھا ترا انداز [illegible]

[illegible]
اگر وہ دیکھیں تو زخم بہار کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بتا بتا کہ اسی رہ گزر پہ کیا گزری
[illegible] کہ نسیم سحر پہ کیا گزری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غبارِ راہ پہ آتی نظر یہ خوب بھی
[illegible]
[illegible] اور تو ڈھونڈوں میں تم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کبھی محدود، کبھی لا محدود!

آپ دامانِ صبا باندھتے ہیں — کس سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں
کتنے پرکار ہیں خوبانِ فرنگ — دل کو زلفوں سے ہوا باندھتے ہیں

تجھے بہت رہی مجھ کو انتظار رہا — اس انتظار میں لیکن کسے قرار ملا
کسی کی آنکھوں میں تاروں کی مسکراہٹ ہے — کسی کی آنکھوں کو شبنم کا کاروبار ملا
یہ میرے جیب و گریباں پہ کچھ نہیں موقوف — کہ تیرا دامنِ رنگیں بھی تار تار ملا
خیالِ دامنِ الفت کہاں، کہاں مسعود — وہ نارسا ہی رہا اور شرمسار ملا

یہ سوچنا تھا نہ ہو جائیں اس قدر مجبور — یہ دیکھنا تھا ترے اختیار میں کیا تھا
لبوں نے پھول تراشے، نظر نے برسائے — مگر وہ کاوشِ مژگانِ یار میں کیا تھا
ادھر خیال تھا رخسار و چشم و لب کا، ادھر — خبر نہیں دلِ امیدوار میں کیا تھا
نگہ میں رمزِ غزل، لب پہ مقطعِ تمکیں — بیاں تو کیجیے اس اختصار میں کیا تھا

دلِ گرفتہ میں صدہا تہیں تبسم کی — گرہ یہ کاوشِ مژگاں سے باز موجبے

تجھ سے ملاقات کا تو دیکھا نہ خواب تک — لیکن ترے خیال سے خلوت حسین ہے
اک دم اُنہ کہہ کے ٹالیے ہم آئیں گے ضرور — رنگ رنگ کے وعدے کیجیے شرارت حسین ہے
سنگِ گہر ستارۂ مژگاں، حنائے دل — دنیا پڑی جو آپ کو قیمت حسین ہے
تیشے کو تیرے ساتھ اٹھا تو لیا رفیق! — لیکن نظر میں ایک روایت حسین ہے

جہاں بھی بات چھڑی ہم نے مختصر نہ کہا — یہ اور بات ہے جتنا تھا اس قدر نہ کہا
مرے وطن، مرے ہندوستاں، عزیز وطن! — تجھے بہشت کہا، ہم نے اپنا گھر نہ کہا
کہا فسانہ تو نازک مقام بھی آئے — مگر زباں سے کبھی تجھ کو فتنہ گر نہ کہا
خیالِ رخ سے جو پہنچے ہیں زلف تک وحشی — یہی ہے جرم کبھی شام کو سحر نہ کہا
کہو تو وہ بھی کہیں، حکم دو تو وہ بھی کریں — تو عمر بھر نہ کیا ہے، تو عمر بھر نہ کہا

کبھی یہ غم ہے کہ ملنا ترا قیامت ہے — کبھی یہ فکر کہ مل کر وہاں کیا ہوگا

اس خوں چکاں دل سے پوچھتے ہیں ہم اپنے — تجھ کو یہ ہو گیا ہے تجھ کو ہوا بھی ہے
اپنی نسبتیں ساری اب بھی اُس کے در سے ہیں — جس کی آرزو بھی ہے جس سے استغنا بھی ہے

رفیق! اپنا بھی دستِ جنوں سلامت ہے — تو وہ قمیص و قبا و لبادہ رکھتے ہیں
بہ اپنی سادگی شوقِ زلفِ پرخم ہے — کہ ہم تصورِ پرکار و سادہ رکھتے ہیں

[illegible]
[illegible]
قتل کرتے سرِ بازار، نہ دیکھا نہ سنا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... اس بات پہ قائم ہیں ابھی تک لیکن
ذرہ خاک میں ... [illegible]
میری آوارہ خرامی ابھی منظور نہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
درد اٹھتا ہے کہ جی بیٹھتا ہے جان گئی
[illegible]
[illegible]
دوائے خاص ملی اور ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
... روان ہے میری ... [illegible]
... میرا تیرا وجود
ترے وجود میں پنہاں ہوں مثلِ ... [illegible]
تری نگاہ نے بخشی وہ رفعت جذبات
[illegible]

وہ جس قدر کہیں ہم سے زیادہ رکھتے ہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو گئی آپ کے نزدیک ... [illegible]
پھر زمانے کو ہوئی ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ علاجِ غمِ دل ... بدنام ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عمر کہیں بھی وہ اندازِ ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
تری نگاہ سے اب تک ... [illegible]
ذرا میں پیدا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مضطر مجاز

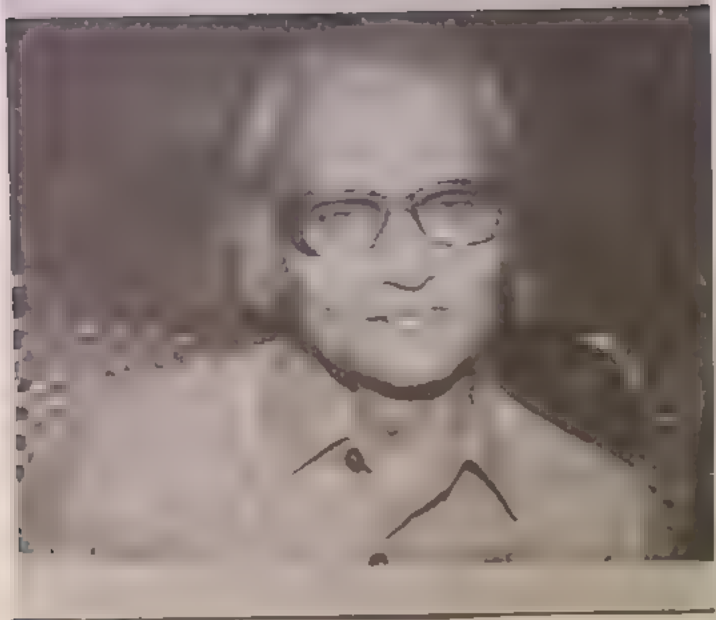

مضطر مجاز — پ ۱۹۳۵ء

سوانحی خاکہ

انتخاب کلام

(موسمِ سنگ سے)

[illegible]

چہرے کو دیکھنا تو فرصت سے [illegible] — چہرے کے حسن [illegible] کو دیکھا نہیں تھا

[illegible] — جس سنگ [illegible]

[illegible] — جس میں دیکھنے کو [illegible]

کچھ [illegible] حسین چہرے ہیں — اپنے معشوق کی جھلک سب میں

[illegible]

[illegible]

[illegible] جیسی [illegible] نکلی — [illegible]

[illegible] — [illegible] کی [illegible] نکلی

[illegible] آباد تھا ویرانۂ دل — [illegible] میں [illegible] نکلی

[illegible] — اب تو ہی کچھ [illegible]

سفر نہیں ہوئی تو خبر ہے کدھر گئی — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روداد میکدہ ہے یہی تیس سال کی
بیٹھا میں کھیلتا رہا خالی گلاس سے

نازک بہت ہے کھیل کسی دن الٹ نہ جائے
پتھر کا ہاتھ پھول کی پتی سے کٹ نہ جائے

لوٹ ایسی پڑ رہی ہو تو ڈر ہے کہ ایک دن
خوشبوؤں کی طرح فرجی امیروں میں بٹ نہ جائے

کل کی کب تک یہ تمنا، اوڑھ کے پتھر نکلوں
موسمِ سنگ ہے جیسی قبا بدل کے نکلوں

خود مرے پاؤں مرے پاؤں کی زنجیر بنے
چاہتا تھا کبھی بستر سے نہ [illegible] نکلوں

کوئی جھونکا ہوا کا بت ہوں یہ کھلنے کا کیسے
قیدِ سنگین جو ٹوٹے تو باہر نکلوں

کسوتِ شاخ میں ہوں دیر سے غلطاں پیچاں
پھول بن جاؤں تو خوشبو کے سفر پر نکلوں

تپشِ دل کبھی وہ دن بھی دکھائے مظفر
بارشِ سنگ بھی ہو میں بھی کھلے سر نکلوں

(اک سخن اور سے)

میری تصویر کو اب نقش کو گویائی دے
اس تماشے کو کوئی تیشہ تماشائی دے

کاش نطق یہ لطفِ خود کی ارزانی کر
کیسۂ فکر کو مضمون کی مہنگائی دے

میری تنہائی کو اے دودِ چراغِ محفل
میری محفل کو سلگتی ہوئی تنہائی دے

آہستہ آہستہ یہ وقت بھی آنے کا
جب [illegible] سورج کا تعارف پائے گا

میں بھی منتظر [illegible]
تب [illegible] مجھے [illegible] آ جانے کا

پھول کاغذ کے تو گلدان میں بس جائیں گے
کمرے جو لوگ ہیں خوشبو کو ترس جائیں گے

صدیوں کی زندگی میں الٹ پھیر ہو گئی
اور لطف یہ کہ بیت میں کچھ تک نہ تھا

یہ ہم زمین پہ چلا [illegible] روشنی میں گرے
یہ آپ اتنی بلندی سے کس خوشی میں گرے

ہماری [illegible]
اسی میں گرنے کا [illegible] اسی میں گرے

ہوئے [illegible] تھے آسمانوں سے
[illegible] کی تو زمیں میں گرے

پھینک دیا موجوں نے اسے کنارے پر
میں کشتی [illegible] ساحل سے

لاکھ رہیں دریا میں [illegible]
دریا [illegible] پانی سے

[illegible] دیر و کعبہ کے مسلمانوں کے بیچ

[illegible]

اُس کو جلانے میں گھر سے گئے
شامِ غریب بھی گئی نکلی

بستا آباد تھا ویرانۂ دل
ہر کھدائی میں حویلی نکلی

نکلی تو بات بھی کس کے منہ سے
اب یہ پہیلی سی پہیلی نکلی

خشک سی شاخ سے منظر کیسے
ہر صدا اتنی سریلی نکلی

○

یہ ہم زمین پہ چل کر ردا میں گرے
یہ آپ کتنی بلندی سے کس خوشی میں گرے

ہم ایسے بوجھ سے رکتے تھے ستونوں میں
ہم ایسے رکتے ہی زندگی کی تو ریزی میں گرے

○

کب تم صورت کے پیکر تراشیے
پڑی جھت کا کوئی پتھر تراشیے

○

خلوت وہ یاقوت میں ہم نے بنایا
جس سنگ کو موضوعِ سخن ہم نے بنایا

ہونٹوں کا تبسم تو زمانے کے لئے تھا
پینے کے لیے زخموں کا چمن ہم نے بنایا

تھی دھوپ بہت تیز زمانے کی تو منظر
ان جھیل سی آنکھوں میں وطن ہم نے بنایا

(مابعدِ ایودھیا)

ثابت ہوا کہ صاحبِ ایمان میں بھی تھا
جیتے جی اُمر کہلا کے مسلمان میں بھی تھا

سر کا تو ذکر کیا ہے کہ انگلی نہ کٹ سکی
کٹنے کو دو رکعت کا مسلمان میں بھی تھا

اک بھی کے بابو سے کہنے پہ یک دن
میں خیر کوئی بھی ہی انسان میں بھی تھا

یاروں سے میں یہ عقدۂ مشکل نہ ہو سکا
کیوں پی رہی دھواں بھنوں کا ارمان میں بھی تھا

مجھ کو منانے دوستوں نے یہ بھی بھلا دیا
تن خطۂ ہیت کا نگہبان میں بھی تھا

برگیڈیر سعید بھی، عبدالحمید بھی
ریڈ دنا و صاحبِ ایمان میں بھی تھا

یوں خاک میں کسی کو ملانا نہیں ہے سہل
دشوار تو نہیں ہے کہ آسان میں بھی تھا

بیکانیر جیل، نشہ، سلم، بھوک، عتیاق
ہر شہر بے مہر تھی کی بیمان میں بھی تھا

تالاب، نہر، باغ، سڑک، گنبد، معز تاق
تہذیب کے عروج کا عنوان میں بھی تھا

لکھنے لگے ہیں بچے اب سے یہ وہ سب
پڑھو تو کے ہیں ابھی حیران میں بھی تھا

زر بخت پوش تھی نہ عبا و قبا بدوش
بے خانماں و چاک گریبان میں بھی تھا!

مضطرب ہیں جیتے ہوئے دو نہ ہیں جیتے
وہ دن بھی تھے کہ مست خوش حال بھی تھا

(آہ! ایودھیا)

ہوتے ہیں دھماکے ہونے نہیں پاتے چپ رہو
غائب ہیں آسماں سے ابابیل چپ رہو

ہر موڑ پہ جسم ہیں ناپختہ ذہن جیسے ہیں قتیل
سنسر کی نذر ہو گئی روداد دل چپ رہو

رام کے بھگتوں نے جو لوٹا ہے مگر
بابر کی قبر میں ہے تبدیل چپ رہو

ہر سانس رکی ہوئی ہاتھوں کا کون ہے
آئے گی آسماں سے کوئی آیت چپ رہو

پالی ہیں جو ہم کو رسوائی تو دوستو!
لیکن ذرا کہتے ہوئے تبدیل چپ رہو

ہر راستے ہو گئے ہیں جوالا مکھی
سن کر زبان قدرت ادب چپ رہو

دریا سے سمندر کے مسائل ہیں
قطرے کے پاس رہتی ہوئی نیل چپ رہو

ہر ہاتھوں نے فلک کو اٹھا لیا!
روکو کے چھنتی رہی مٹی چپ رہو

دل چپ ہے فی الحال تحلیل و تجزیہ
دل دور ہے نتیجہ تحلیل چپ رہو

بے معنی سب مدعا معاف کیا
فعلن فعلن فاعلن مفاعیل چپ رہو!

منظر ہیں شہر بہار میں دن ڈھلے
انسانیت کی ہو گئی تکمیل چپ رہو!

مغیث الدین فریدی

مغیث الدین فریدی ۱۹۲۶ء

عکسِ تحریر

غزل

جس کے ہر اک موڑ پہ آئینہ نما ہوں
ہٹ ہٹ کے ابھرا ہوا نقشِ کفِ پا ہوں

وہ دستِ طلب ہوں جو دعا کو بھی نہ اٹھتا
جو اب یہ کسی کے بھی نہ آئی وہ دعا ہوں

بستی میں بسیرے کا ارادہ تو نہیں تھا
دیوانہ ہوں صحرا کا پتا بھول گیا ہوں

جاتی ہی نہیں دل سے تری یاد کی خوشبو
میں دور جزیروں میں بھی مہکا ہی رہا ہوں

پڑتی ہے نظر جا کے تو گرتے ہیں پرندے

وقت بیشتر یہ ماہ دل بیتی ہے
میں ایسی ہی آواز ہوں سنا
سیلاب ہے بستر ...
کتنا ہی ...

مغیث الدّین فریدی

میں فتح پور سیکری میں حضرت شیخ سلیم چشتی کی خانقاہ کے قریب اپنے آبائی مکان میں ۲۶ مئی ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم خاندان کی روایت کے مطابق گھر پر ہوئی۔ فارسی اپنے [illegible] سے پڑھی [illegible] ہائی اسکول آگرہ سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا، [illegible] آگرہ کالج سے [illegible] پاس کیا۔ ۱۹۴۶ء میں ایم۔ اے (اردو) کے لیے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخل ہوا۔

شعر گوئی کا سلسلہ تھوڑی جماعت سے شروع ہو گیا تھا [illegible] کلام پر اصلاح لی [illegible] سینٹ اسکول میں مولوی سید حامد علی، آگرہ کالج میں پروفیسر [illegible] سینٹ جانس کالج آگرہ میں پروفیسر حامد حسن قادری اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں پروفیسر رشید احمد صدیقی اور پروفیسر مسعود حسین خاں کی توجہ اور شفقت سے ادبی ذوق کی تربیت ہوئی۔ آگرہ میں ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۶ء تک مشاعروں میں پابندی سے شرکت کی۔ آگرہ میں شعر و ادب کی محفلیں [illegible] اکبر آبادی کے دم سے بڑی پر رونق اور پر لطف ہوتی تھیں۔ ان محفلوں میں [illegible] حسان [illegible] اور حفیظ جالندھری کے ساتھ [illegible] ہوتے تھے۔

حضرت میکش اکبر آبادی کا [illegible] کام [illegible] جگر [illegible] مجنوں گورکھپوری اور [illegible] آگرہ میں میکش صاحب کے مہمان ہوتے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں علیگڑھ سے واپس آگرہ آیا۔ ملک تقسیم ہو چکا تھا۔ آگرہ کی تہذیبی بساط سمٹ چکی تھی، اس وقت مجھے سینٹ جانس کالج آگرہ میں اردو اور فارسی پڑھانے کی خدمت سپرد کی گئی۔ ۱۹۶۲ء تک میں نے یہ خدمت انجام دی۔

۱۹۶۲ء سے شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی سے وابستہ ہوں [illegible] ریڈر ہو گیا [illegible] میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری بھی دہلی یونیورسٹی سے حاصل کی۔

[illegible]

انتخابِ کلام:

[illegible]

[illegible]

[illegible] عشق کی [illegible] نقش بھی تیرہ ہائے وب کی فضا میں کشتیں
[illegible] وقت گر [illegible] دوں کا اک کارواں ہی سہی
سینہ کو بی علاج [illegible] دستِ قاتل میں تلوار دینے نہ دو
[illegible] ن و سر نہیں تو زباں [illegible] ہی سہی

وہ دستِ طلب ہوں جو دعا کو نہیں اٹھتا
جو لب پہ کسی کے نہیں آئی وہ دعا ہوں

[illegible] دور میں انسان کا چہرہ نہیں ملتا
کب سے میں نقابوں کی تہیں کھول رہا ہوں

بستی میں بسیرے کا [illegible] ارادہ تو نہیں تھا
دیوانہ ہوں صحرا کا پتہ بھول گیا ہوں

جاتی [illegible] نہیں دل سے تری یاد کی خوشبو
[illegible] بھی [illegible]

سلوک ایسا کیا ہے راہزن نے
[illegible] تھکن [illegible] سفر کی

پڑوسی کو جو جلتے دیکھتے ہیں
خبر لیتے نہیں اپنے گھروں کی

تم [illegible] سر [illegible] جب اگر [illegible]
چھتیں ٹوٹی ہوئی ہیں سب گھروں کی

زمانے کم، وقت سے پہلے ہیں [illegible]
[illegible] پھر سہی

تیغ کس کے ہاتھ میں تھی کون تھا سینہ سپر
یہ کہانی آج سن لو وہ کہانی پھر سہی

ذہن کو ماؤف کر دیتا ہے لفظوں کا طلسم
[illegible] پھر سہی

[illegible]
[illegible] جگر [illegible]

آنچل جیسی قاتل کا ہر دیدۂ تر [illegible]
نقش تھا پا جس کا سجدہ نہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]

جہاں ملتا نہیں کوئی بھی نظر ہم سے
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] ہے

[illegible] کی طرح
[illegible] کی طرح

تم بھی کہہ دو کہ ہم سے سوئے تیرے دامن پہ کوئی بھی دھبہ نہیں

تم محبت مگر دامنِ وقت پر دشمنی بھی لہو کی طرح

وقت کے ساتھ تہذیب کی دنیا قدم قدم پر ڈبوتی رہی

عورت ہر دور میں سوتی رہی [illegible] کی طرح

[illegible] کہ رنگ شکستہ بھی [illegible] غم [illegible] نہ ہو

اب [illegible] یاد آ گئیں آپ کی بزم میں گفتہ کی طرح

اب [illegible] تقاضائے رنگ [illegible] کی [illegible] روح کی آگ

[illegible] کو [illegible] ڈھلتے بکھرتے کسی [illegible] کی طرح

[illegible] محبت ہے ۔۔۔ پھر بھی یہ ادا تیری دلآویز بہت ہے

ہم [illegible] بھی [illegible] ہیں ۔۔۔ جیسے کہ یہ لمحہ بھی طلب تیز بہت ہے

[illegible] بار بھی [illegible] ۔۔۔ [illegible] کی بو تیز بہت ہے

اب دیکھیے کس رنگ میں [illegible] گی ۔۔۔ یہ گردشِ حالات کی لے تیز بہت ہے

[illegible] ۔۔۔ [illegible] میں جلاؤ تو ہے آرزوؤں کا [illegible] کر

لکھ گیا [illegible] ۔۔۔ [illegible] کے لے لوائے جان [illegible] کر

[illegible] ۔۔۔ [illegible] ایک کرن [illegible] کر

اب کسی [illegible] گلہ ۔۔۔ [illegible] نے بڑی دیر میں پایا ہے مجھے

میں [illegible] میں عجب [illegible] تھا ۔۔۔ رات بھر آ کے تری یاد نے ڈھونڈا ہے مجھے

[illegible] بے نیازی ۔۔۔ [illegible] گیا ہے

[illegible] ۔۔۔ [illegible] ہے

[illegible] ۔۔۔ [illegible] آرزو جیسے کوئی دعا ہے

[illegible] لوگ ۔۔۔ ہاں [illegible] پسند کرتے ہیں [illegible] لوگ

[illegible] دیکھ کے دنگ رہ گئے ۔۔۔ [illegible] چل دیئے دشت سے [illegible] لوگ

بے ذوق نظارہ [illegible] کی منزل نہیں [illegible] ۔۔۔ جینے کے لیے [illegible] ہیں آنکھیں

غم یہ ہے کہ کیوں دیکھ لیا [illegible] ۔۔۔ [illegible] احساس سے بیمار ہیں آنکھیں

اب جہاں میں باقی بھی نہیں [illegible] کی — [illegible] کی [illegible] میں آنکھیں
اس وقت کہ جب سارا بدن [illegible] — [illegible] میں آنکھیں
کاروان رنگ و بو کب کا گزر [illegible] چکا — اب جہاں [illegible] کو [illegible] کہتے رہو
حرف کی [illegible] سب بے شور [illegible] — [illegible] داستاں کہتے رہو
[illegible] جن کے لیے [illegible] — میکدہ [illegible] ہی تھا [illegible] زار سے
دل کی بستی سے جو گذرے [illegible] کا [illegible] — [illegible] ہوئے [illegible] بازار سے

دیکھیں [illegible] کو [illegible] شکستہ [illegible] — [illegible] ذات
آپ بار اپنے آپ سے ملنے کی [illegible] مجھے — [illegible] کھوئی ہوئی [illegible]
نہیں تو کوئی بھی [illegible] — [illegible] سے [illegible]
تمہارے [illegible] کو [illegible] — [illegible] ہم [illegible]
دل [illegible] بھی ہے [illegible] بھی ہے — دیوانہ اپنے رنگ میں [illegible] بھی ہے
نازک [illegible] دل ہے [illegible] — [illegible] بیگانہ بھی ہے [illegible] اپنا بھی ہے
رنگ [illegible] کا عکس [illegible] — اپنے دل [illegible] بھی ہے
[illegible] لفظوں کی [illegible] — [illegible] کتنے [illegible]
[illegible] انقلاب [illegible] — [illegible] کو [illegible] بدلے
[illegible] ہو گیا [illegible] — [illegible] بدلے

قتل کر کے [illegible] — خون [illegible]
[illegible] رنگ [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] کی [illegible] دوستو
[illegible] کی [illegible] دوستو
[illegible] تمہارے [illegible] دوستو
[illegible] دوستو

کیسے اک دوسرے کو سمجھتے بھلا گفتگو سے بڑھا اور بھی فاصلہ
ہم تھے بے ربط سی داستانِ وفا تم تھے مبہم سا طرزِ بیاں دوستو
خود غرضی سے تم کو گراں بھی نہ تھی وقت بے درد [illegible] جانے لگا
میرے دامن سے کوئی شکایت نہیں تم پہ اٹھنے لگیں انگلیاں دوستو

بکھرے ہوئے انساں سے کیا پوچھتے ہو — [illegible] جنون عقل کا [illegible]
[illegible] ہتھیلی پہ جو رکھے دمِ گفتار — [illegible] کیا بات
ٹوٹے ہوئے آئینے جہاں رکھتے ہیں لوگو — اس شہر میں ایسا کوئی [illegible]

اس میں تمہیں [illegible] دل سے وہی اتر گئے — [illegible]
دشت تو بہت ہیں [illegible] — [illegible]
وقت کے قافلے میں تب کوئی [illegible] — [illegible] گئے

ہمارے حال [illegible] — دنیا کے [illegible] دیوانے
[illegible] وہی [illegible] دشت [illegible] — کیا کرتے ہیں [illegible] دیوانے

وہ بہار [illegible] — وہ [illegible] ہو
وہ بغیر جام کے سرخوشی وہ [illegible] چاندنی — وہ [illegible] یاد ہے
بڑی احتیاط سے کی نظر [illegible] اٹھا دی تھی — وہ [illegible] یاد ہو

[illegible] کا — [illegible] کا
[illegible] — [illegible] کا
ہو خیر [illegible] — [illegible] کا
وہ عام [illegible] — [illegible]
[illegible] آ میں — [illegible]

[illegible] خدمت کے [illegible] — کل [illegible] تمہیں [illegible]
[illegible] میں [illegible] یاد [illegible] — [illegible]
[illegible] رہتے ہیں — اتنا کرے دل رکھنے کا ان کو بھی سلیقہ آجائے

میکش اکبرآبادی

میکش اکبرآبادی ۱۹۰۵

عکسِ تحریر

ہے میرا راز جہاں ایک نقشِ موہوم
ترا ہی ذکر ہے لیکن مجھے یہ کیا معلوم

ہے میری توبہ بھی قصدِ گناہ کی صورت
ترا گناہ بھی موہوم قصد بھی معدوم
حیات و موت ہے فطرت سا دائی لو ہے
مری حیات ہے افسردہ ہو تبسم مغموم
بکھر اس طرح ہے شرن جیسے میں امروہی
پس غبار حقیقت ہے لوح ماہ و نجوم

تو ہی ہے قصد قرار کا علاج اے مطور
تو ہی ہے دوا ہے تو ہی ہی خطا ہے معدوم

میکش اکبرآبادی

میں اپنے والد کا جانشین تھا۔ ان کے وصال کے بعد مجھے ان کی جگہ بٹھا دیا گیا جسے صوفیوں کی اصطلاح میں سجادہ کہتے ہیں۔ اس وقت میری عمر نو برس کی تھی۔ یہ محض ایک رسم تھی کیونکہ میں نے نہ اپنے والد سے علم حاصل کیا تھا اور نہ انھوں نے مجھے اپنی جگہ بٹھایا تھا لیکن شہر کے بڑے بڑے سجادوں نے اسے جائز اور مناسب سمجھا اور تذکرۂ پیر و مرشد کے مطابق میں سجادہ ہو گیا۔ گر میں آئندہ عمر میں ان علوم سے آشنا نہ ہوا ہوتا تو میں بھی ہندستان کے نوے فی صدی موروثی سجادوں کی طرح ہوتا۔ عرض کرنا یہ تھا کہ توقعات اور میرے سرپرستوں کی خواہشات کے مطابق سب سے پہلے تو مجھے عربی فارسی معقولات منقولات کا مستند عالم ہونا چاہیے تھا۔ علم باطن حاصل کرنے کے علاوہ ریاضت و مجاہدہ اور تقویٰ و طہارت کی زندگی گزارنا چاہیے تھی۔ خاندانی رسوم و روایات کا سختی سے پابند ہونا چاہیے تھا۔ شہر میں ایسا اثر اور بزرگی حاصل کرنا چاہیے تھی کہ عوام میرے اشارے پر چلیں حکام میرے سلام کے لیے حاضر ہوں اور ہزاروں آدمی میرے مریدوں میں شامل ہو جائیں کیونکہ یہ سب چیزیں میرا حق اور میری میراث تھیں اور اسے مجھے حاصل کرنا ہی تھا

لیکن میں ایسا نہ ہو سکا۔ سوائے اس کے کہ جتنا علم مجھے حاصل کرایا گیا، وہ جتنا میں حاصل کر سکا وہ کر لیا اور وہ میرے بزرگوں اور سرپرستوں کی توقعات سے زیادہ تھا۔ درحقیقت وہ کتنا تھا اس سے بحث نہیں۔ اسی طرح علم باطن بھی بحیثیت علم کچھ نہ کچھ حاصل کیا لیکن اس پر عمل کے لحاظ سے کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ اس کے علاوہ میں نے رسوم و روایات کی پابندی بھی نہیں کی۔ میں سنتے ہوئے تھا کہ میرے والد بزرگوار اور جد محترم نے بہت سی رسموں اور رواجوں میں اصلاح کی تھی یہاں تک کہ لباس اور وضع میں بھی اصلاحیں کی تھیں مثلاً اس زمانے میں شرفا کی عورتیں کرتی پہنتی تھیں جس میں تقریباً پورا پیٹ ناف تک کھلا رہتا تھا ڈھیلے پائنچوں کا فرشی پاجامہ عورتوں کا معزز لباس سمجھا جاتا تھا جسے اٹھا کر چلنے میں پنڈلیاں تو ضرور ہی کھل جاتی تھیں اسی طرح مرد گول پردے کا انگرکھا پہنتے تھے اس کے نیچے اور کوئی کپڑا نہیں پہنا جاتا تھا اس لیے سینے کا تقریباً پورا نصف حصہ ننگا رہتا تھا۔ میرے جد محترم نے اپنے یہاں اور اپنے مریدوں و معتقدین کے خاندانوں میں عورتوں کو کرتے

[illegible] جیسے کی ضرورت ہی نہ ہو [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] بالکل [illegible] ریاکاری [illegible]
[illegible] نفرت کرتے تھے [illegible] تھی
[illegible] اس کی [illegible] کیا۔

میں [illegible] کی خدمت [illegible] کھانا [illegible] بدل گیا
[illegible] زمانے کے ساتھ [illegible] قرآن کے [illegible] والد
[illegible] تو بھی [illegible] ساتھ [illegible]
ساتھ [illegible] بزرگوں کی [illegible] کرتے تھے [illegible] جاتے
تھے [illegible] کرتے [illegible]
[illegible] زمانے میں [illegible] لگا
تھا [illegible] عوام کو [illegible] کے
[illegible] استعمال کرتی تھی۔ یہ عوام [illegible] سمجھتے [illegible] بھی تھے۔ ان حضرات کے بعد ایک
طبقہ پیدا ہوا [illegible] کا امکان تھا مگر کچھ [illegible] وضع داری اور
[illegible] کی کوشش کرتا تھا پھر یہ شان بھی ختم ہو گئی اب
[illegible] رہ گئے ہیں۔ [illegible] حکایت کی [illegible]
[illegible] کا موجب [illegible]۔

[illegible] کو [illegible]
[illegible] معلوم ہوا [illegible]
[illegible] کہتے تھے [illegible]
[illegible] فارسی میں شعر
فرماتے تھے [illegible]
اور [illegible] شہرت [illegible] کا علم [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور

شاید حریفوں اور ہم پیشہ حضرات کی حدت بڑھی ہوئی "۔۔" اور طلب شہرت کا رد عمل بھی حتیٰ

" زندگی بد اقدام کا فریب جرم ہی "

جن شخصیتوں نے مجھے صرف متاثر ہی نہیں کیا بلکہ اپنی تربیت اخلاق و کردار سے میری تعمیر بھی کی ان میں سب سے پہلی میری مادر محترم کی ذات ہے۔ وہ اپنی زندگی بھر میرے دل و دماغ پر چھائی رہیں اور اپنی موت کے بعد دل پر ایک مستقل زخم اور دماغ و ذہن پر ایک غیر معمولی تقدس و حیرت کا احساس چھوڑ گئیں جس میں ان کی غیر معمولی قسم کی موت اور موت کے بعد کے عجیب غریب انکشافات نے ان کی زندگی کی بہ نسبت کہیں زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ مجھے ان کا وہ فقرہ ہمیشہ یاد ہے جب میں ایک عزیز کی ماں کی موت کی خبر سن کر رو دیا تھا تو انھوں نے مسکرا کر کہا تھا "تمہیں میرے مرنے کا خیال آ گیا" بات دراصل یہی تھی۔ میں ان کی زندگی میں بھی انھیں بہت رویا ہوں میں سوچا کرتا خدا نہ کرے ان کا کچھ ہو گیا تو میں کہاں جاؤں گا۔ مستقبل پر جہاں تک نظر جاتی اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا۔ یہ سنتے ہوئے تھا کہ والد بزرگوار کی آنکھیں بند ہوتے ہی ہم پر تباہی اور مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اور اماں جب بیمار ہوتیں تو یوں لگتی تھیں تب ہی ہم پر سایہ ڈھلتی معلوم ہونے لگتی۔ ہم دونوں بھائی جب شرارت کرتے اور وہ اکتا جاتیں تو وہ کہتیں، اچھا نہیں مانو گے تو میں مری جاتی ہوں پھر آنکھیں بند کر کے لیٹ جاتیں ہم پکارتے اماں اماں وہ نہیں بولتیں ہم دونوں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتے۔ وہ آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھتیں گلے سے چمٹا لیتیں۔ اب ایسا نہ کرنا نہیں تو میں مر ہی جاؤں گی۔ پھر ایک ایسے ہی موقع پر میں نے ان کے تلووں میں گدگدی کر کے انھیں زندہ کر لیا تھا۔ وہ ہنستی ہوئی پاؤں سمیٹ کر اٹھ بیٹھی تھیں۔ بڑا شریر ہے کہتے ہوئے انھوں نے میرے گال تھپ تھپائے تھے۔ انھوں نے ہم دونوں بھائیوں کو کبھی نہیں مارا۔ وہ ایسی ہی کسی نہ کسی ترکیب سے تنبیہ کر دیا کرتی تھیں۔ اپنے بزرگوں کے ماں باپ دادا کے واقعات سنایا کرتیں اور ہم سوچتے بڑے ہو کر ہم بھی ایسے ہی ہوں گے۔

اماں کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انھوں نے کبھی ہم دونوں بھائیوں کو اپنی بے چارگی و درویشی کا احساس نہ ہونے دیا۔ چچا زاد پھوپھی زاد بھائیوں کو دیکھ کر ہم میں یہ احساس پیدا ہونا یقینی تھا کہ جو کچھ یہ کرتے ہیں ہم بھی کریں جو کچھ ان کے پاس ہے ہمارے پاس بھی ہو۔ وہ ہمارے ناز اٹھاتیں ورنہ فرمائشیں بھی پوری کرتیں مگر ساتھ ہی ساتھ تربیت بھی کرتی جاتیں یہاں تک کہ ہم بچپن ہی سے کسی کی دکھ دینے والی بات کو برا سمجھنے لگے تھے کسی کی کھانے یا کھیلنے کی چیز کی طرف دیکھنا ہمیں بہت ہی ترساک فعل معلوم ہوتا تھا اس کی تمنا حاصل کرنے کی کوشش کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا ہم کسی جگہ کھڑے بھی ہوتے جہاں کوئی نئی چیز رکھی ہے تو ۔۔

کچھ کھا پی رہا ہو یا ہنس بول رہا ہو۔ ہماری دادی پھوپھی جی ایک گھر میں ہوتے ہوئے بھی جب تک ہمیں نہ بلا تیں ہم نہ جاتے۔ ہمارا جی بھی رہ جاتا اور ہم اسے اچھی ہی تربیت سمجھتے تھے۔

دس سال سے پندرہ سال کی عمر تک کے عرصے میں ہماری دلچسپی زیادہ تر ادبی تھی ایک جگہ کے مختلف حصوں میں رہتے تھے سب نے مل کر ایک انجمن بنائی وہاں ہر پندرھویں دن مشاعرے ہونے لگے کیونکہ ہم میں دو تین لڑکے شعر کہنے لگے تھے۔ مشاعرے اگرچہ دیکھے نہ تھے مگر اکثر اپنے بڑوں سے ان کا ذکر سنتے رہتے تھے جو شہر میں مختلف مقامات پر ہوا کرتے تھے۔ ہماری انجمن کے مشاعروں میں میری غزل پسند کی جاتی تھی۔ میرے چچازاد بھائی جو ہم سب میں بڑے اور ہم سب سے زیادہ تعلیم یافتہ تھے میری غزلوں پر رشک کیا کرتے تھے۔ بعد میں وہ خود اپنے والد مرحوم کی غزلیں تخلص بدل کر پڑھا کرتے تھے۔ میری اس زمانے کی غزلیں ایسی ہوتی تھیں کہ کوئی بھی انہیں اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے شرمائے۔ کانگرس کی طنز آمیز پہلوؤں کا مجھ پر شدید ردعمل ہوا اور میں نے اپنا معمول بنا لیا کہ میرا شعر اگر کسی کے شعر کا ہم مضمون ہوتا تو میں اپنا شعر کاٹ دیا کرتا۔ پھر ایک عرصے بعد کچھ واقفِ فن حضرات نے مجھے سمجھایا کہ اگر تمہارا شعر ہم مضمون ہونے کے باوجود دوسرے کے شعر سے اچھا ہوا اور اس میں ترقی کا کوئی پہلو ہو تو اسے کاٹنا نہ چاہیے۔ میرا عمل اب تک اسی پر ہے پھر بھی متقدمین کے شعر سے اگر مضمون لڑ جائے تو میں اپنا شعر کاٹ دینا ہی اچھا سمجھتا ہوں ان کے تقدم اور احترام کا تقاضا یہی ہے۔ اس ضمن میں بعض وقت ایسے بھی ہوئے کہ بعض نامور اور مشاہیر شعراء نے میرے کسی شعر کو سن کر یہ اعتراف کیا کہ یہ مضمون نیا ہے اور پھر تھوڑے دن بعد وہی مضمون ان حضرات نے اپنے شعر میں باندھ کر مجھے سنایا۔ غالباً یہ حضرات اس کو جائز سمجھتے ہوں مگر میں اسے جائز نہیں سمجھتا اور سخت معیوب سمجھتا ہوں۔ مشاعروں میں شریک ہونے اور دوسروں کو اپنے شعر سنانے کا مجھے کبھی شوق نہیں ہوا۔ مولانا سیماب اکبرآبادی مرحوم نے میری اس عادت کا تذکرہ اپنے تذکرہ میں افسوس و شکایت کے ساتھ کیا ہے۔

اور مولانا حامد حسن قادری مرحوم نے نقد و نظر میں لکھا ہے۔

" غزل سنانے کا کوئی اصرار کرتا ہے تو تین چار شعر پڑھ دیتے ہیں پوری غزل شاید ہی کبھی سنائی ہو "

مولانا سیماب مرحوم نے مجھے کئی بار ترغیب دی کہ آپ اچھے شعر کہتے ہیں انہیں چھپوا کر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد سے میں نے مولانا کے رسالے پیمانہ میں کلام بھیجنا شروع کر دیا اور پھر دوسرے رسالوں میں بھی چھپنا شروع ہو گیا لیکن اچھے شعر سن کر اچھے شعر کہہ کر اور انہیں معیاری رسائل میں شائع کر کے وہی طرح الحمدللہ اپنے اشعار کی داد پا کر خوش ہوتا ہوں۔

۱۹۲۰ء میں میرے سید صاحب ہائی کورٹ کے پاس سے ٹوٹ گئی اور مجھے شفاخانے میں داخل ہونا پڑا۔ کبھی کبھی

بات ایک وقت کی ہے [illegible] ہی تھی اور اس میں وہ سب کا وزن بڑھا کر دیا۔ پھر رکھوا دیا گیا۔ دوسرے روز صبح ایک صاحب تشریف لائے میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے اور میرے شناسا تھے۔ مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے رئیس صاحب میں تو کوشش کرتا ہوں آپ کے دولت خانے پر گیا وہاں ملاقات ہی نہ ہوئی۔ میں نے عرض کیا میں خود ہی آپ کے ہسپتال میں حاضر ہو گیا فرمائیے کیا خدمت ہے۔ کہنے لگے بات یہ ہے کہ ہمارے پرنسپل صاحب جا رہے ہیں ہم الوداعی جلسہ کر رہے ہیں ان کے متعلق ایک نظم لکھ دیجیے۔

حضرت نظم لکھنا وہ تو آپ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا۔

صاحب آپ بولتے جائیے میں لکھتا جاؤں گا۔

آپ نے فلاں صاحب سے نظم کیوں نہیں لکھوائی وہ بہت اچھے شاعر ہیں۔

میں پہلے ان کے ہی پاس گیا تھا مگر وہ تو معاوضہ مانگتے ہیں۔

اس دوران میں ایک اینگلو انڈین نرس نے میری ٹمپریچر چارٹ پڑھتے ہوئے کہا

میرے صاحب آپ بڑے فیمس پوئٹ … ہیں۔

پوئٹ تو ضرور ہوں فیمس ہوں یا نہیں یہ مجھے معلوم نہیں۔

تو پھر آپ بیٹھے بیٹھے کیا کرتے ہیں نرس پر ایک نظم لکھ دیجیے نا!

اور میں نے نرس پر ایک نظم لکھ دی یہ نظم حرفِ تمنا میں شامل ہے۔

حضرت بابا اس میں شاہ تقی الدین احمد سید حضرت شاہ [illegible] احمد بریلوی کا ذکر نہ کرنا بڑی حق تلفی اور کفرانِ نعمت ہوگا کیونکہ حضرت کی فیضِ تعلیم ہی سے میں کفر و اسلام کی حقیقت سے آشنا ہوا اور مذہب و تصوف کے بہت سے نظریوں سے مجھے رہائی حاصل ہوئی۔ کشف و کرامات کی حقیقت معلوم ہو کر دل سے ان کی تمنا جاتی رہی اور ان کے مقام اور کرامات کی حقیقت سے کچھ کچھ شناسائی حاصل ہو گئی یہاں تک کہ میں نے حضرت کی صورت میں انسانِ کامل کی زیارت کر لی۔ یہ ضرور ہے کہ اپنی بے عملی کی وجہ سے میں علم کی حدود سے آگے نہ بڑھ سکا لیکن فیض کی وہ دولت تو مجھے ان کی خدمت میں حاصل ہوئی میرے لیے کافی ہے۔

تیرے شراب خانے کی تلچھٹ بھی ہے کافی ساقی … جستجو میں جوشِ تشنہ … ہے باقی ساقی

میں جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری عمر ۱۲، ۱۳ سال کی ہو گی اور میں ٹونک کے ایک نیم غیر مقلد مولوی سے مشکوٰۃ اور تفسیر جلالین پڑھتا تھا اور تمام صوفیوں اور تصوف سے بدظن ہو چکا تھا یا کر دیا گیا تھا۔ جب حضرت

کی [illegible] نظر [illegible] [illegible]

[illegible] کرامات و مقامات اور [illegible] [illegible] میں یہ

تو نہیں کہہ سکتا کہ [illegible] کشف و کرامات سے [illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] تو [illegible] زندگی کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محبّت تو [illegible] [illegible] کبھی [illegible] بھی

ہے تو یہ سوچ کر رہ جاتا ہوں:

[illegible] [illegible]

انتخابِ کلام

[illegible] [illegible]

حسن [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے دنیا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] / [illegible] باقی
[illegible] / ہے اک مجھی میں تری بوئے پیرہن باقی
[illegible] / نہ راہرو ہی کوئی ہے نہ راہزن باقی
[illegible] / [illegible] باقی
[illegible] / مگر ہے معرکۂ شیخ و برہمن باقی
[illegible] / [illegible] باقی
[illegible] / وگرنہ ہے تو زمانہ میں قدر فن باقی

[illegible]

○

کوئی صبا کی دلوں کی طرح دھڑک بھی گئی
[illegible]

وہی چراغِ تمنا، وہی پیامِ اجل
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

جلا دیا تری غفلت نے آرزو کا نقش
[illegible]

وہ اک نظر مری عقل و جنوں کی جان [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] میری غزل [illegible]

○

شرکتِ دیدۂ آئینہ گوارا کیجے
بات کرنی ہے ترے عکس مقابل سے مجھے

○

یہ رنگ و نور بھلا کب کسی کے ہاتھ آئے
[illegible]

بجھا نہ صبح کو وہ بھی چراغِ لالہ رخاں
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
مگر وہ پھر بھی بہت دور میرے ساتھ آئے

[illegible]
[illegible]

چلے چلو کہ بتائے گی راہ خود رستے
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

○

ظلم کرتے ہیں دعا ہو جیسے
[illegible] صلہ ہو جیسے

یوں مری سمت نہ دیکھا اس نے
مجھ کو بھی دیکھ رہا ہو جیسے

ان کا اندازِ خموشی [illegible]
ابھی کچھ مجھ سے کہا ہو جیسے

[illegible]

○

[illegible]

کچھ سمجھا کسی نے کچھ کسی نے [illegible]

[illegible]

دیکھے ہے تمھیں نگاہ بھر کر [illegible]

○

[illegible]

○

[illegible]

○

[illegible]

○

[illegible] ایک نظر، اور شعر کہہ بھی میں
اُن کی خوشبو سے مہکتی ہوئی میری سانسیں
رنگ [illegible] یہ جہاں [illegible] ق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آنکھ اب سے ان آنکھوں کو جھک کے نہ دیکھ
[illegible]
ایک ہی رنگ [illegible] حالت دل [illegible]

○

[illegible]
[illegible] دن کی [illegible]
[illegible] بھی موہوم
[illegible] بھی موہوم [illegible] بھی [illegible]
[illegible]
[illegible] جیسے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صورت
[illegible]
کچھ اس طرح سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وامق جونپوری

سید احمد مجتبیٰ وامق جونپوری　　۲۲ نومبر ۹۹ء

عکسِ تحریر

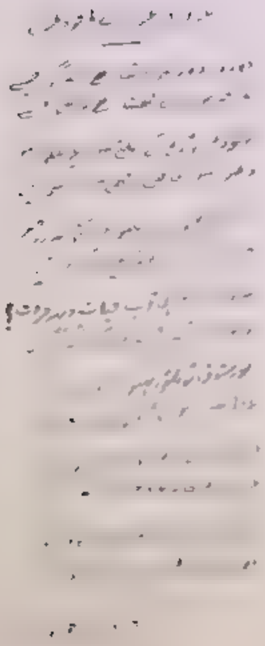

وامق جونپوری

[illegible] تھا ۔

[illegible] ملک تقسیم ہو چکا تھا ۔ ہندوستان تقسیم ہو چکا تھا ۔ [illegible] تاریخ کا ایک [illegible] [illegible] پہلا شعری مجموعہ جس [illegible] ۱۹۴۸ میں [illegible] تقسیم ملک [illegible] [illegible] نظمیں [illegible] ۔ اسی زمانہ میں میری [illegible] تھی ۔

جب [illegible] ترقی پسند مصنفین [illegible] میں شرکت کرنے لکھنؤ جایا کرتا تھا [illegible] رضوی ، عابد سہیل [illegible] تھے ۔ جب [illegible] ۱۹۵۰ [illegible] اور اسی سال میری نظموں کا [illegible] شائع ہوا ۔

۱۹۵۱ [illegible] ۱۹۴۴ [illegible] Dr. Rama [illegible] انگریزی [illegible] کالج کے [illegible] [illegible] شروع ہو گئی ۔

جب انجمن ترقی پسند مصنفین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تخلیقی سرگرمیوں [illegible] [illegible] منتشر ہو گئی اور [illegible] نوجوان جو [illegible] ۔

[illegible] ۱۹۶۰ میں [illegible] ۱۹۷۰ میں ریٹائر ہو کر وطن واپس آ گیا ۔

[illegible] کے بعد [illegible] تھے

[illegible] ۲۵ سال [illegible]

[illegible]

وامق جونپوری

انتخاب کلام:

کیا ضروری ہے کہ دیوان پہ دیوان لکھو | ایک شعر ایسا کہو زندۂ جاوید کہو
[illegible]

ذہن نہیں کہ چاہیے جب موڑ دیجیے | شیشہ ہوں مگر توڑ سکتا نہیں توڑ دیجیے
پتھر تو روز آتے ہی رہتے ہیں صحن میں | [illegible]

[illegible] | یہ فاصلۂ چند گام کم بھی نہیں
[illegible]

[illegible]

ضبط غم آج بہت کام آیا | [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] یہ رسم بھی اٹھا دی ہے

یوں [illegible] زندگی [illegible] تیری یاد
جیسے کوئی شراب ملا دے شراب میں

[illegible] میں کنارے سے لگا بیٹھا ہوں
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] سے [illegible]
[illegible] جینے کے لیے

[illegible] کرتے ہیں جینے کی تمنا [illegible] بھی
[illegible] کبھی [illegible] سنبھلنے کے لیے

[illegible] سے کچھ نہیں ہوتا
[illegible] سے کچھ نہیں ہوتا

کبھی [illegible] کبھی [illegible] ہیں
[illegible] شراب [illegible] ہیں

ہے عجیب [illegible] خوشی [illegible] شکستگی
کبھی [illegible] گزر گئے کبھی [illegible] بات ہے

مجھے [illegible] رنگ [illegible]
جو [illegible] نقش [illegible] ہے

کبھی [illegible] ہو کیسے

کبھی تو پریشان ہے [illegible] مری داستاں مختصر ہو تو کیسے

[illegible]

[illegible] ہو تو کیسے

یا کبھی [illegible] کسی کی تو [illegible]
[illegible] دیوانوں کی بات

[illegible] عشق ہے
[illegible] کی بات

[illegible] کتنی [illegible]
[illegible] جیسے [illegible]

[illegible] سے
[illegible]

[illegible]
[illegible] بات کے قابل نہیں

[illegible] دیکھیے کب تک رہے
[illegible] دیکھیے کب تک رہے

دیکھیے کب [illegible]
رات کی [illegible] دیکھیے کب تک رہے

محبت [illegible]
[illegible] دیکھیے کب تک رہے

[illegible]

صبا کے لیے موزوں ہر جام بنیتا ہوتا

[illegible]

گو یاروں کی محفل میں مسکرایا یا رو بولے

ہنستے ہوئے جاتے تھے جیسے دار پہ وے

[illegible]

جانے پرت تو گئی تجھ کو مگر پا گئے ہم
کاٹ دیتا ہوں غلط بات کو خاموشی سے
ہمارا ذوق تجسس صنم تراشی ہے
الٹ کے آئنہ ہر چیز دیکھتا ہے ضرور
ہر انقلاب نئے انقلاب کا ہے نقیب
سنتے ہیں بند نظر ہونے میں پاگل پیدا
[illegible]

[illegible]

رہ رہ کے اب جو دل سے لہو
[illegible]

میر و غالب میں شاعری کا فرق
تیغ پر قبضہ بندگی تہہ تیغ
اک پہ شمشان اک پہ تاج محل
ایک روپوشش دوسرا ظاہر
اک کھلی اور ایک بند کتاب

روشنی تو نے پر رفتار کہاں سے پائی
میں نے تو اور کی پر کاٹ زباں سے پائی
نہیں ہے حسن پس پردۂ حجاب پسند
[illegible]
خدا نے وقت سے کس درجہ انقلاب پسند
ٹھیک ہے خاک سے ہوتے نہیں ہاں پیدا
[illegible]

نہیں باتوں کا بتانا مشکل

[illegible]

دو زمانوں میں اک صدی کا فرق
سرکشی اور سروری کا فرق
دو کناروں میں اک ندی کا فرق
[illegible]
دشمنی اور دوستی کا فرق

داغِ دل اور چراغِ دیر و حرم — روشنی اور روشنی کا فرق
تنگ دل کوئی تنگ دست کوئی — آدمی اور آدمی کا فرق
جانتے ہیں سبھی کیا ہے واثق — زیستن اور زندگی کا فرق

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
قیمت لگا سکا نہ کوئی دل کی آج تک — خالی ہے مدتوں سے یہ گھر تم بھی دیکھ لو
محور سے شہر تیرے سحر اہتمام ہم — [illegible]
نوکِ قلم پہ خوف پسینہ ہے لوح پر — [illegible]
واثق نہ بکنا پھر کہ ہمیں کر دیا تباہ — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
اب آ بھی جا کہ شب تار کا یہ سناٹا — [illegible]

عمر کی رت بدل گئی شاید — ہم سے آگے نکل گئی شاید
[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] دنیا گھر کر ہی دیتا ہے
میرے بچپن کی وہ پریاں کیا ہوئیں — نقرئی بالوں کی دولت اب کہاں
کوئی قیمت ہی نہیں اس کا دکی — [illegible]
بچھ دو راستے پہ میرے خون کی یادگار — ادھر سے تا فزا انقلاب گذرے گا

[illegible]

کوئی جنوں وہ نہیں جس کا ذمہ عام ہے   شراب میں ہے مزا جب تلک حرام ہے

دھوکے بعد ذہن دھو لیجئے   ایک ذرا ایکدم سے تو سوچئے

[illegible]

سخن ہے گو وہ طلب السانہ مدت تک   غریب شہر جو کہتا ہے اپنی بولی میں

[illegible]

کشتی اب اپنے ہاتھوں سے کھینے کا وقت ہے   جب کھوے بادبان [illegible]

[illegible]   روشنی کی کوئی بات [illegible]

[illegible]

Khuda Bakhsh Library
Acc. No 115767

Eminent Ghazal-writers in 1985/95

Autobiographies & Selections from their poetry: by the poets themselves

Contents

1. Ijtiba Rizvi, 1
2. Ahmad Nadeem Qasmi, 17
3. Akhtar Sayeed Khan, 37
4. Iftikhar Arif, 55
5. Ghulam Rabbani Taban, 63
6. Moin Ahsan Jazbi, 79
7. Hasan Nayeem, 93
8. Khurshidul Islam, 115
9. Saqi Farooqi, 129
10. Sardar Jafri, 141
11. Ale Ahmad Suroor, 157
12. Sha'ir Lakhnawi, 169
13. Shahryar, 181
14. Shahzad Ahmad, 189
15. Zafar Gorakhpuri, 209
16. Irfan Siddiqi, 219
17. Kaifi Azmi, 229
18. Majrooh Sultanpuri, 241
19. Masud Husain Khan, 257
20. Muztar Majaz, 269
21. Mughisuddin Faridi, 281
22. Maikash Akbarabadi, 291
23. Wamiq Jaunpuri, 305-318

1995

Price Rs. 75/-

Printed by Pakeeza Offset Press, Muhammadpur, Shahganj, Patna-800006
and published by Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna.

Khuda Bakhsh Library
Journal

100

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

Khuda Bakhsh Library
Journal

100

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna